مکشوفاتِ
منازلِ احسان
المعروف بہ
مقالاتِ حکمت
دار الاحسان

خطاب: حضرت مولوی محمد برکت علی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

مکشوفاتِ منازلِ احسان

المعروف بہ

مقالاتِ حکمت دارالاحسان

لِلتَّقسِیم وَالتَّوزِیع فِی سَبِیلِ اللہِ

لانتفاعِ و النفع

لِجمیع اُمّۃِ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لمرضات اللہ تعالیٰ ورسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آمین

مؤلف: محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف لمقبول المصطفین ○ دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

تاریخ ــــ امروز سعید دوشنبہ یکم رجب المرجب ۱۴۰۷ھ

جلد نہم

طبع : ـــــــــ اوّل
مطبع : ـــــــــ نشار آرٹ پریس لمیٹڈ۔ لاہور
طابع : ـــــــــ المستفیض دارالاحسان فیصل آباد

مقام اشاعت

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین ۞ دارالاحسان

المستفیض دارالاحسان چک ۲۴۲ ر ب (دسوہہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پنجاب پاکستان فون نمبر ۴۶۶۰۰

سبحان ذی الجلال والاکرام

۴۴۳۹

طِب کی ابتداء ——— علق

طِب کا عروج ——— کشف الورید

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۴۴۰

طریقت میں منافقت نہیں ہوتی۔

ایک ہو کر اور ایک بن کر ہی کوئی کسی کا کہلاتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۴۱۶ھ

حاضر ہے ، ناظر ہے کوئی شک نہیں ۔

ایمان ہے ، یقین نہیں ۔

یقین کی وادی کو کھول

گردو غبار نے تمام دفاتر ڈھنڈلے کر دیے

جھاڑ اور دیکھ

جسے تُو پتھر سمجھے ہے ، انمول ہیرا ہے ۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan132.com

۶۶۳۲

کسی کو نظر آئے نہ آئے
دکھائی دے نہ دے
خدا کے ہمراہ ساری خدائی ہوتی ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۶۳۳

جاندار مخلوق تو ہوتی ہی ہے
پر شجر و حجر بھی ساتھ ہوتے ہیں۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۶۴۴

سینہ میں خنّاس کا وسوسہ
ہر وقت موجود رہتا ہے اور
سینہ ہی میں سکینہ ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۶۴۵

ششماھی فری آئی کیمپ دار الاحسان

یہ صدقات و خیرات کا لنگر ہے
نادار و لاچار و بیمار مخلوق کے لیے وقف و مخصوص ہے۔

نہایت احتیاط سے چل ۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۶۲۶

اتنا عمدہ سودا اور مُفت !

مُفت لینے والے کو اس کی قدر نہیں ہوتی ۔

یونہی سمجھ کر ضائع کر دیتا ہے ۔ یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذُوالفضل العظیم

۶۶۲۷

یہ ذکرِ الٰہی کی مجلس ہے

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں :

اللہ کے ذکر کی مجلس میں شفا ہے اور لوگوں کی

باتوں میں بیماری ۔

میں نے تو کوئی بھی بات نہیں کرنی ۔

توبہ کرتا ہوں۔
آپ نے کرنی ہے تو گھر جا کے کریں۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للہ الحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۶۴۸

ایمان ایک قول ہے
یقین ہی نے اِس کی تصدیق کی
اور یقین ہی سے مستحکم

یا حیی یا قیوم

الحمد للہ الحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۶۴۹

ایمان نعمت ہے

یقین - ایمان کی جان

اگر یقین نہیں تو کیا ہے ؟

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۴۶۵۰

محبّت مرکر بھی کبھی نہیں مَرتی
کسی نہ کسی رُوپ میں زندہ اور قائم
رہتی اور رنگا رنگ کے رنگ بدلتی رہتی ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan4132.com

۶۶۵۱

نج وہ ہے جو کسی کلام کا فیصلہ کرے ۔
یہ حق ہے، یہ نا حق ۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۶۵۲

حبیبؐ صلے اللہ علیہ وسلم

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم !
ہم خاک نشینوں کا کسی نے کیا حساب لینا ہے !
کوئی بھی عمل میزان کے اعتبار سے معیاری نہیں۔
ناقص، بودا ـــــــ کسی بھی کام کا نہیں۔

فضل وکرم ہی کا محتاج ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۵۲

اللہ کا فقیر وہ ہے

جس کی نظر میں یار و اغیار بیگانہ ہوتے ہیں۔
جو اللہ کے سوا کسی سے بھی کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔
یوں ــــــ جیسے کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔

جو اپنی ہر حاجت اپنے اللہ ہی سے مانگے
اور کسی بھی معاملہ میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے
اور جس کا کوئی دَم بھی غفلت میں نہ گزرے یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۶۵۴

جہادِ اکبر کے میدان سے بھاگنا حرام ۔
جہادِ اکبر کی کوئی معیاد نہیں ہوتی۔
تادمِ آخر جد و جہد جاری رہتی ہے ۔
اور فتح و شکست بھی اللہ ہی کی قدر پہ مقدور
ہوتی ہے ۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۶۵۵

کیڑی سے

بی کیڑی! ذرا یہ تو بتا تجھے کیا ہوا ہے ؟
سارا دن ساری رات کیا مصیبت پڑی ہے
جو دانے ڈھو ڈھو کر انبار لگاتے جاتی ہو

حالانکہ خود سال بھر میں بھی ایک تنکا نہیں کھاتی ؟
کیڑی بولی : یہ بھی بھلا کوئی پوچھنے کی بات ہے،
ذرا اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر تو دیکھ
کہ تیرے کھانے کے لیے دو روٹی کافی نہیں ؟
پھر بھی سینکڑوں من غلّہ جمع کیے جاتے ہو
اور اسی کی خاطر در در بھاگے پھرتے ہو !

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۶۵۶

وَہبی علوم اکتسابیت کی حدود سے ماوراء ہوتے ہیں۔

*

اگر اکتسابیت میں وہبیت موجود نہ ہوتی ،

www.darulehsan

علوم و فنون کی دُنیا میں کوئی کیف نہ ہوتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۶۵۷

زیب و زینت کا حشر دیکھنا ہو تو رُوڑی پہ جا کے دیکھ۔　　یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۶۵۸

یہ دُنیا ہے۔
دنیا کی ہر شے میں دُنیا ہوتی ہے،
دین کا نام تک نہیں ہوتا ——
اگرچہ دین ہی کے نام پہ رچائی ہوتی ہے۔

مردار وملعون کو اندر مت رکھ
باہر گھسیٹ کر روڑی پہ پھینک۔

وما علینا الا البلاغ

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۶۵۹

جہادِ اکبر میں ذِکر ہوتا ہے،
ذکر کی مجلس قائم ودائم رہتی ہے۔
جسم الوجود کے اندر رہنے اور بسنے والے
کافِر، مُشرک اور
مُنافِق اس میں شامل نہیں ہوتے۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulfaqr132.com

۶۶۶۰

زندگی جہاد ہے۔
جہاد میں کوئی بھی شئے بچا کر نہیں رکھی جاتی۔
محاذ ہی پہ پیش کر دی جاتی ہے۔
مال و دولت تو چیز ہی کیا ہوتے ہیں،
جان تک کی بازی لگا دی جاتی ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۶۶۱

ذکر کا تیر اور خصوصاً زہریلا تیر
شیطان و خنّاس ہی پہ لگے اور اللہ کرے
ایسا لگے کہ پھر کبھی جانبر نہ ہو۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan1...com

۶۶۶۲

مجاہد کی ہر شے اللہ ہی کے حوالے ہوتی ہے۔
اگر مگر کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔
اور روح و نفس کی جنگ کے قائد
میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم قائد العرفان
ہوتے ہیں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۶۶۶۳

یہ رفاہِ عامہ ہے اور جنگل۔
جب بھی کسی خاتون نے یہاں آنا ہو،
باپ بیٹا بھائی شوہر
ساتھ ہو۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan132.com

۶۶۶۴

خیال سے کوئی فارغ نہیں ہوتا۔

*

اصلی فراغت خیال کی فراغت ہے

*

خیالات متحد نہیں ہوتے اور متحد نہیں رہتے۔

*

جونہی متحد ہوتے
یکسو ہوتے
بلند ہوتے

*

خیالات کی بلندی نے ہی زندگی کا
نیا باب کھولا

عِلم و
حِکمت و
عِشق و
رِقّت

کے جملہ ابواب کی اِفتتاح خیال ہی نے کی

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۶۶۵

قرآنِ کریم اور حدیثِ مطہرہ کے سوا ہر کتاب کی تصنیف وتالیف ـــــــ خیال ہی معرضِ وجود میں لایا۔

ـــــ٭ـــــ

اور یہ اِنسانی معراج نہیں تو کیا ہے ؟

www.daruehsan12.com

خیال جب ہر خیال سے بیزار ہوجاتا ہے، بیدار ہوجاتا ہے۔

ایک ہی میں مدغم ہو کر سرفراز ہوجاتا ہے

جملہ ایجادات خیال ہی کی مرہونِ منت ہیں۔

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۶۶۶۶

اللہ جب کسی بندے کے خیال کو اپنی طرف متوجہ فرما لیتے ہیں، ہر خیال جلا کر اکسیر بنا دیتے ہیں ورنہ کوئی اور سبیل کبھی کارگر نہیں ہوتی۔

www.darulehsan1...com

اللہ —— بندے کو نہیں، خیالات کو بدلا کرتے ہیں۔
خیالات بدلے گویا ساری خدائی بدلی۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۶۶۷

خیالات اگر دُنیا ہی کیطرف متوجہ رہے
مُلعون و مُردار سے پاک نہ ہوئے
کوئی عِرفان نہیں، نفس و شیطان و خنّاس ہی کا
دھوکا و فریب ہے۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۶۶۸

جو تیری پروا نہیں کرتا، تیری ذات کی قسم!

ہم بھی اس کی کبھی پروا نہیں کرتے۔

واللہ باللہ تاللہ ماشاءاللہ

تیری پروا ہی کے باعث ہم ہر کسی کی پروا کرتے ہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۴۶۹

ہم نے دُنیا کی کوئی بھی چیز اگرچہ ملعون و مردار ہو، کبھی ترک نہیں کی۔ کسی نے بھی کبھی نہیں کی، ہر شے کے انبار لگاتے رکھتے ہیں اور جب تک کوئی ملعون و مردار کی بدبو سے دُور نہیں ہوتا، رحمت کی خوشبو کیونکر آسکتی ہے؟

ملعون کسی بھی رنگ میں ہو، ملعون ہے اور
مردار کسی بھی حال میں ہو، مردار ہے۔
جب تک کوئی ملعون و مردار سے کلیتاً پاک نہیں
ہوتا، قرآنِ عظیم اور سنتِ مطہرہ کے نور سے کیسے
منوّر ہو؟

تیرے پاس ہر شے ہے، ملعون و مُردار سے
اِجتناب نہیں۔ یاحیّ یاقیّوم

طریقت اسلام کا ایک امتیازی نشان تھا،
اس میں بھی جا داخل ہوا۔ یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاتہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

❁

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ بلال یہ کیا ہے ؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک چیز ہے جسکو میں نے کل کے لیے جمع کیا ہے یعنی آئندہ کے لیے آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس سے نہیں ڈرتا کہ اس کا بخار بنے دوزخ کی آگ میں قیامت کے دن ؟ بلال ! اس کو خرچ کر دے اور عرش عظیم کے مالک سے افلاس و فقر کا خوف نہ کر (بیہقی)

❁

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے زمانہ میں، میرے پاس، آپ کے چھ یا سات دینار تھے (اشرفیاں) آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں لیکن آپ کے درد یا بیماری نے مجھے مشغول رکھا اور میں ان کو تقسیم نہ کر سکی - اس کے بعد حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ وہ چھ یا سات اشرفیاں کیا ہوئیں؟ میں نے عرض کیا آپ کی بیماری کی مشغولیت کے سبب میں انہیں تقسیم نہیں کر سکی - پھر آپ نے ان اشرفیوں کو طلب فرمایا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کیا اللہ کے نبی کا یہ خیال ہے کہ وہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرے اس حال میں کہ یہ اشرفیاں اس کے پاس ہوں -

(احمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ میں حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ مجھے دیکھ کر آپ نے فرمایا: قسم ہے پروردگارِ کعبہ کی: وہ لوگ بڑے ٹوٹے (خسارے) میں ہیں۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پہ فدا ہوں: وہ کون لوگ ہیں؟

فرمایا! مال کو زیادہ جمع کرنے والے مگر (وہ لوگ مستثنیٰ ہیں) جنہوں نے اِدھر اُدھر اور اس طرف یعنی اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں خرچ کیا اور ایسے لوگ کم ہیں۔ (بخاری و مسلم)

﴿۵﴾

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں
نے مدینہ میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ آپ سلام پھیر کر فوراً اُٹھے
اور لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے اپنی بعض
ازواج کے گھر کی طرف متوجہ ہوئے۔ لوگ یہ دیکھ کر
گھبرا اُٹھے۔ جب آپ واپس آئے اور دیکھا
(کہ لوگ آپ کی سرعت سے حیران ہیں) تو فرمایا!
مجھے سونے کی ایک چیز یاد آگئی جو ہمارے پاس تھی۔
پس میں نے بُرا جانا کہ وہ چیز مجھے تقرب الٰہی سے باز
رکھے۔ پس میں نے اسکو تقسیم کردینے کا حکم دے
دیا۔ (بخاری)

www.darulehsan.com

*

❁

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے
حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے
کہ ہر قوم اور ہر اُمّت کے لیے ایک فتنہ ہے
(یعنی ہر قوم اللہ کی طرف سے کسی چیز کے فتنہ میں
ڈال کر آزمائی جاتی ہے) اور میری اُمت کا فتنہ
(یعنی اللہ کی طرف سے آزمائش) مال ہے۔

(ترمذی)

❁

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہلِ صُفّہ میں
سے ایک آدمی نے وفات پائی اور ایک دینار
چھوڑا۔ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
ایک دینار ایک داغ ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں کہ کچھ دن بعد اصحاب صفہؓ میں سے ایک اور شخص نے وفات پائی، اس نے دو دینار چھوڑے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو دینار دو داغ ہیں۔

(احمدؒ - بیہقی)

❀

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) گھر نہیں اور مال اس شخص کا ہے جس کا (آخرت میں) مال نہیں اور مال وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔

(احمدؒ - بیہقیؒ)

❀

www.darulehsan132.com

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہارے فقر و افلاس سے نہیں ڈرتا بلکہ اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر کشادہ کی جائے گی جس طرح ان لوگوں پر کی گئی تھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ پھر تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے رغبت کی اور پھر یہ دُنیا تمہیں (اسی طرح) ہلاک کر دے گی جس طرح اِس نے اُن کو کیا۔ (بخاریؒ۔ مسلمؒ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب آفتاب طلُوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو پکارتے اور مخلوقات کو سناتے ہیں

ان کے پکارنے کی آواز کو ساری مخلوق سنتی ہے مگر جنّ اور انسان نہیں سنتے۔ وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ لوگو! ا ا پنے پروردگار کے حکم کی طرف رجوع کرو اور اس بات کو جان لو جو مال کم ہو اور کافی ہو، وہ اس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور لہو ولعب میں ڈالے۔ (ابو نعیمؒ)

❀

حضرت ابو درداء اور حضرت ابو خلاد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کسی بندہ کو دُنیا میں زُھد (دنیا سے بے رغبتی) اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس سے قریب حاصل کرو اس لیے کہ اسے حکمت سکھائی گئی اور دی گئی ہے۔

(بیہقیؒ)

❀

www.darulehsan122.com

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے کہ میں جب اسے کروں تو اللہ اور اللہ کے بندے مجھ سے محبت کریں۔ آپ نے فرمایا۔ دنیا کی طرف رغبت نہ کر، اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور اس چیز کی خواہش نہ کر جو لوگوں کے پاس ہے۔ لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس شخص نے دنیا میں زہد اختیار کیا (یعنی دنیا سے بے پرواہی کی) اللہ تعالیٰ

نے اس کے دل میں حکمت پیدا کی، اس کی زبان کو گویا کیا۔ دُنیا کے عیوب، دنیا کی بیماریاں اور ان بیماریوں کا علاج اسے سکھایا اور پھر اس کو دنیا سے سلامتی کے ساتھ دارالسلام کی طرف لے گیا۔ (بیہقی)

❁

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ! جب اللہ تعالے کسی بندہ سے محبت کرتا ہے، اس کو دنیا سے بچاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔ (احمدؒ ترمذیؒ)

❁

www.oqrulahsan132.com

۶۶۷۰

بیماری کوئی بھی ہو

علاج کیسا بھی ہو

شفاء اللہ کی طرف سے ہوتی ہے

اگر علاج پہ شفا ہوتی تو بادشاہ اور حکیم کبھی

بیمار نہ ہوتے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۶۷۱

یہ کتاب ہے

کوئی کتاب خود نہیں بولتی۔

بلانے ہی پہ بولا کرتی ہے یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۶۷۲

کمترین کی خدمت بہترین خدمت ہوتی ہے

—*—

امیر کسی بھی خدمت کو کسی خاطر میں نہیں لاتا، کوئی قدر نہیں کرتا۔ اپنا حق سمجھے ہوئے ہوتا ہے۔

—*—

امیر بات بات پہ غریب کا محتاج ہوتا ہے

—*—

دُنیا میں اگر غریب نہ ہوتے، امیر کا کوئی کام نہ چلتا۔

—*—

امیر کی امارت غریب ہی کی مرہونِ مِنّت ہے۔

—*—

اور غریب ہی نے کائنات کو بسایا اور گرمایا ہوا ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

یاحیّ یاقیوم

۴۴۷۳

غریب اگر عقل مندی سے کام لے تو کسی بھی طرح امیر سے کم نہیں ہوتا۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين
والله ذوالفضل العظيم

www.waqarehsan132.com

۴۴۷۴

خنّاس بولا: اگر میرا دفتر بالکل ہی بند ہو گیا تو پھر میں کیا کروں گا؟ دُنیائے دوں کے جملہ دفاتر میرے ہی دم قدم سے رواں دواں ہیں۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين
والله ذوالفضل العظيم

۶۶۷۵

یہ دُنیا تو پھر کوئی اور دُنیا ہوگی ۔!

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۶۷۶

"اسلام میں فرقہ واری نہیں ـــــ اگرچہ بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹا ہوا ہے"! یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۶۷۷

نفاست ، انسانیت کی مقبولِ عام فطرت ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

www.drdrulehsan132.com

۶۶۷۸

اسلام نے ذخیرہ اندوزی کو کسی بھی دَور میں کبھی پسند نہیں کیا۔ مال ہو یا منال، ہمیشہ ضرورت ہی پہ اکتفا کیا۔ یہی اسکی ازلی تاریخ ہے اور ہر دَور کے مؤرخ نے اسکی تصدیق وتائید کی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۶۷۹

جو آدمی اجل کی موت سے نہیں مرتا، قضا کی موت سے مرتا ہے۔ جب تک اسکی اجل کی موت کا وقت پورا نہیں ہوتا، قبر میں زندگی گزارتا ہے۔ اور اللہ ہی جانتے

ہیں کہ ایسی زندگی کیسی ہوتی ہوگی۔ یا حیی یا قیوم

واللہ اعلم بالصواب

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۶۸۰

حال اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۶۸۱

کام تو کوئی نہیں، بار بار بلانا اور بلاتے ہی رہنا محبت ہی کی ایک علامت ہوتی ہے۔

——— اسی طرح جھڑک

www.darulhsz132.com

فطرت نے اس کو مان لیا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۶۸۲

آمد کا اِنتظار ہوتا ہے
رخصت پہ حسرت

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۶۸۳

تیرے طویل خطوط نے داڑھی کے حُسن کو
مسخ کر ڈالا۔! یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْغَفُوْرِ ہ
کا یہ مطلب ہے کہ جو کسی بھی طرح
مغفرت کا مستحق نہیں ، اُسے بھی
بخش دیتا ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۶۸۵

خاکی اور سبز قُدرتی رنگ ہیں۔
مٹی ___ خاکی ، سبزہ ___ سبز ہوتا ہے،

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

www.darulehsan132.com

۴۴۸۶

جس مال و دولت اور جاہ و حشمت کی خاطر دنیا ماری ماری پھرتی ہے ——

فقر نے کہا: میں اس پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور کسی بھی انداز میں اسے کبھی قبول نہیں کرتا۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۸۷

آدم علیہ السّلام سے لے کر آج تک فقر کسی بھی دَور میں میر و سُلطان کے حضور میں کبھی حاضر نہ ہوا اور کسی بھی جاگیر کو کبھی قبول نہ کیا۔ کوشش کی تو بھاگ گیا۔

www.dawatehsan132.com

تاریخ نے اس کو مان لیا کہ سچ ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۶۸۸

تلچھٹ ایک شاعرانہ تخیل ہے
ورنہ جسے بھی کوئی جام پلایا جاتا ہے
رج کر پلایا جاتا ہے، تلچھٹ کا نام تک نہیں ہوتا۔
یہ میرے ساقی، میرے آقا!
روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قدیم سنت ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۶۸۹

سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْكَرِيْم کا یہ مطلب ہے
کہ کائنات کی کوئی بھی شئے کرم سے مستغنی نہیں
ہر شئے کرم کی محتاج ہے، ہر حال میں کرم ہی
کارفرما۔

---*---

بعض کام، اگرچہ دیکھنے میں کرم کے منافی ہوتے
ہیں، عین کرم ہوتے ہیں۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۹۰

تیرے لیل و نہار
تیرا مال و اسباب
جن پر تو پھولے نہیں سماتا

www.darulehsan132.com

شیطان و خنّاس
ہی کے مشورے کے تحت
نقل و حرکت پہ گامزن ہیں۔
اور ملعون و مردار ہی کے لیے تقویت بخش۔

ترقی ہے یا زوال ؟
اس ترقی میں اللہ کے ذکر کا نام تک نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۹۹۹

ایک ایک بات کو سُن !
ایک ایک چیز کو دیکھ !
خود ہی بیتا !

www.darulihsan132.com

یہ ملعون نہیں تو کیا ہے ؟
مُردار نہیں تو کیا ہے ؟
ان سے دُور رہنا اور باز رہنا ہی عین
اسلام ہے - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۴۹۲
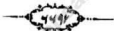
تیرے جسم الوجود کے اعضاء
تیرے کارخانہ کے اوزار و ہتھیار ہیں۔
امر و نہی پہ چلا - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۴۹۳
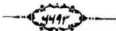
ایسا ذکر جیسے مُردوں کی تمنّا ہوتی ہے ، کر

مرُدے اللہ کے سوا کسی اور طرف کبھی التفات نہیں کرتے، ذکر ہی میں محو و منہمک رہتے ہیں۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۶۹۴

جس نے کسی کو دیکھا ہی نہیں، اس کی بابت کیا لکھ سکتا ہے! دیکھنے والے ہی دیکھنے والوں کی بابت لکھ سکتے ہیں اور دیکھنے ہی سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۶۹۵

کون کہتا ہے یہ رہبانیت ہے؟

www.qurumbsari32.com

اسلام کی روح کو گرمانے کی دھونی ہے۔
یہی تپش زندگی کی حرکت اور اسی میں
عین برکت۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۶۹۶

جمال کا کوئی نعم البدل نہیں۔

اے خسروِ خوباں! تیرا جمال ہی
صحرا نوردوں کا حج ہوتا ہے۔
یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۶۹۷

حال
ظاہر و باطن کا مظہر

اللہ حال میں رہتا ہے

حال میں ہدایت ہوتی ہے
اور فضل

حال ہی میں رحمت ہوتی ہے
اور برکت

حال میں ہر شے ہوتی ہے

بسط

قبض

فراخی

تنگی

راحت

کرَب

سکون

اِضطراب

جس نے بھی دیکھا ،

www.darulehsan132.com

حال ہی میں دیکھا،

جس نے بھی پایا، حال ہی
میں پایا۔

حال کو زندہ رکھ

ہر حال میں شکر
عین عبادت ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۶۹۸

جمالِ جاناں سے کبھی کوئی سیراب نہیں ہوتا
بھانویں دن میں کئی کئی بار ہو - ہنوز تشنہ !

—✻—

اوتے جمال نہیں ، جمال کے تو ہم متحمل ہی نہیں،
البتہ جمال کے اُمیدواروں میں تیرا نام بولے

—✻—

سیّونی ساڈے بنیرے اُتّے کاں بولدا
ساڈا اوہدے غلاماں وچ ناں بولدا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۶۶۹۹

پشیمانی عین توبہ ہے - یاحیُّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

٦٧٠٠

توند پھُولے نہ پھُولے،

رَست ہو نہ ہو،

جوشش کبھی کم نہ ہو۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُو الفضل العظيم

٦٧٠١

زِندیقیت نہ ہوتی

صدیقیت کبھی پروان نہ چڑھتی

نظر لگتے لگتے، گرتے گرتے گر جاتی

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُو الفضل العظيم

۶۷۰۲

بڑے میاں !

یہی تو وہ دنیا ہے جسے ساری دنیا
دنیا کہتی ہے۔ اور دنیا کیا ہوتی ہے ؟

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۰۳

درگزر فرمانا، معاف کرنا اور پردہ پوشی
میرے اللہ کی شان ہے
فقر کو یہ خصلت ورثہ میں ملی
اللہ کرے ہمیں بھی ملے

اِنتقام کوئی مردانگی نہیں

هدایت میں کوئی کمی نہیں
جانتے ہیں ، مانتے نہیں

یاحیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۶۷۰۲

آج تجھے یہ نہ بتائیں
کہ تیرے دین کا سب سے بڑا فتنہ
کیا ہے ؟ مال کا ذخیرہ

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرّازقین
واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۶۷۰۵

ذخیرہ اندوزی فتنے کا موجب بنتی ہے

سیرتِ صحابہؓ ملاحظہ ہو :

کل کے لیے ایک کھجور تک جمع نہ رکھتے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۰۶

خاکی جسم الوجود تو روح کے
کسی بھی کام نہیں آنا ،
کیڑوں ہی نے کھانا ہے !

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darululoom...

۶۷۰۷

یہ باتیں جو تم لکھتے ہو اور کہتے ہو کہ میں
لکھتا ہوں
کسی ایک بات کو لکھ کر تو بتا

یا حیُّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
واللهُ ذُو الفضلِ العظيم

۶۷۰۸

یہ رفتار نہ تیری ہے نہ میری، اُن کی ہے۔

یا حیُّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
واللهُ ذُو الفضلِ العظيم

www.dawlehsan132.com

۶۷۰۹

خنّاس کی جمعیّت برہم ہونے لگی
وساوس کے جام الٹنے لگے
نفس کی سرکشی دم توڑنے لگی
شیطان کا راج ختم ہونے لگا
اپنی دنیا اجڑتے دیکھ کر، شیطان
اپنے سر پہ راکھ ڈالنے لگا
ڈھائیں مار کر رونے لگا
میرے حصار مسمار ہونے لگے
میرے دفاتر بند ہونے لگے
میرے قلعے اجڑنے لگے
میرے خواب شرمندہ ہونے لگے
میرے منصوبے باطل ہونے لگے
میری رات ڈھلنے لگی

قندیلیں بجھنے لگیں

سناٹا ٹوٹنے لگا

ہنگامہ سحر گرم ہونے لگا

نسیمِ سحر شبنم سے منہ دھونے لگی

شاخیں جھومنے لگیں

پتے بجنے لگے

پرندے چہچہانے لگے

سورج ابھرنے لگا

نقارے پہ چوٹ پڑی

ایک غلغلہ بلند ہوا

ہاتف نے ندا دی

زندگی کو نئی صبح کا مژدۂ جانفزاء مبارک ہو۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للہ الحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

www.darulehsan13...com

۶۷۱۰

یہ اللہ کی راہ ہے
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے چلا چل

یہ اللہ کا ذکر ہے
محو رہ

یہ دین کی تبلیغ ہے
جاری رکھ

یہ مخلوق کی خدمت ہے
کیے جا

یہ دُور کی منزل ہے، پر کوئی دُور نہیں۔

www.darulehsan132.com

طے ہونے پر آئے تو دم بھر میں ہو جائے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۱۱

طریقت کی اصل —— شیخ سے محبت
طریقت کا عروج —— فنا فی الشیخ

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۱۲

مُدعا مت بدل
طریق مت بدل
اسباق مت بدل

www.darulehsan132.com

راہ مت بدل اگرچہ کڑی ہو
منزل مت بدل اگرچہ کٹھن ہو
شیخ مت بدل اگرچہ ناقص ہو
احباب مت بدل اگرچہ بے وفا ہوں

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۱۳

اللہ کے کسی کام کی کوئی مخالفت نہیں کرتا، مگر شیطان اس الٰہی اصول پہ اپنی باہمی مخالفت کا جائزہ لو۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۱۴

ارض و سما کے مابین، منٹ منٹ کے وقفہ
میں حالات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ صبح تھی،
ہوتے ہوتے شام بن گئی۔ یہی کائنات کی زندگی
ہے۔ کوئی بھی دَم ایک سا نہیں رہتا،
رہ سکتا ہی نہیں۔ بدلنے پہ مجبور ہو جاتا ہے۔
تو بھی بدل۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
ھا للّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۶۷۱۵

دُنیا کو دین میں بدل

جو بھی شئے ملعون ہے، اسے بدل
اور جو بھی شئے مُردار ہے، اسے بھی بدل

www.darulehsan...com

دین نے قسم کھا کر فرمایا
یہ دنیا جس میں تم رہتے ہو، جھوٹی ہے۔

تبدیل کرنا چاہتے ہو تو دُنیا کو تبدیل کرو۔
دین میں دنیا کا نام تک نہیں ہوتا۔

وما علینا الا البلاغ

یاحیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العظیم

۶۷/۱۶

آنے والو! جلد آؤ
کرنے والو! جلد کرو

تلقین ——— دلوں کو لبھانے اور
عمل ——— جوشش کو گھٹانے کی واحد سبیل

www.darulehsan12.com

تلقین عمل کی محتاج ہے
جب تک عمل جوش میں نہیں آتا، ناکام
رہتی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۶

دین بولا
میں پاک ہوں
ملعون ومردار سے پاک ہو کر آ
اور میری برکات کا نزول دیکھ۔

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan432.com

۶۷۱۸

دُنیا، دین کی اور
دین، دُنیا کی ضد ہے۔

جب کسی مقام پہ دین آتا ہے
پُورے کا پورا آتا ہے
اور دُنیا کو مسمار کر کے آتا ہے

وما علینا الا البلاغ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۷۱۹

اَحسن دُنیا وہ ہے جو آخرت کے لیے
زادِ راہ ہو۔

دین کو تقویت پہنچانے کے لیے تن، من، دھن قربان کر۔

—◆✱◆—

دُنیا ہی میں رہ کر آخرت کمائی جاتی ہے۔

—◆✱◆—

اور دُنیا ہی میں رہ کر آدمیّت و انسانیّت و
بشریّت کا بول بالا کیا جاتا ہے۔

—◆✱◆—

آدمیّت و انسانیّت و بشریّت کا نمونہ انبیائے کرام
علیہم السلام ہی نے دیا کہ یہ دُنیا
احسن ہے ——— یہ ملعون
احسن کا استقبال کر اور ملعون سے اجتناب

—◆✱◆—

صدّیقین
شہداء

اور

صالحین

نے من و عن تائید و تصدیق کی

ملبوسات تیرے لیے

ماکولات تیرے لیے

مشروبات تیرے لیے

حکمت تیرے لیے

حکومت تیرے لیے

غرض دُنیا کی ہر شئے تیرے لیے

اور

تُو اللہ کے لیے ہے۔

وما علینا الا البلاغ

الحمد للحی القیوم　　فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۷۲۰

کسی نے بھی کسی کا کیا کرنا ہوتا ہے!

میرے اللہ ہی کُل مخلوق کے کرنے اور کرانے والے ہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
واللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۲۱

فقیر ازلی مہاجر الی اللہ ہوتا ہے۔
ہجرت فقیر کو ورثہ میں عنایت ہوتی ہے۔
ہجرت کی برکات اظہر من الشمس
حالیہ ہجرت میں نہر رکھ براہنچ کے
جن کھتاؤں نے میرا استقبال کیا،
میرا بھی حق ہے کہ انھیں ہمہ وقت ذکر و تبلیغ سے
معمور رکھوں۔

مزید کسی بھی زمین کی نہ مجھے ضرورت ہے نہ ہی
میں نے کبھی کسی سے لینی ہے اگر چہ مفت دے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۲۲

جنگل کی کانٹے دار جھاڑیوں نے مجھے خوش آمدید کہا۔
لپٹ لپٹ کر بولیں،
ہم تیری آمد کی شدت سے منتظر تھیں ——
اب نہ جانا ! یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم۔
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.daruehsan132.com

۶۷۲۳

فقیر کے منبر و محراب ـــــ درختوں کی شاخیں اور گھاس کا فرش قالین ہوتا ہے۔

یا حیُّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۲۴

تیری یاد ـــــ میری عبادت

یا حیُّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۲۵

کبھی یہ پانڈی تھا، اب ہل کا مالک ہے!

بگو! تو نے ترقی کیوں نہ کی؟

تیرا حال جوں کا توں رہا!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۲۹

لنگر پکانے والی کا درجہ

ماں کے برابر ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۲۷

یہاں ذِکر و تبلیغ کا بین الاقوامی اجتماع
ہمیشہ زندہ اور قائم رہتا ہے، ماشاء اللہ
اِنس و جان ہمہ وقت حاضر و موجود۔ الحمد للہ
اور کافی ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۲۸

محنت ہنر کی محتاج نہیں ہوتی۔
ہر قسم کی مزدوری کر لیتی ہے۔
مٹی بھرائی اگرچہ ہمارے نزدیک کوئی
ہُنر مندی نہیں، عَین ہُنر مندی ہے۔

مزدور ہی ہنرمندی کی جان ہے۔ مزدور نہ ہوتے، کوئی ہنرمند کسی ہنرمندی پہ دسترس نہ رکھتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۲۹

اگر تو بھی نہ ہوتا ـــــ کوئی زندگی نہ ہوتی۔
ہوتی ـــــ مگر بے کیف
تیرے کرم ہی نے اس زندگی کو گرمایا اور رنگین بنایا ہوا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۳۰

غلام کے مطلب کی کوئی بھی شے مالک سے

www.darulehsan132.com

دور نہیں ہوتی۔ عنایت جاری رہتی ہے۔
بلا مانگے دی جاتی ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۷۲۱

یہ مقالات صرف منکے ہی نہیں، تمہارے گلوں میں موتیوں کی مالا ہیں۔ چاہو تو سینوں سے لگالو، چاہے مٹی میں رولو۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۷۲۲

بُھول کو بُرا مت جان

بھولنا آدم زاد کی فطرت ہے۔

جس نے بھی راہ پائی ، بھول کر ہی پائی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۳۳

بڑے میاں! نیکی و بدی کا پرچار تو ہر دَور میں جاری رہتا ہے ، آدم کی تخلیق کا راز محبت ہے۔ محبت کی تلاش کر۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۳۴

محبت سترؔ ہزار اجمالی پردوں میں مستور رہ کر محبوب و محب میں جلوہ نما رہی

www.darulehsan132.com

کبھی بے نقاب نہیں ہوئی۔

زندیقیت کے لبادہ میں محبوبیت بن کر رہی اور کسی بھی انداز میں کبھی پہچانی نہ گئی۔

یا حیی یا قیوم

کہیں گسیادہ بن کر آئی کہیں بجادہ!

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

سانحۂ کربلا

قومیں پیدا ہوتی ہیں، مٹ جاتی ہیں۔ بستیاں آباد ہوتی ہیں، اُجڑ جاتی ہیں۔ تہذیبیں بکھرتی ہیں، دھندلا جاتی ہیں۔ شخصیتیں پیدا ہوتی ہیں، مرجاتی ہیں داستانیں مرتب ہوتی ہیں، محو ہو جاتی ہیں۔۔۔ یہ عمل ابتدائے آفرینش سے جاری ہے اور مسلسل جاری رہے گا۔ لیکن ایک داستانِ الم ہے، جو تاریخ کے صفحات میں آج بھی اسی طرح روشن اور تابندہ ہے جس طرح آج سے تیرہ سو سال پہلے تھی۔ امتدادِ زمانہ کی گردش اور انقلاباتِ روزگار کی ہزاروں گردشیں اس داستانِ الم کو نہ مٹا سکیں اور نہ رہتی دُنیا تک مٹا سکیں گی۔

کیوں؟۔ اِس لیے کہ اِس داستانِ عظیم

کو لکھنے والی مقدّس شخصیت نے اسے اپنے خونِ جگر سے لکھا اور دشتِ کرب و بلا کے دمکتے ہوئے ذرّوں نے اس تحریر کو اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا۔ تاریخِ عالم کے صفحات اس داستانِ عظیمہ کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ اگر کسی میں حوصلہ ہے تو اس آفتاب کے سامنے اپنا دیا جلا کر تو دکھائے۔ فاطمہؑ کے لختِ جگر نے اپنے نانا کے مقدّس دین کے احیاء کے لیے قربانی کا جو بے نظیر معیار قائم کیا، کوئی اس کی مثال تو ڈھونڈ کے لائے! قتیلِ جادۂ حق و صداقت نے کمال صبر و استقامت سے ان آزمائشوں کو طے کیا جو اللہ ربّ العزّت نے اپنے ابدی پیغام میں متعین کیں اور بیان فرمائیں۔

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ
وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ

www.alhassanain.com

وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۔

اللہ تعالٰے تمہیں آزمائشوں میں ڈالے گا ۔ وہ حالت خوف و ہراس، بھوک اور پیاس، نقصان جان و مال اور ہلاکت اولاد و اقارب میں مبتلا کر کے تمہارے صبر و استقامت کو آزمائے گا ۔ پس اللہ کی طرف سے بشارت ہے ان لوگوں کے لیے جن کے ثبات استقامت کا یہ حال ہے کہ جب مصائب میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو اپنے تمام معاملات یہ کہہ کر اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۔

اب ذرا میدان کربلا کی طرف آیئے اور قرآن کے آئینہ میں اس سانحۂ عظیمہ کی تصویر ملاحظہ کیجئے ۔

خوف و ہراس کا یہ عالم ہے کہ حدِّ نظر تک پھیلے ریگ زاروں میں خاندانِ رسالت کا یہ مختصر سا مقدس قافلہ درندہ صفت سفّاک انسانوں میں گھرا ہوا ہے۔ سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں تو زمین کے ذرّے شرارے بن جاتے ہیں۔ دشمن کے نیزوں اور بھالوں کی چمک سے آنکھیں چندھیائی جاتی ہیں۔ بے نیام تلواریں اس مقدس قافلہ پر کوندی پڑتی ہیں۔ ہر نظر سفّاک اور ہر آنکھ گستاخ اور بے باک دکھائی دیتی ہے۔ شر کے اس طوفان بدتمیزی میں کسی ایک زبان سے بھی خیر اور مروّت کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ رات کی تاریکی شرپر لشکر کے گھوڑوں کی ہنہناہٹ سے اور بھی خوفناک بن جاتی ہے۔ سلامتی کے تمام دروازے بند

ہیں، لیکن کچھ پاک سر ہیں جو ایسے ماحول میں بھی جھکے ہوئے اپنے اللہ کی تسبیح بیان کر رہے ہیں۔

بھوک اور پیاس کا یہ عالم ہے کہ فرات کے کنارے گھوڑوں اور گدھوں کے لیے تو آزاد اور کشادہ ہیں، لیکن دوشِ رسولؐ کا سوار، جوانانِ جنت کا سردار، مسافرِ کرب و بلا، مظلومِ نینوا، اپنے قبیلہ کے ساتھ پانی کے ایک ایک قطرے سے محروم ہے۔ اہلِ بیت کے خیموں سے العطش العطش کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ ننھے بچے پیاس کی شدت سے نڈھال ہوئے جا رہے ہیں۔ لیکن حکم ہے کہ حسینؑ اور اس کے اہلِ بیت تک فرات کے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پہنچنے پائے۔

وہ دیکھو۔ عباسؑ علمدار مشکیزہ کندھوں پر ڈالے

کس جرأت و پامردی سے لڑتے بھڑتے نہر کے
کنارے پہنچنے میں کامیاب ہو گئے کہ پیاسوں کا
بلکنا دیکھا نہیں جاتا ـــ مشکیزہ بھر لیا ہے۔ چونکہ خود
بھی پیاسے ہیں، چاہا کہ پیاس بجھالیں لیکن ـــ یہ
کیا؟ ـــ چلو بھر کر پھر کیوں اچھال کر پھینک دیا ؟
ہاں! وفاداری اور رفاقت کی پاسداری پیاس کی
شدت پر غالب آگئی ہے ـــ حسینؑ پیاسے ہیں،
ان کے بچے پیاسے ہیں، پردہ نشین بیبیاں پیاسی
ہیں، سکینہؑ پیاسی ہے، بیمار عابد پیاسا ہے زہرائے
ثانی جناب زینبؑ کے لختِ جگر عونؑ اور محمدؑ پیاسے
ہیں، ایسے میں عباسؑ کے حلق سے پانی کا یہ چلو کیسے
اتر سکتا ہے؟ پھر کر اچھال دیا اور مشکیزہ سنبھال،
علم تھامے خیمہ گاہ سادات کی طرف روانہ ہو گئے

دشمن نے یلغار کی۔ گھمسان کا رَن پڑ گیا ہے۔
وہ دیکھو عباس کا دایاں بازو کٹ کر دُور جا پڑا ہے۔
لیجئے۔۔ وہ بائیں بازو سے بھی محروم ہوگئے۔ مشکیزہ
تیروں سے چھلنی ہوگیا ہے۔ مُنہ میں تھاما ہوا عَلَم گرا
جا رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ حسین بھائی کی مدد کو
پہنچیں صدق و صفا کا یہ پیکرِ حق رفاقت ادا کر کے
اپنے خالقِ حقیقی کے پاس جا پہنچا ہے۔ خیموں سے اب
بھی تسبیح و تہلیل کی صدائیں آ رہی ہیں۔
نقصانِ جان و مال اور ہلاکتِ اولاد و اقارب
کی تفسیر جو نواسۂ رسول نے میدانِ کربلا کے سینے
پر تحریر کی، اس کی مثال کون پیش کر سکتا ہے؟
وہ دیکھو گنجِ شہیداں۔۔ جہاں گلشنِ رسولؐ کا ایک
ایک پھول اور ایک ایک کلی خون میں نہائی پڑی

ہے ۔ علی بن حسین ، عبداللہ بن حسین ، قاسم بن الحسن
عبداللہ بن الحسن ، ابوبکر بن الحسن ، عباس بن علی ، عبداللہ
بن علی ، عثمان بن علی ، محمد بن علی ، ابوبکر بن علی ، جعفر
بن علی گویا علیؓ کا پورا گھرانا لٹ گیا ہے ۔

زینب بنت علی کی گود بھی خزاں کی اس چیرہ
دستی سے نہیں بچی ۔ اس کے دونوں کم سن لخت جگر
بھی گنج شہیداں میں سرخرو پڑے ہیں ۔ اِدھر آلِ
عقیل بھی گلگوں قبائیں اوڑھے پڑی ہے ۔ جعفر بن
عقیل ، عبدالرحمٰن بن عقیل ، عبداللہ بن عقیل ، محمد بن مسلم
بن عقیل ، عبداللہ بن مسلم بن عقیل ، محمد بن ابی سعید بن عقیل
یہ وہ مقدس و محترم ہستیاں ہیں جن کی دہلیز پر فرشتے
بھی بلا اجازت پر نہ مار سکتے تھے ، اور آج ۔۔۔ کربلا
کی ریت پر خون میں نہائے پڑے ہیں ۔

www.darulehsan132.com

ذرا قدم آگے بڑھائیے ۔ میدانِ کار زار کا رنگ
بھی قابلِ دید ہے ۔ جہاں ہر طرف خونِ شہیداں
سُرخ پتیوں کی طرح بکھرا پڑا ہے ۔ بے برگ و گیاہ
صحرا اس گل پاشی سے رشکِ چمن بنا ہوا ہے
گویا جگہ جگہ لالۂ صحرائی اُمڈ پڑے ہیں اے خاکِ کربلا !
اپنی اس سرخروئی پر ناز کر کہ تو خونِ مقدس کی امین بنی ۔
نواسۂ رسول کے بہادر ساتھیوں نے تیرے سینے پر
تاریخ کے انمٹ نقوش بنا ڈالے ہیں ۔ حبیب
بن مظاہر، حر بن یزید، بریر بن حصین، عبداللہ
بن عمیر الکلبی، مسلم بن عوسجہ، زہیر بن القین، حنظلہ
بن اسعد کے لاشے جرأتوں اور عظمتوں کی کہانیاں
کہہ رہے ہیں ۔
یہ محترم خاتون اُمِّ وہب کا لاشہ بھی تو ادھر پڑا

ہے، جو اپنے مقتول شوہر عبداللہ بن عمیر الکلبی کے چہرے سے گرد صاف کر رہی تھی کہ کسی شقی القلب کی تلوار نے اسے وہیں کاٹ کر دھر دیا۔

ٹھہر اے چشم فلک! مجھے ان شہیدوں کو ہدیۂ عقیدت اور سلام شوق پیش کر لینے دے۔ میرے پاؤں لڑکھڑا رہے ہیں۔ مجھ میں ابھی نہ آگے بڑھنے کی طاقت ہے اور نہ کسی اور دلخراش منظر کو دیکھنے کی تاب۔ تو نے اس دھرتی پر لاکھوں قافلے لٹتے دیکھے ہوں گے۔ لاکھوں مظلوم قتل ہوتے دیکھے ہوں گے۔ شاید اسی لیے تیری آنکھیں پتھرا چکی ہیں کہ ان سے اشک جاری نہیں ہوتے۔ لیکن بتا تو سہی۔ تو نے کسی کو یوں جرأت و پامردی سے آگے بڑھ کر موت کو یوں گلے سے لگاتے دیکھا؟

کسی نے یوں رسمِ وفا نبھائی؟ اور یوں حقِ رفاقت ادا کیا؟ کسی نے یوں بے سروسامانی میں، بھوک اور پیاس کی شدت کے باوجود ایسی جرأت کا مظاہرہ کیا؛ اِدھر گنتی کے چند نفوس ہیں، اُدھر ہزاروں کا لشکر!

اے شہیدو! میں تمہاری عظمت کو سلام کن الفاظ میں کہوں! میں تمہاری غیرت وحمیّت کو کس طرح خراجِ تحسین پیش کروں؟ میرے پاس وہ الفاظ ہیں نہ زبان کو یارا۔ تم نے اللہ کے دین اور رسول ﷺ اللہ کے ناموس پر جس طرح پروانہ وار اپنی جانیں نثار کیں، اس کا اجر تمہیں اللہ کے سوا کون دے سکتا ہے اور اس کی قدر سوائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کون جا سکتا ہے؟

آواز آئی ۔ یہیں مت ٹھہر جا۔ سینے کو تھام کر قدم ذرا آگے بڑھا۔ وہ دیکھ کچھ دُور ایک اور لاشہ پڑا ہے۔ سب سے الگ تھلگ — اسے پہچاننے کی کوشش کر!۔ مگر اس کا سر تن سے کاٹ لیا گیا ہے۔ اور لاشے کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے یوں روند ڈالا گیا ہے کہ پہچان مشکل ہے۔ ہڈیاں پسلیاں ٹوٹ ٹوٹ کر خمیدہ ہو چکی ہیں۔ جسم سے لباس نوچ کر تپتی ریت پہ برہنہ ڈال دیا گیا ہے۔ لیکن دیکھو۔ اس تمام تر برہنگی اور بیچارگی کے باوجود لاشے سے ایک عظمت پھوٹی پڑتی ہے۔ یہ باوقار لاشہ یقیناً کسی شہزادے کا ہے، سردار کا ہے۔ سنو سنو! یہ کیسی آواز ہے جو صحراؤں کی وسعتوں کو چیرتی

www.ozulehsan132.com

ہوئی خلاؤں میں اُبھر رہی ہے، جس نے کربلا کی فضاؤں میں ارتعاش پیدا کر دیا ہے؟ پرندے ٹھہر گئے ہیں۔ ہوائیں ساکن ہو گئی ہیں۔ دھوپ کی رنگت زرد پڑ گئی ہے۔ غور سے سنو اور اس کے ایک ایک لفظ کو ذہن میں محفوظ کر لو کہ مستقبل کا مؤرخ ان الفاظ سے تاریخ کو کچھ نئے عنوان دے گا۔

سنو۔ کہنے والا کہہ رہا ہے۔

لوگو! میرا حسب نسب یاد کرو۔ سوچو، میں کون ہوں پھر اپنے گریبانوں میں منہ ڈالو! اور اپنے ضمیر کا محاسبہ کرو! خوب غور کرو۔ کیا تمہارے لیے میرا قتل کرنا اور میری حرمت کا رشتہ توڑنا روا ہے؟ کیا میں تمہارے نبی کی لڑکی کا بیٹا اور اس کے عم زاد کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا سیدالشہدا حضرت حمزہؓ میرے باپ کے چچا نہیں تھے؟

کیا فداالبنا حین جعفر طیار میرے چچا نہیں ہیں ؟ کیا تم نے جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مشہور قول نہیں سنا کہ آپ میرے اور میرے بھائی کے حق میں فرماتے ہیں۔ " سید شباب اہل الجنۃ "

اگر میرا یہ بیان سچا ہے اور یقیناً سچا ہے کیونکہ واللہ میں نے ہوش سنبھالنے کے بعد سے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ تو بتلاؤ کیا تمہیں یوں برہنہ تلواروں سے میرا استقبال کرنا چاہیئے ؟ اگر تم میری بات کا یقین نہیں کرتے ، تو تم میں ایسے لوگ موجود ہیں جن سے تم میرے قول کی تصدیق کر سکتے ہو جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے پوچھو۔ ابو سعید خدریؓ سے پوچھو سہلؓ بن سعد ساعدی سے پوچھو۔ زیدؓ بن ارقم سے پوچھو انسؓ بن مالکؓ سے پوچھو۔ وہ تمہیں بتائیں گے

کہ انہوں نے میرے اور میرے بھائی کے بارے
میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے یا
نہیں! کیا یہ بات بھی تمہیں میرا خون بہانے سے نہیں
روک سکتی؟ واللہ! اس وقت روئے زمین پر بجز
میرے کسی نبی کی بیٹی کا بیٹا موجود نہیں۔ میں تمہارے
نبی کا بلا واسطہ نواسہ ہوں۔ مجھے کس لیے ہلاک کرنا
چاہتے ہو؟ کیا میں نے کسی کی جان لی ہے؟ کسی کا خون
بہایا ہے؟ کسی کا مال چھینا ہے؟ کہو کیا بات ہے؟
آخر میرا قصور کیا ہے۔؟
آہ! یہ تو شہزادۂ کونین کی آواز ہے۔ یہ تو مظلومِ کربلا
مولائے حسین علیہ السلام کا لاشہ ہے۔ وہ حسینؑ جو بنت
رسول فاطمہ بتول کا لختِ جگر ہے۔ جس کا باپ علے المرتضیٰ
جس کا بھائی حسن مجتبیٰ اور جس کا نانا محمد مصطفےٰ ہے۔

جو پیدا ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گود میں
لے کر اپنی زبانِ فیض ترجمان آپ کے منہ میں ڈال
دی اور عارفِ رسالت و امامت بنا دیا ۔ ہاں!
وہی حسینؑ، جو کبھی رسولؐ اللہ کے دوش پر سوار تو
کبھی رسالت کی گود میں استراحت فرمایا کرتے تھے۔
نبی کے سینے پر لیٹنے والا حسینؑ ۔۔ آہ کس بیدردی
سے قتل کر دیا گیا؟ اس کی کوئی بھی دلیل ان شقی القلب
انسانوں کو اس ظلم سے نہ روک سکی ۔ آہ ، وہ سرِ اقدس
جو شبیہِ مصطفےٰؐ تھا، وہ روئے مطہّر جو بوسہ گاہ رسولؐ
تھا، سنان بن انس کے نیزے پر بلند ہے بدبخت
سنان ابن سعد کے خیمے کے باہر رقص کر رہا ہے
اور دیوانہ وار پکار رہا ہے ۔
" میرے اونٹوں کو چاندی سونے سے لاد دو،

ہیں نے ایک عظیم بادشاہ کو قتل کیا ہے۔ وہ
بادشاہ جو اپنے ماں باپ کی طرف سے بہترین،
خلق اور نسب میں سب سے بہتر تھا، اتنے بڑے
شہنشاہ کو قتل کرنے کا انعام بھی اتنا ہی بڑا ہونا چاہئے''
اے کج رفتار آسمان! یہ سب کچھ کیا ہے؟ یہ سب
کچھ کیوں ہے؟ میرے سوال کا جواب دے۔ تو نے
نواسۂ رسول کو یوں بیدردی سے قتل ہوتے دیکھا اور
خاموش رہا۔ ان ظالموں پر ٹوٹ کر کیوں نہ گر پڑا؟
تیرے دامن میں پلنے والی بجلیاں کیا ہوئیں؟ کیوں
نہ انہوں نے ان سفاک انسانوں کے لشکر جلا کر خاک
کر ڈالے؟

اے سنگلاخ زمین! یہ تیری پیٹھ پر کیسا بھیانک
کھیل کھیلا گیا اور تو ساکن رہی! تجھ سے زلزلے کیوں

نہ پھوٹے ؟ تو تم اپنے دامن کو جھٹک کر ان ننگِ انسانیت سفاکوں سے پاک کیوں نہ کر لیا؟ کیوں نہ تیرا سینہ شق ہوا کہ تیری پُشت کا یہ بوجھ تیرے پیٹ کی گہرائیوں میں ڈوب کر ختم ہو جاتا ؟

بادلو! کیا تمہارے سوتے خشک ہو گئے تھے کہ تم سے کربلا کے پیاسوں کی پیاس کا مداوا نہ ہو سکا؟ تم نے پانی کے طوفان کیوں نہ اُلٹ دیے کہ بدبخت سپاہ کو بہا لیجاتے ؟

ہواؤ! تمہارے وہ تند و تیز طوفان کہاں گئے جس کی ایک جھلک تم نے جنگِ احزاب کے موقعہ پر دکھائی تھی؟ کیوں نہ اب بھی تم نے اعدائے حق کے خیموں کو تلپٹ کر دیا؟ کیوں نہ ان میں آگ لگا دی؟ کیوں نہ ان کی آنکھوں کو خاک آلود کر کے

www.darulhikmat...

بینائی سے محروم کردیا؟ بتاؤ افلاک کے نیچے اس سے بڑا ظلم بھی کوئی ہو سکتا تھا؟ بتاؤ تم خدائے ذوالجلال کو کیا جواب دو گے؟

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والو! رسول اللہؐ کے اہلبیت کو یوں خاک و خون میں تڑپا کر کس کی تسکین کا سامان کر رہے ہو؟ اپنے نبیؐ کی بیٹیوں کو یوں بے آبرو کر کے نبیؐ کے کن احسانات کا بدلہ چکا رہے ہو؟ — آہ! ریاضِ رسولؐ کے تمام پھول چن چن کر توڑ لیے اور پھر انہیں مسل مسل کر پھینک ڈالا۔ لیکن تمہاری آنکھوں سے ایک آنسو نہ ٹپکا! تمہارے ضمیر نے تمہیں ایک بار بھی شرمسار نہ کیا! اور تم بڑھ بڑھ کر محسنِ انسانیت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کے خیمے لوٹتے رہے۔ بتاؤ تم رسول اللہؐ

کر کیا جواب دو گے ؟

آہ اے فرزندِ رسول ! میں تیرا پرسا کسے دوں؟
میں اس ناقدری کا شکوہ کس سے کہوں ؟ ۔ ہاں،
خیموں کی جانب چلتا ہوں، کہ وہاں زہرائے ثانی،
لختِ جگرِ بتول، تیری ماں جائی بہن زینبؓ موجود
ہے ، ام کلثومؓ موجود ہے، رقیہؓ موجود ہے،
اور پھر تیری بیٹیاں سکینہؓ اور فاطمہؓ موجود ہیں،
تیرا لختِ جگر زین العابدینؓ موجود ہے ۔ لیکن یہاں
بھی تو ایک قیامت کا منظر ہے ۔ ادھ جلے خیمے،
ٹوٹی ہوئی طنابیں، دھواں چھوڑتی ہوئی چوبیں اَن گنت
کہانیاں کہہ رہی ہیں ۔ میں زینبؓ طاہرہ سے کیا
خطاب کروں کہ اس کی آنکھوں کے سوتے تک
خشک ہو چکے ہیں ۔ چادرِ زہراؓ اس کے سر سے

چھن چکی ہے۔ سکینہؑ کا سر بھی برہنہ ہے۔ لٹیں کھل کر گلے میں پڑی ہوئی ہیں۔ آنکھوں میں وحشت ہے۔ ہر آنے والے سے خوفزدہ ہو کر پھوپھی سے لپٹ جاتی ہیں۔ زین العابدینؑ بیماری کے باعث پہلے ہی کمزور تھے، اب بالکل نڈھال ہو چکے ہیں۔ کروٹ بدلنا بھی ان کے لیے مشکل ہو چکا ہے۔ اے زہرائے ثانی! میں تجھے بیٹوں عون اور محمد کا پرسا دوں یا علی اکبر اور قاسم کا؟ مجھ میں یہ حوصلہ کہاں جو کہہ سکوں اے حسین کی بہن! اے حسین کی بیٹی! اے حسین کے فرزند! حسینؑ شہید ہو گئے۔ ان کا لاشہ بے گور و کفن صحرا میں پڑا ہے۔ اب تم حسینؑ کا انتظار نہ کرنا۔ وہ اب تمہارے پاس نہیں آئیں گے۔ وہ جا چکے۔ ہمیشہ کے لیے اپنے بھائی کے پاس، اپنے باپ کے پاس۔

www.ahlulbaytbsite.com

اپنے نانا کے پاس ۔ اٹھو گنج شہیداں میں سوئے
ہوئے مظلوم مسافروں کو بھی یہ پیغام پہنچا دو کہ حسینؑ
تمہارے تعاقب میں اس وادی میں پہنچ گئے
جہاں تم جا چکے ہو ۔ ان کا شایانِ شان استقبال کرنا
اور ہاں! وحشتِ کربلا کے مسافرو! اب رختِ
سفر باندھو ۔ اور سفر کی تیاری کرو ۔ ابھی دشمن کے
ترکش میں کچھ تیر باقی ہیں جو تم پہ آزمانا چاہتا ہے ۔
اب تمہیں قیدیوں کی صورت اُس دربار میں پیش
کیا جائے گا جس کے حکم سے تمہارے خیمے جلائے
گئے، تمہارے سامان لوٹے گئے، تمہارے مردوں
اور بچوں کو خون میں نہلایا گیا ۔ اور ہاں! تمہارے
سردار کو شہید کیا گیا ۔ دیکھو! اس آزمائش کو بھی خندہ
پیشانی سے قبول کر لو ۔ مانا کہ بے پناہ صدموں سے

بھوک اور پیاس سے، خوف اور ہراس سے، بے خوابی
اور بے آرامی سے تمہارے اعضا شل ہو چکے ہیں، تم
نڈھال ہو لیکن یہ کڑا سفر تمہیں بہر حال کرنا ہے۔ کربلا
سے کوفہ کا سفر۔ چلتے چلتے مظاہرِ قدرت بھی دیکھتے جانا۔
میدانِ کارزار راہ میں پڑے گا۔ اگر تمہاری نگاہیں کوئی لرزا دینے
منظر دیکھ لیں تو حرفِ شکایت زبان پر نہ آئے۔
اے زہرائے ثانی! اس قافلے کی قیادت بھائی کے
بجائے اب تمہارے سپرد ہے۔ جرأت و پامردی، استقلال
و تدبر جو ورثے میں تجھے ملا ہے، اس کے حق ادا کرنے
کا وقت آپہنچا ہے۔ صبر و استقامت سے قدم بڑھاؤ۔
کیا ہوا جو اونٹوں کی پیٹھیں ننگی ہیں، عماریاں اور محمل
چھن گئے ہیں، پیدل بھی چلنا پڑے تو اُف نہ کرنا۔
لیکن ــ یہ کیا؟ ــ زینبؑ کدھر ہیں؟

قافلہ حسینی کی قائد زینب ۔ آہ! وہ تو بھائی کی سر بُریدہ لاش سے لپٹی ہوئی ہیں ۔ اسے بوسے دے رہی ہیں ۔ ان کے خون میں بھیگی ہوئی مٹی اُٹھا اُٹھا کر آنکھوں سے لگا رہی ہیں ۔ چہرے پہ مل رہی ہیں ۔ حسینؑ! ۔ میرے بھائی! ۔ میرے سردار! میری زندگی کی متاع میرے دونوں لختِ جگر عون اور محمدؑ تھے ۔ جو تجھ پر نثار کر چکی ۔ بتا اب کس چیز کو تجھ پر فدا کروں؟ اب میرے پاس تو کچھ بھی باقی نہیں رہا ۔ ایک جان باقی ہے، سو وہ بھی حاضر ہے ۔ مجھے بھی اپنے پاس بلا لو کہ زندگی اب تلخیوں کے سوا کچھ نہیں رہی ۔ میرے جان سے پیارے بھائی! تیری بہن پر جو صدمات پڑے ہیں، اگر تو ہوتا کبھی برداشت نہ کرتا ۔ اب کس سے کہوں اور کیسے کہوں؟ ۔۔۔

میرے بھائی حسینؑ ! تو نے مجھے صبر کی تلقین کی تھی۔
میں ضرور اس پر عمل کروں گی۔ لیکن تیری بہن سنگدل
کیسے ہو جائے؟ دشمنوں نے تیرے ساتھ اور پھر تیری
لاش کے ساتھ جو سلوک کیا ہے، اسے دیکھ کر چپ
نہیں رہ سکتی۔ میں تیرا یہ خون امی اور ابا حضور کے پاس
لے کر جاؤں گی۔ نانا حضور کی خدمت میں پیش کروں گی"
"اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھ پر آسمان کے
فرشتوں کا درود اور سلام! یہ دیکھ تیرا حسینؑ ریگستان
میں پڑا ہے۔ خاک و خون سے آلودہ ہے، تمام بدن
ٹکڑے ہے، تیری بیٹیاں قید ہیں، تیری اولاد
مقتول ہے، ہوا ان پر خاک ڈال رہی ہے"
ام کلثومؓ اور رقیہؓ بھی زینبؓ کے نوحوں میں شریک
ہیں۔ سکینہؓ اور فاطمہؓ باپ کی روندی ہوئی لاش

دیکھ کر چہرے پیٹ رہی ہیں۔ دھاڑیں مار رہی
ہیں۔ بال نوچ لیے ہیں۔ گریبان پھاڑ ڈالے ہیں۔ نالہ و
شیون، آہ و بکا، سسکیوں اور آہوں کے اس طوفان
میں اس المناک داستان کا ایک باب ختم ہوتا ہے۔
اسیرانِ کرب و بلا کا یہ قافلہ اب کوفہ کی طرف
رواں ہے۔ وہی کوفہ جس کے مہمان کربلا میں لٹ گئے۔
اے سرزمین کوفہ! تو صدق و مروت کی قاتل ہے۔
تو وفا کے نام پر ایک تہمت ہے۔ تو نے خود ہی
تو حسینؑ کو بلایا تھا۔ تو قع تھی، تو حسینؑ کے باپؑ
اور حسینؑ کے بھائی کے قتل کی تلافی کرے گی۔
لیکن اے بے وفا سرزمین! تیرے بیٹوں
نے گھر بلائے مہمان سے یہ کیسا سلوک کیا؟ دیکھ
اس کے خاندان کے بقیۃ السیف افراد عفت مآب

پردہ نشین بیبیاں برہنہ سر اور معصوم بچے بیڑیاں پہنے تیری حدود میں داخل ہو رہے ہیں۔ خاندانِ رسالت سے تیرا یہ سلوک رہتی دنیا تک ایک ضرب المثل بن جائے گا۔ تیری اس بے وفائی پر ایک زمانہ ماتم کرے گا۔ تو بھی اپنے اس شرمناک استبداد پر جی بھر کر رو۔ کہ قیامت تک اس کے سوا تیرے مقدر میں اور رہ ہی کیا گیا ہے؟ تو نے ان ہستیوں کو خاک و خون میں تڑپایا ہے جو کرۂ ارض پر سب سے بہتر، افضل اور ارفع گنی جاتی تھیں۔

حسینؑ نے شہید ہو گئے۔ اس شہیدِ اعظم کا سرِ اقدس ابنِ زیاد کے سامنے ایک ڈھال پر پڑا ہے۔ وہ اپنی اس بالکل عارضی اور وقتی فتح کے نشہ میں بہت بدمست ہے۔ انتہائی رعونت اور نخوت سے

اُٹھ کر اپنی چھڑی سے دندانِ مُبارک کو چھو رہا
ہے۔ اس بدبخت کو کیا معلوم کہ یہ وہی سرِ اقدس
ہے جو رسولؐ اللہ کی گود میں رہا۔ یہ وہی مبارک دہن
ہے جو بوسہ گاہِ رسولؐ بنا رہا۔ اے بدبخت انسان!
اگر تجھے معلوم نہیں تو اپنے پاس بیٹھے زید بن ارقمؓ
سے پوچھ لے! دیکھ اُن کی آنکھیں اشکبار ہیں کہ
اُن آنکھوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا، وہ ان ہونٹوں کو بوسا دیا کرتے تھے۔ لیکن
تجھے کیا؟ تُو تو خود بدی کی ایک زندہ علامت ہے۔
بدی کو نیکی سے کیا سروکار؟ تیری اپنی ایک تاریخ
ہے جس کی ترتیب و تکمیل خود ابلیس کے ہاتھوں ہوئی۔
تو اسی کی تاریخ کا کردار ہے لیکن یاد رکھ۔ تُو حسینؑ
کے قتل پر تو قادر ہو سکتا ہے، حسینیّت

کو ختم کرنا تیرے بس کی بات نہیں۔ حسینؑ کے خون میں نہائے ہوئے ریت کے ذرات ہواؤں کے دوش پر سوار ہو کر اکنافِ عالم میں بکھر چکے ہیں۔ عنقریب وہ ایسے طوفان بن کر اٹھیں گے، جس میں تو اور تجھ جیسے ہر دور میں اٹھنے والے ابنِ زیاد اور یزید۔ بے حیثیت تنکوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ تو نے حسینؑ کو محض ایک شخص سمجھ کر شہید کر ڈالا۔ لیکن یاد رکھ۔ حسینؑ ایک شخصیت ہی کا نام نہیں ——— حسینؑ ایک پیغام ہے ——— آفاقی پیغام، جو ہر دور کے مظلوم اور مجبور انسانوں کو درسِ عمل اور ولولۂ شوق عطا کرتا رہے گا۔ حسینؑ ایک مذہب ہے جو ہمیشہ طاغوتی طاقتوں سے ٹکرانا سکھاتا رہے گا۔

حسینؑ ایک سیاست کا نام ہے جس کے نزدیک کسی قیمت پر بھی اصولوں پر سودے بازی نہیں کی جاسکے گی۔ حسینؑ ایک مِلّت ہے جس کی ابتدا حضرت ابراہیمؑ سے ہوئی اور کربلا کے میدان میں اپنے نکتۂ عروج کو پہنچی۔ حسینؑ صدائے انقلاب ہے جو ہر دور میں بلند ہوتی رہے گی۔

حسینؑ ایک تہذیب کا نام ہے اور حسینؑ شرافت کا ایک معیار ہے۔

اے فرشتو! سلام بھیجو اس شرفِ آدم پر جس نے پھر سے آدم کی عظمت کا راز تمہارے سامنے پیش کیا۔

ستارو! ان گنت سلام بھیجو اس ہستی پر جس کی نیکیاں تم سے زیادہ ہیں۔

www.darulhusna132.com

کہساروا سلام بھیجو اس قتیل صدق و وفا پر۔ جس کی استقامت تم سے بڑھ کر ہے۔

اور اے انسانو! سلام بھیجو اپنے اس محسن پر جس نے اپنے خون سے تمہارے لیے عظمت کی شاہراہوں پر چراغ جلائے:

الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیکَ یا رسولَ اللہ

الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیکَ یا ابنِ رسولَ اللہ

میرے آقا!

اگر تیرا یہ غلام اس روز دُنیا میں موجود ہوتا تو ہوا کے پر لگا کر کربل کے میدان میں حاضر ہوتا۔ کسی بھی قسم کی کوئی روک تیرے اس غلام کی راہ نہ روک سکتی۔

www.darulhasan...com

سمندروں میں کُود پڑتا
دریاؤں کو چیر دیتا
پہاڑوں سے ٹکرا جاتا
اگر اسے کسی قلعہ میں بند کر دیا جاتا، ٹکریں مار مار
کر دیواریں پھوڑ دیتا اور کربلا کے میدان میں
ضرور حاضر ہوتا اور قتیلِ جفا، تصویرِ وفا حضرتِ
حُرؓ کی تقلید میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے میں
کسی سے پیچھے نہ رہتا۔ حضرت طیبہ بی بی زینبؓ
کی چادر کی حفاظت میں اپنی جان قُربان کر دیتا۔
یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ ہم زندہ ہوتے اور
پاک بیبیوں کی چادر کی طرف کوئی ناپاک ہاتھ بڑھنے
کی جسارت کر سکتا۔ توبہ توبہ! ہم کبھی ایسا کرنے
نہ دیتے۔

اے میرے آقا!
مجھے تیری مجھ پہ عنایات کی قسم !
میں تیرے بعد کبھی اس دُنیا میں زندہ نہ رہتا!
اے اللہ کے دینِ اسلام
کی عزت و ناموس کی
خاطر اپنی جان قربان
کرنے والے شہیدو !

اس مقام النخاف الصحاف
المقتول المصطفین کے مکینان
کی طرف
سے نیاز مندانہ سلام قبول
فرماؤ !

www.darulehsan132.com

۶۷۳۵

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۝

(البقرة : ۱۵۴)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں یہ
نہ کہو کہ وہ مُردہ ہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تمہیں شعور نہیں

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝

(البقرة : ۱۶۹)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے تو انہیں مُردہ
خیال نہ کر بلکہ وہ اپنے پروردگار کے نزدیک زندہ
ہیں، روزی پہنچائے جاتے ہیں۔

❁

حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام شہادتِ عظمیٰ سے

سرفراز ہونے کے بعد زندوں کی طرح دنیا اور آخرت میں زندہ اور رزق دیے جاتے ہیں لیکن ہر کوئی اس حقیقت کو مانتا تو ہے، جانتا نہیں۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۶۴۳۶
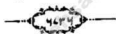
آپ علیہ السلام اور آپ کا لشکر ایک غار میں مقیم ہیں یشہدا آپ کے رفقا ہوتے ہیں۔
حوضِ کوثر آسمان پر ہے اور اس کے عین نیچے حوضِ اصفیا ہے اور حوضِ اصفیا کے ساقی سیدنا امام حسین علیہ السلام ہیں۔
اس حوض سے ایک بار پینے والے کو

پھر پینے کی حاجت نہیں رہتی اور اس
سے پینے والا کبھی تشنہ کام نہیں رہتا۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

٦٤٣٧

شہادت ——— اُخروی حیات کی غماز
دائمی حیات کی مُبشّر اور
ابدی حیات کی امین ہوتی ہے
اور ابدی حیات ——— یا حی یا قیوم ہے

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۳۸

شہادتِ عُظمٰی میں بہنے والے خون کے ہر قطرہ پہ
آنسو بہانا غُسلِ عصیاں ہے اور غُسلِ عصیاں میں
شِفا ہوتی ہے۔　　　یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۳۹

عرشِ عظیم ——— خاکی مخلوق کا عرش ہے
عرشِ کریم ——— نوری مخلوق کا عرش ہے
عرشِ مجید ——— ناری مخلوق کا عرش ہے

اور

عرشِ معلّٰی سے جملہ احکاماتِ الٰہیہ کا
نزول و نفاذ　　اور

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیدُ کی
تفسیر ہوتی ہے ۔ یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

٦٧٢٠

اللہ جو کہتا ہے ، سُن
جو لوگ کہتے ہیں ، مت سُن

جو تیرے کام ہیں ، کر
جو تیرے کام نہیں ، مت کر

یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

www.darulehsan132.com

۱۶۷۴

نسبت جب بامُراد ہونے لگتی ہے،
سود و زیاں سے بے خبر ہونے لگتی ہے۔

خیال جب ہر خیال سے بے نیاز ہونے
لگتا ہے، یکسو ہونے لگتا ہے۔

لا الٰہ جب از بر ہونے لگتا ہے
اِلّا اللہ کی آمد شروع اور
ظُلمت کا فور ہونے لگتی ہے۔

تکتے تکتے اور پکتے پکتے ہنڈیا جب پکنے
پہ آتی ہے، مہک اُٹھتی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan132.com

۶۷۴۲

مٹی کے اس برتن کو بنانے اور پکانے کے لیے
کیسے کیسے فنکاروں نے اپنے اپنے فن کے
بے مثل مظاہرے کیے، ما شاء اللہ!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۴۳

مٹی جب پاک ہونے لگتی ہے،
ہوتے ہوتے چمکنے لگتی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulihsan132.com

٦٧٤٤

مٹی نے گلفشاں ہو کر
کائنات کا مظاہرہ کیا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

٦٧٤٥

یا نور السموات والارض
کا نور قبر میں بھی جوں کا توں قائم
رہتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

٦٧٤٦

شخصیت بڑی چیز ہوتی ہے

جب حضرت زبیرؓ نے یہ کہا "میں زبیر
ہوں۔ ذرا سوچ کر میری طرف آنا۔ میری طرف
آنے والا پھر کبھی زندہ واپس نہ لوٹے گا"
سب بھاگ گئے۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۷۴

حال میں رہنا
نہ کچھ کرنا نہ کچھ کہنا
اللہ ہی کی عنایت و توفیق ہوتی ہے
اور اللہ ہی کے لیے ہوتی ہے اور اللہ
ہی اس میں رہتا ہے۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۷۸

جس دن سے اس نے سچے دل سے یہ مان لیا کہ
"ہر جینے والے نے اوڑک اک
دن مر جانا ہے اور بالآخر میں نے بھی،
اور پھر کبھی اس دنیا میں نہیں آنا اور
نہ ہی کبھی کسی نیکی و بدی پہ گزر رکھنا ہے"
جیتے جی مرنے کے لیے تیار ہو گیا اور ایسے تیار
ہوا جیسے کہ آج ہی مر جانا ہے۔

اپنی دنیا کی ہر شے، ایک ایک کر کے،
اللہ کے لیے، جیسے بھی بکی، جس بھی
بھاؤ بکی ——— بیچ دی

اور ستر ڈھانپنے کے

www.darulhsan.com

علاوہ کوئی شے پاس نہ رکھی۔

وما علینا الا البلاغ

آج کا کھانا کھا چکنے کے بعد کل کے لیے
کوئی بھی شے جمع کر کے نہ رکھنا۔ میری
طریقت کا ایک مایہ ناز اصول ہے جو
کبھی نہیں بدلا اور کبھی نہیں بدلنا۔

زندہ رہا تو کل کی روزی کل ملے گی۔

ماشاء اللہ ! یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۶

جس نے بھی اس اصول کو اپنایا، طریقت نے

اس کا استقبال کیا۔

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۵۰

سیلاب ہر بند کو بہالے جاتا ہے۔

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۵۱

نفس جب مطمئن ہو جاتا ہے
خوف و حزن دُور کر دیے جاتے ہیں

www.darulehsan132.com

بلا و وبا ——— خوف و حُزن کا موجب

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۵۲

محنت کی کمائی محتاط ہو کر دی جاتی ہے اور
خیرات بے دریغ حالانکہ خیرات کا محاسبہ کڑا
ہوگا ——— کیوں کسی غیر مستحق کو دی؟ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۵۳

یہ بت
مٹی ہی کا تودہ نہیں
ساری خدائی کا مظہر ہے

اِنس و جان
ملک و شیطان
سب اسی میں رہتے ہیں
کبھی باہم
کبھی متصادم
محبت ان سب پہ حاوی
رحمت کی ایک نظر
وحشت کے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے
جو کبھی سر نہیں ہوتا
کبھی مطیع نہیں ہوتا
رحمت
آن کی آن میں
کر دیتی ہے

www.urduchannel32.com

ذرا بھی دیر نہیں لگتی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِيم

۶۷۵۴

انسانیت مجہول تھی،
توفیق نے اوصافِ حمیدہ کا درس دیا۔
توفیق نہ ہوتی تو انسان کوئی وصف نہ رکھتا۔

کسی بھی مجاہدہ پہ کوئی گزر نہ رکھتا۔
ظلمت کا شکار بنا رہتا۔
چراغ جلتے مگر روشنی نہ ہوتی۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيّوم فالله خير الرّازقين
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِيم

www.alulekaam132.com

۶۷۵۶

جسے توُ
رذیل دستکار کہتا ہے
مُحِبِّ الخلاّق ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضل العظیم

۶۷۵۷

یہاں کسی کا بھی کوئی گھر نہیں
سرکاری نہری کھتان ہیں

نہری کھتانوں میں ہر قسم کی مخلوق بسا کرتی ہے
درندے بھی، خرزندے بھی، چرندے بھی، پرندے بھی اور
یہی نہری کھتان ہماری مجالس گاہ ہیں۔

www.darulehsan132.com

آئے، رُکے، بسے، اُڑے، چل دیے۔

مُسافر کا کوئی وطن نہیں ہوتا۔
کسی سے کوئی دوستی نہیں ہوتی۔
رُکا، ٹھہرا، ستایا اور چل دیا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۶۷۵۸

مزدور کی بھوک کا پتا مزدور کی ماں کو ہوتا ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

www.darulehsan132.com

۶۷۵۹

ما شاءاللہ !

یادش بخیر !

حضرت جبڑے شاہ تارک فقیر تھے۔

سُرخ مرچ گھوٹ کر پیتے' اور کچھ نہ کھاتے۔

ان کے دربار میں مرچ کڑوی محسوس نہ ہوتی۔

واللہ اعلم بالصواب

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۶۰

اللہ سے ڈر، ماسوا کی پروا مت کر

جو اللہ سے خوف کھاتا ہے

www.darulehsan1…com

اللہ اسے مخلوق سے بےخوف کر دیتا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۸۶۱

بڑے میاں !
نہ تو نے دیکھا ہے نہ میں نے،
پانی میں مدھانی پڑے کے جاتے ہیں۔
پانی سے پانی ہی نکل سکتا ہے ، مکھن نہیں۔

کسی نے کسی کو کبھی نہیں دیکھا۔
باتیں سُنی ہیں ، سُنائے جا۔
ہو سکتا ہے کوئی بات کسی کے دل میں اُترے

www.noorulehsan132.com

کسی چیز کو جاننے والا ہی کسی کو بتا سکتا ہے۔
اور دیکھنے والا ہی دکھا سکتا ہے

کتاب زبان نہیں رکھتی۔ بول نہیں سکتی۔
بُلانے ہی سے بولا کرتی ہے۔

کسی بھی چیز کے چڑھاؤ کو نہیں، اُتار کو دیکھ
پھیلے کو نہیں، سکڑے کو دیکھ۔
عروج کو نہیں ، زوال کو دیکھ۔

ریسرچ ہی نے اقوامِ عالم کے عروج و زوال کے
اسباب منکشف کیے۔

یاحیُّ یا قیُّوم
الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۶۷۶۲

یہ ذکرِ الٰہی ہے —— محو رہ
یہ تبلیغ ہے —— کیسے جا
یہ مخلوق کی خدمت ہے —— جاری رکھ
باقی سب سیاست

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۶۷۶۳

دین کی سیاست ـــــــ فرقہ واری

دنیا کی سیاست ـــــــ ملوکیّت

خلافت، ہر دو سے نالاں

مساوات ـــ عین اسلام

خلفائے راشدین نے پورا نمونہ دیا۔

پر علی رضی اللہ عنہ، نے تو حد کردی !

آئے علی تو حکمت کی کایا پلٹ گئی۔

تاریخ آکے ان کے درِ دولت پہ لُٹ گئی۔

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۷۶۴

اپنی صورت پہ بنایا۔

یہی اس کی صورت ہے۔
ہر شے تیرے لیے بنائی۔
اہتمام شب و روز جاری رہتا ہے۔
کمال نہیں تو کیا ہے ؟

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۶۵

آدم زاد سے ایسے مل
جیسے کوئی دیرینہ دوست ملتا ہے۔
اور ہدایت کا مژدۂ جانفزا لیتے آتا ہے۔
اور یہ باتیں جو ہمیں اور تمہیں بتائی جا رہی ہیں
پیغام نہیں تو کیا ہے ؟ یا حی یا قیوم
الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۶۶

ہی پیغام وہ ہوتا ہے جو قرآنِ کریم وسنّتِ مطہرہ
کی تائید کرے اور قرآنِ کریم و سنّتِ مطہرہ اسکی تصدیق
کرے اور رہتی دُنیا تک زندہ اور قائم رہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۶۷۶۷

بندہ جب نیند سے بیدار ہوتا ہے ،
خالی دل لے کر بیدار ہوتا ہے۔
کچھ بھی نہیں ہوتا ،
کچھ بھی نہیں جانتا ،
ایک بُت کی مانند ہوتا ہے۔

www.darulehsan132.com

جب اللہ نور السموٰاتِ والارض کو تسلیم کر لیتا ہے ،
بہترین رزق عنایت کیا جاتا ہے -

خالی جام لے کر آتے ہیں ،
بھر کر لے جاتے ہیں -

بات جب دل میں اُتر جاتی ہے ،
بات بن جاتی ہے -

اللہ کی بات کا کوئی مُنکر نہیں ، مگر شیطان!

شیطان کبھی مطمئن نہیں ہوتا- بات بات پہ
تاویلات جاری رکھتا ہے - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

www.darulehsan152.com

۴۷۶۸

متوکل اسباب کا پابند نہیں ہوتا،
قاضی الحاجات کا پابند ہوتا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۷۶۹

شہر ایک محدود علاقہ ہوتا ہے،
جنگل لا محدود۔
جنگل میں ایسی ایسی مخلوق اور ایسی ایسی نباتات
اور ایسے ایسے نوادرات اور عجائبات محفوظ ہوتے ہیں
جو کسی بھی طرح شہر میں نہیں سما سکتے۔

بڑا جنگل ہمالیہ کا ہے۔

اگرچہ "یہ بھی ایک پرتو ہے۔"

یا حیی یا قیوم
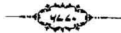
الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذو الفضل العظیم

٦٧٧٠

نباتات کے عجائبات ـــــ آک و دھتورا
اور جمادات کے ـــــ سَمُّ الفار
اور
سب کے سب
اکسیر

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۷۷۱

سنتِ مؤکدہ کی خلاف ورزی میں کسی کے بھی حکم کو کبھی نہیں ماننا۔ یا حیی۔ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۷۷۲

اللہ کو مان

بندے کو پہچان

یا حیی۔ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۷۳

تسلیمِ روح کا حاکم

ذکرِ دوام

ذکرِ دوام نسخۂ مایۂ یُحیِ العظام

شیطان کبھی مایوس نہیں ہوتا۔
شیطان کو کوئی مایوس نہیں کر سکتا مگر ذکرِ دوام

شیطان کا بد ترین حربہ مایوسی

ذکرِ دوام مایوسی کو کھا جاتا ہے۔

یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۷۷۴

خدائی احکام
سادہ اور

عام فہم
ہوتے ہیں۔
تشریحات و تمثیلات سمجھانے کیلئے
کی جاتی ہیں۔ ورنہ عمل کرنے کے لیے "یہ کرو"
اور "یہ مت کرو" کافی ہوتا ہے۔

جو کرتا نہیں، کرسکتا نہیں، تاویلات کیا
کرتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۷۵

ابدی مسافر کی منزل کبھی ختم نہیں ہوتی۔
جاری رہتی ہے
کوئی موت اسے کبھی فنا نہیں کرتی۔

نہ دائیں دیکھ نہ بائیں۔
چلا چل، چلا چل، چلا چل۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُوالفضل العظيم

۴۷۷۶

میری ماں
میری بہن
میری لڑکی
کیا کچھ نہ کرتیں
چکی پیس کر کنبے کو کھلاتیں
گوبر کوڑا کرتیں
جانوروں کے لیے چارہ لاتیں

www.darulehsan132.com

چرخہ کاتیں
کپڑے دھوتیں
صرف کھدر پہنتیں
یہاں تک کہ طبیب رزق کی تلاش میں
سڑکوں پہ روڑی کوٹتیں
اور دن بھر کسی نہ کسی خانگی اُمور میں
محو رہتیں اور بیماریوں کے نام تک نہ جانتیں

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۷۷۷

اللہ سب سے بڑا غیرت مند ہے۔ اپنے کسی
بھی بندے کی غیرت کو کبھی گرنے نہیں دیتا یا حیّ یا قیّوم

www.darulhikmat...

بندے کی غیرت کر اپنی غیرت سمجھا کرتا ہے
اور کسی بھی مقام پہ کسی کا بھی محتاج ہونے نہیں
دیتا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۷۷۸

اڈے بھانڈے کھڑکدے خالی
مال وچوں نکل گیا ۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۷۷۹

صرف اور صرف یہ بتا: اللہ کہاں رہتا ہے
اور کیا کرتا ہے؟ وما علینا الا البلاغ۔ یا حیی یا قیوم
الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

٧٨٦

میری دنیا، دین اور آخرت کی کمائی

بیوہ و

بیمار و

لاچار اور

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی

اُمّت کے مُردوں کی مغفرت کے لیے

وقف و مخصوص ہے - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذو الفضل العظیم

www.aorulchsan132.com

۶۷۸۱

جسم الوجود میں ہر شئے موجود ہوتی ہے،
وارد نہیں۔

ورود ہی سے ہر شئے کا ظہور ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۸۲

اقلیمِ قلبوت میں تیرا اپنا عمل نافذالعمل ہو۔
جب تک نامقبول حرکات کا خاتمہ نہیں ہوتا،
علم و حکمت کی برکات کا ظہور نہیں ہوتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.dar...ehsan...13...com

٦٧٨٣

پسندیدہ چیز کا استقبال ——— فطرت
ناپسندیدہ ، اگرچہ عین حکمت پہ مبنی ، ناپسند ۔
خربوزہ ——— عام پسند، صرف لذت ہی لذت ،
اور حنظل بے شمار امراض کا تریاق ۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

٦٧٨٤

جسے بھی دیکھنا ہے اور جو بھی دیکھنا ہے، گھر جا کے
دیکھ ۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۸۵

باھر کوئی بیماری نہیں ہوتی
کوئی بُرائی نہیں ہوتی
اندر ہی سے پیدا ہوتی ہے۔

یاحیُّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہُ ذوالفضل العظیم

۶۷۸۶

ربوبیت اگر صفات و اعمال پہ موقوف ہوتی،
ربّ العالمین اور قاضی الحاجات کیونکر کہلاتا؟

یاحیُّ یاقیّوم

—•✻•—

رزق کی تقسیم میں اگر ایمان و کفر کی تمیز ہوتی،

رازق کیونکر کہلاتا ؟

یا حیّ یا قیوم

تقسیم میں اگر بُخل ہوتا ، کریم کیونکر کہلاتا ؟

یا حیّ یا قیوم

کفائیت کی روزی ہر ذی روح کو روز عنایت ہوتی ہے ۔ یا حیّ یا قیوم

اور کسی کو بھی کبھی نہیں بھولتا ۔
نہ کیڑی کو ، نہ مچھر کو ،

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

واللّٰہ ذُو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۷۸۷

اگر میزبان نہ ہوتا، مہمان کی کوئی قدر نہ ہوتی،
کوئی آبرو نہ ہوتی!

یا حی یا قیوم

در در رُلتے، کوئی پُرسانِ حال نہ ہوتا!

یا حی یا قیوم

- الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۸۸

حق بات تو یہ ہے کہ بندہ مہمان ہوتا ہے،
اللہ میزبان۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۷۸۹

میرے آقا روحی فداہ

صلے اللہ علیہ وسلم کی

محبّت

بندہ پر اللہ کا

فضلِ عظیم

ہوتا ہے

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۹۰

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

بندوں کے لیے سب سے بڑا اُمید افزا

عمل ہے۔　　یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۹۱

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں

یہی اسکی تفسیر اور یہی اس کی تشریح ہے۔

اس بھید کو کبھی کسی نے نہ کھولا۔

کھولنے سے بھی کھل نہ سکا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۶۷۹۲

الٰہی دفاتر کی کنجی
اللّٰہ ہی کے قبضۂ قدرت میں محفوظ۔

کسی بھی طرح کبھی کھل نہیں سکتے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۶۷۹۳

جو بندے کی قدر نہیں کرتا،

www.darulehsan132.com

اللہ کی بھی نہیں کرتا۔
بندے ہی کے ہمراہ ہر شئے ہوتی ہے۔

یا حیی یا قیوم

بندہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

نہ ذکر، نہ تبلیغ، نہ خدمت۔
ایک اجاڑ جنگل ہے۔

بندے ہی کی بدولت یہ کائنات بسی اور
رچی ہوئی ہے۔

ہر شئے کا ظہور بندے ہی کی بدولت۔

www.darulehsan13.com

بندے کا استقبال اللہ کا استقبال۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۷۹۴

خرد کا حاصل ـــــــــ علم وحکمت
اور عشق کا ـــــــــ سوز وگداز

یا حیی یا قیوم

خرد ـــــــــ ہست وبود
عشق ـــــــــ محو نیاز

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۹۵

صدقات و خیرات
مساکین کے لیے لی جاتی ہیں،
جمع کرنے کے لیے نہیں۔

اگر لیتے ہی تقسیم کر دی جاتیں،
کسی وقت کا کوئی وجود نہ ہوتا۔

جمع منع تھیں۔ اگر جمع نہ ہوتیں،
صدقات وخیرات کا نور کیا کیا برکات لاتا!

یا حی یا قیوم

لینے والے اتنے ہوتے ہیں اور ملتے ہیں

www.darululoom-ka132.com

کہ حد و حساب سے بالا۔ دمڑی دمڑی بھی دیں کم ہے۔
یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

٤٧٩٦

صدقات و خیرات اللہ کی امانت ہوتے ہیں،
خیانت مت کیا کرو۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

٤٧٩٧

صدقات و خیرات خود تقسیم کیا کرو
اور یہ بہترین تجارت ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.dataulehsan132.com

۴۷۹۸

بے لوث خدمت کا جذبہ ہماری ملّی میراث تھی۔
ہم ہی نے آدمیت کو یہ شعور بخشا۔
اور ہم ہی سے دُنیا نے نقل کی۔
ہم دیکھتے رہے، نقّال بازی لے گیا۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۴۷۹۹

اٹھارہ ہزار عالم کی مخلوق خوراک کی لذّت محسوس کرتی ہے۔
یہ میرا کھاجا ہے
یہ پسندیدہ، یہ ناپسند

یہ میٹھی ، یہ کڑوی

ایک دوسرے کے کھاجے کی لذت نہیں جانتے۔

خلّاقیت کا کمال نہیں تو کیا ہے ؟ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۰۰

یہ بیری آدھ انچ تھی

ایک سال میں پل کر سایہ دینے لگی۔

تیرا عمل کیوں نہ پھولا ؟

عمل تو دم بدم بڑھا اور پھولا کرتا ہے !

یہاں تک کہ ارض و سما کی ہر شئے پہ چھا جاتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulfresaan132.com

۶۸۰۱

اللہ اپنی پسند کے مقام پر رہتا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۸۰۲

ہر حکمت کا اللہ ہی حکیم ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا حَکِیمُ تَحَکَّمتَ بِالحِکمَۃِ وَالحِکمَۃُ
فِی حِکمَۃِ حِکمَتِکَ یَا حَکِیمُ ط

مخلوق کی شفا کے لیے جو بھی حیلہ کریں،
اگرچہ گھانس پھونس یا راکھ ہی کی چھلکی ہو،
شفا بخشا کرو۔ یا حیی یا قیوم

علت سے شفا بھی
تیرا ایک احسانِ عظیم ہے۔
یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۰۲

دھوبی کے پاس اپنے کوئی کپڑے نہیں ہوتے۔
لوگ گندے کپڑے لاتے ہیں، دُھلا کر لے جاتے ہیں۔
جنہیں دیکھنے کو بھی جی نہیں چاہتا،
اُجلے بن کر پھر سے الماریوں کی زینت بن جاتے
ہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

﴿۴۸۰۴﴾

نہ اللہ کھاتا ہے

نہ ملائکہ

نہ ارواح

نفس جو چاہتا ہے، کھاتا ہے

اور افراط و تفریط ہی کے باعث بیمار ہوتا ہے

جائز و ناجائز کے علاوہ انسانی صحت کے منافی کھاتا ہے

اعتدال کو مدنظر نہیں رکھتا۔

اعتدال بہترین علاج ہے۔

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

www.alghazali.org

۶۸۰۵

"وقت پورا کرو"، کا یہ مطلب ہے کہ جسے، جو کام دیا جاتا ہے، ذمہ داری سمجھ کر نہیں کرتا، صرف وقت گزارتا ہے اور یہ اہلِ کار کی بدترین کی ہوتی ہے۔

رنجی ہو یا رلّی
شوق ہی سے کام کرنے والے کام کو نئی زندگی بخشا کرتے ہیں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۰۶

جسے کوئی ذمّہ داری دی جاتی ہے،

www.darulehsan132.com

اگرچہ بیت الخلا کی حفاظت ہو،
کما حقہٗ، پوری نہیں کرتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۸۰۷

قرآنِ کریم میری رُوح ہے
سجدہ کر
اور باھر آ
جو بھی شے تیری راہ میں مُخل ہو
تیری نہیں
سرِ بازار پھینک
ایک ایک کو کھلا ر

www.darulehsan132.com

منادی کر۔

میرے آقا لٹاتے ہیں لنگر

لوٹ لو جس نے لوٹا نہیں ہے

یا حیّ یا قیوم

جو چاہے، اُٹھا لے
مجھ کو اِن کی
اور اُس کی
کوئی ضرورت نہیں
جو بھی اس راہ پہ چلا
جو بھی چلا

www.darulehsan132.com

ہر کسی نے یہی کہا
یہ راہ ملامت کی راہ ہے
اَنا سے مُبَرّا
کسی بھی شے کو کسی خاطر میں مت لا
ہر شے کو میدان میں لا
اپنے قول کو بچا
باقی ہر شے کو بازی پہ لگا
لُٹ جائے ، پروا نہ کر

قول زندہ
ہر شے زندہ

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۶۸۰۸

اگر کوئی دل کعبہ

میں بیٹھ کر

اللہ کا ذکر کرے

آن کی آن

میں بھرے

اور

تل دھرنے کو

جگہ باقی

نہ رہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۸۰۹

قلبوت کی کائنات کو کعبہ سے جگمگا۔

یاحیی یاقیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۶۸۱۰

کیوں نہ تیری بلا کو
اور وبا کو
مچ میں جلاکر
راکھ بنا دیں
اور خاک بناکر
ہوا میں اُڑا دیں؟ یاحیی یاقیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

www.darulehsan132.com

۶۸۱۱

گھی مقوّی غذا ہے
لیکن سالن اور مٹھاس کے بغیر نہ لذیذ،
نہ ہضم، نہ نافع

جو ہر شئے سے مزیّن نہیں،
دستر خوان نہیں کہلاتا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۱۲

تجربہ تجارت کی ماں ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulhsan132.com

٦٨١٣

روح نہ بوڑھی ہوتی ہے نہ مرتی،
ازل و ابد تک زندہ اور قائم رہتی ہے

نفس ہی کے گرد گھوما کرتی ہے۔
جب اطمینان کرلیتی ہے، نقاب اُٹھا دیتی ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

٦٨١٤

محدود زندگی کی خواہشات محدود ہوتی ہیں۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۶۸۱۵

خدمت وسیع المعنی منزل ہے۔
نہ اس کی کوئی حد ہے اور نہ اس تک رسائی
کہ جہاں تک کوئی پہنچے۔
شب و روز ساری وطاری رہتی ہے۔
کائنات کی ہر شئے پہ یکساں لاگو!
شاہ کو بھی، گدا کو بھی۔

عروج و زوال مخلوق ہی کی خدمت کی بدولت
مرتب ہوتے ہیں اور اہلِ خدمت کبھی کسی
خدمت سے گریز نہیں کرتے۔

یا حیی۔ یا قیوم
الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۱۶

ہر شئے انتہا پہ پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔
ذکر اور
خدمت
لا منتہٰی ہیں
ہر حال میں، شب و روز، زندہ اور قائم
رہتے ہیں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۱۷

اے او سونے والے مُسافر!
اللہ کے لیے، اللہ کے حکم سے اُٹھ
زندہ ہو
اور حرکت میں آ

www.darulehsan137.com

کوئی اور کیونکر تجھے زندہ کر سکتا ہے؟

تیری زندگی کے دفاتر بند ہیں۔
ان کو کھول
مسمار ہیں، تعمیر کر

تیری زندگی میں کوئی آواز نہیں
تو نے مرکر جینے کی کوئی خبر نہیں سنائی۔

قبر کا حال کوئی مردہ کبھی نہیں بتاتا۔

نہ ہی کسی کو سننے کی تاب ہوتی ہے

قبریں، اللہ! اللہ!!

www.dawateislam132.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابِ
الۡقَبۡرِ وَمِنۡ فِتۡنَۃِ الۡقَبۡرِ
کیسے کیسے عذاب و فتنات ہوتے ہیں!

دریائے رحمت جب جوش میں آتا ہے،
ہر عصیاں کو بہالے جاتا ہے۔

اور یہ حال کی کلام ہے، کتاب کی نہیں۔
واللہ اعلم بالصواب

یہ مُردہ ہے، زندہ کر
سوتا ہے، جگا
مردے کو کون زندہ کرتا ہے؟ — اللہ

www.daralehsan132.com

سوتے کو کون جگاتا ہے ؟ — ہادی

اسے زندہ کرنے اور جگانے کے لیے
کیا کیا جتن کیے !

جوں کا توں مردہ !
سونے والے نے کروٹ تک نہ لی!

اسے زندہ کرنے والے کرتے کرتے
مر گئے۔

مُردہ تھا،
قبر ہی میں جا مرا

www.darulehsan132.com

مرشد ے میں کوئی زندگی نہیں ہوتی۔

اگر تو نے اسے زندہ نہ کیا اور قائم نہ کیا
گویا زندگی کی بازی ہار گیا۔

زندوں کی زندگی
کئی ابواب پہ مشتمل ہوتی ہے۔
اوّلین یہ کہ یادداشت ہمہ اوقات قائم
رہتی ہے جو دیکھا، جو سنا، جو کہا ــــ
من وعن دل میں محفوظ رہتا ہے۔
اور ہوش میں ہو یا مدہوش ــــ
خیال دم بھر کے لیے اوجھل نہیں ہوتا۔

کچھ بھی کرنے پر کوئی قدرت تو نہیں سکتے۔

ہر حال میں یاد قائم رکھتے ہیں۔
کبھی نہیں بھولتی۔ نہ سوال کرتے ہیں
نہ جواب،
دل ہی میں دھونی رمائے رکھتے ہیں۔

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۶۸/۸

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ
اَنَا عَبْدٌ مُذْنِبٌ ذَلِیْلٌ
وَاَنْتَ رَبِّیْ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام
فَاعْفُ عَنِّیْ
فَاِنَّكَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ
یَا کَرِیْمَ الْعَفْوِ

www.darulehsan13.com

یَا خَیْرَ النَّصِیْرِ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ آمین

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۱۹

کسی کو سرکار مت کہا کرو
میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم
ہی کائنات کی سرکار ہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۲۰

شیطان روحی جلال کی تاب نہیں لاسکتا۔

www.darulehsan132.com

جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۲۱

نَحْنُ اَقْرَبُ تصور میں ہر دم
کیسے کہہ دوں کہ دیکھا نہیں ہے

تیرے پردے پہ قربان جاؤں
لاکھ جلووں میں پردہ نشیں ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulhcbsa132.com

۶۸۲۲

اگر پردہ نہ ہوتا
عبد و معبود اور
محب و محبوب میں کوئی تمیز نہ ہوتی
حاکم و محکوم ایک ہی صف میں ہوتے۔

نظامت درہم برہم ہو کر کھلبلی مچ جاتی
قدرت کی قوت کی کوئی عظمت نہ ہوتی
اور تخلیق کا مقصد فوت ہو جاتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۶۸۲۳

اگر محجوب نہ ہوتا، جستجو نہ ہوتی۔

جستجو نہ ہوتی، ایک جمود طاری رہتا۔
عشق و رقّت اور سوز و گداز کا کوئی باب نہ ہوتا۔
جستجو ہی نے کائنات کو رواں دواں
اور زندگی کو زندہ و تابندہ کیا ہوا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۲۴

لانے والے کو کوئی بھی شئے دی نہیں جاتی ۔
لنگر بھی نہیں ۔
اور دینے والے، نامقبول اسراف کے باعث
فتنات کا موجب بنتے رہتے ہیں۔
اور

www.danzeeshan131.com

یہ بڑے ہی کار آمد فکر کی باتیں ہیں۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۸۲۵

محنت سے کما کر کھاتے،
محنت کی برکت سے سدا بہار میووں کی منڈی
لگی رہتی!

تیرے باغ میں میووں کی کوئی کمی نہیں۔
کھانے والے ترستے ہی رہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۴۸۲۶

مفت کی کمائی ـــــــ فتوحات اور
فتوحات ـــــــ سراسر فِتنات

وما علینا الا البلاغ

یا حیّ ـــــ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۸۲۷

میرے دادا کے پردادا اِتّے بہادر تھے اور اِتّے تھے کہ چھلانگوں پہ چھلانگیں مارتے دریاؤں کو عبور کر جاتے۔

اور یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ پانی کی

سطح پہ بگھیاں نہیں دوڑائی جاتیں، قدم رکھتے ہی ڈوب جاتی ہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۲۸

ایمان کو بچا
دین کو بچا

باقی ہر شے بازی پہ لگا
زندہ رہا غازی
مرگیا شہید

www.darulehsan132.com

نہ ٹھہرنا حرام ہے نہ مرنا،
بھاگنا حرام ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۲۹

وحدت میں کثرت نہیں ہوتی۔
اور شرکت نہیں ہوتی۔

بندہ ان کا عارف نہیں ہو سکتا۔
کثرت اور شرکت کے مابین منازل طے
کرتا ہے۔

www.darulehsan132.com

کثرت اور شرکت میں سلوک —
اور وحدت میں جذب کارفرما ہوتا ہے

جو وحدت کسی نے ہمیں بتائی
اس کی کہیں نظیر نہ پائی۔

لوہے کی سلاخ، بادشاہی کی طرح رچ
رچ کھائی۔

جانور کو بھی حکم دیں، تعمیل کریں۔
چُون وچرا نہ کریں۔ واللہ اعلم بالصواب

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan...

۶۸۳۰

اطمینان و شفا
زندگی کے دو ہی شاہ ٹھہرے ہیں اور
مومن کی میراث ہوتے ہیں۔
ان کے بغیر کوئی زندگی، زندگی نہیں،
ڈانواں ڈول ہوتی ہے۔

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan.com

۶۸۳۱

اِنسانیت کو رام کرنے کے لیے
امارت نے کیا کیا دل سوز حربے کیے!

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرّازقین یاحیّ یاقیّوم
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۳۲

نفس دیکھتا ہے
سُنتا ہے
بولتا ہے
اودھم مچائے رکھتا ہے

روح اللہ کا ذاتی نور ہے
کبھی خلاف ورزی نہیں کرتی

نفس جب تک خودسر رہتا ہے
روح کبھی ہمکلام نہیں ہوتی

نفس جب پابند ہوجاتا ہے
روح بولنے لگتی ہے

www.alruhani.com

آنکھ

کان اور

زبان

نفس کے دریچے ہیں

جوں ہی بند ہوتے

اسرار کھُلنے لگتے ہیں

کسی اور طرح کبھی نہیں کھُلتے !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۶۸۳۲

کسی شریک کے حضور میں شرمندہ ہو کر
سرنگوں ہونا اور ہوتے ہی رہنا ـــ

www.darulehsan.com

ذلّت کی حد نہیں تو کیا ہے ؟
خورش تو کسی نے کیا ہونا ہوتا ہے
اور خرد بے چاری نے کیا داد دینی ہوتی ہے
البتہ جرنا قابلِ ستائش ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۳۴

اللہ کی طرف سے جو حال، سالک یا مجذوب پہ وارد ہوتا ہے، ارض و سما کی ہر ادا اور تمام ادائیں اس پہ چھا جاتی ہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۸۲۵

کسی نے بھی کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی،
تیری مخلوق تیری رحمت کی اُمیدوار ہے۔
یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۲۶

میرے اللہ کی ذات
میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات
قرآنِ کریم اور سنتِ مطہرہ میں تو ہے
ہم میں سے کسی میں بھی نہیں پائی جاتی۔
جانتے سب ہیں، مانتا کوئی نہیں۔
سَو میں سے ایک بھی نہیں۔
بتا پھر ہمارا کیا حال ہے ؟

قابلِ فکر یہ بات ہے اور ایسی باتیں
ہیں۔ اس پہ ہم میں سے کوئی جتنا بھی فکر کرے،
کم ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۸۳۷

جو باتیں قطعی منع ہیں،
کوئی اُن سے باز نہیں رہتا!
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۸۳۸

اس زندگی میں ایک ایسی زندگی ہوتی ہے
جو کسی بھی ضابطہ کی پابند نہیں ہوتی۔

www.darulehsan132.com

اور وہ ایسی ہوتی ہے کہ کوئی تباہ نہیں سکتا۔
اور ہر زندگی سے اعلےٰ ہوتی ہے۔

یا حیی یا قیوم

ہر زندگی سے بے فکر ہونا
اس زندگی کی مفتاح ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۸۳۹

چڑیاں جب مطمئن ہوئیں کہ یہاں صیاد کا
کوئی ڈر نہیں، اُن کا اپنا گھر ہے —— ٹاہلی
کو دارالقیام ٹھہرا کر مزے سے رہنے لگیں۔
غول در غول اُڑتی ہوئی آتیں اور

پرندوں کی خاموش دُنیا کو رنگا رنگ
چہچہوں سے معمور کر دیتیں۔

حضرت باوا فرید قدس سرہ العزیز کی
چڑیاں مشہور ہیں۔

اِن چڑیوں نے بھی جھرمٹ ڈالا ہوا ہے۔

میری چڑیاں اس وقت ایسی مہذّب ہو چکی ہیں
کہ زمین پر بکھرے ہوئے دانوں کو کھانا پسند
نہیں کرتیں۔ طشت میں رکھے ہوئے دانوں کو چگتی ہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۸۰

تلقین نے وحشی جانوروں کو رام کر کے کرتب پہ آمادہ کیا۔

انسان خود سر ہے۔

بھلائی و بُرائی کا عارف ہونے کے باوجود بُرائی سے باز نہیں رہتا۔ یا حیُ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۸۱

سیّدنا کلیمؑ صلے اللہ علیہ وسلم

کسی روح کا ہمکلامی سے مشرّف ہونا میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی ہمکلامی کی بدولت ہوتا ہے۔ یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۸۴۲

مجذوب نے نمونیہ کے مریض کو کھٹی لسی اور ہیضہ
کے مریض کو تربوز کھانے کی ہدایت کی۔
اللہ نے انہیں شفا بخشی حالانکہ عقل کے خلاف ہے۔

یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۴۳

نظامت کے نگران ظاہر میں ظاہری اور
باطن میں باطنی ہوتے ہیں۔
اور باطنی کسی بھی انداز میں پہچانے نہیں جاتے۔

*

ظاہر میں فتوحات، باطن میں دعوۃ البرکات یاحی یاقیوم
الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.dawateislam132.com

۶۸۴۴

باڑہ وہ ہے جس میں ٹیپر تک داخل نہ ہو سکے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۴۵

ٹوٹا ہوا دل رحمت کا گہوارہ ہوتا ہے۔
ماسوا سے بے نیاز ہو کر منفرد اور
بے نظیر ہو جاتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۴۶

دریا کی مرطوب ہوائیں تپش کو ختم تو نہیں

www.alsulemsani32.com

کر سکتیں، مدہم کر دیتی ہیں۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۸۴۷

مجلسِ ذکرِ الٰہی میں یہ عمل رائج کرو

سیّدنا کریم صلے اللہ علیہ وسلم

مبارکاً مکرماً مشرفاً یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۸۴۸

کسی کی نقل مت کیا کرو اور ہر بات کی تو

www.darulehsan132.com

کبھی مت کیا کرو یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۴۹

ارشادات گوناگوں ہیں، ایک پہ اکتفا کیا کرو۔
جو ایک سے مطمئن نہیں، گویا کسی سے بھی نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۵۰

انسان ہر قسم کے مجاہدات کی تاب تولا سکتا ہے
پر کسی منگتے کو روٹی تک نہیں دے سکتا۔ کیا یہ
مجاہدے اور کیا ان کا حاصل؟ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۸۵۱

صحیح تشخیص و نسخہ ـــــــ شافی علاج کی بہترین سبیل۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۸۵۲

ہر نسخہ کا جزوِ اعظم ــــــ ایک

معادن ـــــــ ایک یا دو

باقی سب ـــــــ عطّاریات

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan132.com

۶۸۵۳

نا پسندیدہ حرکات سے گریز کر اور باز آ۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۵۴

یہ ذکرِ الٰہی کی مجلس ہے۔ اس میں سیاست کو شامل مت کر۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۵۵

بزرگی مت گھوٹا کرو۔ اصل چیز ذکر ہے۔ ذکر ہی میں ہر شے ہے۔ اس پہ اکتفا کیا کرو۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۵۶

جب بھی کوئی بولا ، نادم ہوا
"بندگی" ہی کے دعوے سے پشیمان ہوا

بزرگی جب بھی بولی ، اِترا کر بولی
بالآخر اسے ندامت کا سامنا کرنا پڑا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۸۵۷

جس نے بھی دعویٰ کیا ، غلط کیا
بندگی اِسے قبول نہیں کرتی۔
بندے کا اصلی دعویٰ "گنہگاری و شرمساری"

اور کوئی نفس اپنے لیے یہ خطاب کبھی پسند نہیں کرتا۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۵۸

بڑے میاں! کیا پوچھتے ہو!
ہم سب انا ہی کے مارے ہوئے ہیں۔
انا جب بھی بولی، شرمندہ ہوئی۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۵۹

اللہ کرے، بندوں کے القابات، بندوں کو

www.darulehsan132.com

اللہ سے دُور کرنے کا موجب نہ بنیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہُ ذُوالفضل العظیم

۶۸۶۰

جس کی اپنی کوئی بات نہیں ہوتی،
کسی کی بات پہ بات کیا کرتا ہے،
کون ہوتا ہے ؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہُ ذُوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۸۶۱

جس کو جو دینا ہوتا ہے، آتے ہی دے دیا جاتا ہے اور ارادتِ ازلی ہی کے تحت دیا جاتا ہے، سوچ کر نہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۶۲

جو کچھ بھی اس دنیا میں ہو رہا ہے، بڑے میاں! کوئی مانے نہ مانے، ارادتِ ازلی ہی کے ماتحت ہو رہا ہے اور اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۶۳

فَیَکُوْنُ ـــ کُنْ کا محتاج

جب بھی فرمایا ـــــ ہو گیا یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۶۴

جب تک کوئی زندہ، مُردوں کی طرح نہیں مَرتا،
اِرم کی کوئی کھیل کبھی نہیں کھیل سکتا،
نہ ہی کوئی بازی جیت سکتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۶۵

زندہ مُردوں کی قبور کثیر البرکات کا خزینہ

www.alqalam132.com

ہوتی ہیں اور ہر فنا سے نا آشنا

یاحیُّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۶۶

ہوا کی طرح جہاں چاہیں اُڑ جاتے ہیں جیسے

ارواح یاحیُّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۶۷

زمانہ کا صاحب زندہ ہوتا ہے۔ یاحیُّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۸۶۸

ذکرِ الٰہی کی مخالفت کرتے ہو
لیکن بیماریوں سے شفا کی دُعا لینے آتے ہو!
یقین جان : ذکرِ الٰہی ہی کی بدولت اللہ بیماروں کو شفا
بخشتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۶۸۶۹

الٰہی خیال کے سوا جب کوئی اور خیال دل میں آتا ہے،
صوتِ سرمدی
گُنگ ہو جاتی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

یا حیی یا قیوم

صوتِ سرمدی کیا ہے۔ ؟

صورتِ سرمدی کا ظہور
جسم الوجود کے کانوں میں صاف سنائی دیا کرتا ہے۔

جب کوئی غیر دل میں آجاتا ہے، بند ہو جاتا ہے۔
جب دُور ہو جاتا ہے، پھر سے جاری ہو جاتا ہے۔
اندر موجود ہے اور ہمیشہ رہتا ہے ۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۷۰

یاحیُّ یاقیوم کی آواز تن میں ہمیشہ جاری رہتی ہے۔
کبھی ظاہر بن کر آتی ہے اور باطن میں تو ہمیشہ رہتی ہے

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۷۱

کریم کو مان کر پھر کسی اور سے مانگنے کی حاجت نہیں رہتی۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۸۷۲

کھا

کھِلا

بچاکر

مت رکھ

یہی ہماری طریقت کی اصل ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۷۳

واقف کوئی بھی ہو، نکتہ چین ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۷۴

ذکرِ الٰہی کی مجلس میں فرشتے اور رحمتیں پورے کے پورے شامل ہوتے ہیں۔ ہزاروں نہیں لاکھوں

اور ایک مجلس کی برکت سے جو عُقدے کبھی حل نہیں ہوتے، اُن کی آن میں حل ہوجاتے ہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan32.com

۶۸۷۵

سیدنا مُذَکِّرْ صلی اللہ علیہ وسلم

مذکر ——— اہلِ ذکر

اور میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے فیض وکرم سے تن نگری اور من نگری میں ذکر جاری ہوتا ہے۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۷۶

نفس جب بُرائی کو تسلیم کرلیتا ہے کہ یہ بُرائی ہے، نادم ہوکر توبہ پہ آمادہ ہوجاتا ہے۔ پھر ایسی توبہ کرتا ہے، اور ایسی کرتا ہے کہ تاریخ کو مات کردیتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۲۷

نفس میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
فیض یاب ہوکر ہی مطمئن ہوتا ہے، کسی اور طرح کبھی
نہیں ہوتا۔　　　　و ماعلینا الا البلاغ

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمْ

۶۸۲۸

شیطان نفس کے تابع ہے۔
بدوں ارادتِ نفس کچھ بھی کرنے پر کوئی
قدرت نہیں رکھتا۔　یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمْ

۶۸۷۹

تیرے جسم الوجود کے باہر
نو دروازے شاہراہِ عام کھُلے رہتے ہیں۔

کسی کو بھی، جہاں سے کوئی چاہے،
جانے کی کوئی ممانعت نہیں ——
جبکہ اندر کے دروازے مخصوص ہوتے ہیں۔
اور بند رہتے ہیں۔

جب تک باہر کے دروازے بند نہیں ہوتے،
اندر کے کبھی نہیں کھُلتے۔

اندر کا دروازہ
باہر کے دروازوں کو بند کرنے سے ہی کھُل سکتا ہے۔

اللہ کرے تیرے اندر کا دروازہ کھلے

اور

اندر کا دروازہ صرف اور صرف باہر کے
دروازوں کو بند کرنے پہ ہی کھُلتا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۸ ۸۰

باہر کے دروازے بند کر اور ابھی کر
اگر اسی وقت اندر کے دروازے نہ کھلیں
جو چاہے کہہ۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan1313.com

۶۸۱

دنیا میں ایک پردیسی کی طرح مسافر بن کر رہ
مسافر کا کوئی وطن نہیں ہوتا۔
کوئی گھر نہیں ہوتا۔
کوئی دوست نہیں ہوتا۔
رات کا رین بسیرا ہوتا ہے۔
درختوں تلے رات گزاری، چل دیا۔

اپنی منزل کے سوا کسی اور طرف مطلق متوجہ نہیں
ہوتا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darululoom132.com

۶۸۸۲

یہ سارا کلام کسی نمونے کا متقاضی ہے۔

توفیق بخش ! یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۸۳

ہر منزل کے نشیب و فراز کا عارف
صرف صاحبِ منزل ہی ہوتا ہے ،
کوئی دوسرا کیونکر جان سکتا ہے ؟
مطلق نہیں۔

بظاہر .... حقیقتاً ....

اور ہر کوئی اگرچہ زبان سے کچھ بھی نہ کہے
اعلیٰ درجے کا نکتہ چین ہوتا ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۴۸۸۴

خُدائی قوت ہر قوت سے بالا۔
وراء الورے
انسانی تخیل میں نہ آسکتی ہے نہ سما۔
دیکھنے میں کچھ بھی نہیں
ہڈیوں کا ڈھانچہ
نہ تن پہ گوشت
نہ جسم میں خون
دھکیل کر اکھاڑے سے نکال دیا۔
دُبلا ہے
پُتلا ہے
معیاری نہیں
واپس لوٹ
یہ سنتے ہی روح تلملا اٹھی۔

نفس شرمندہ ہو کر
غیرت کی تاب نہ لاتے ہوئے
خلائی قوت کا امین بن کر
میدان میں اُترا
جو ازل سے مخالف تھا، مطیع ہو گیا۔
اور ہر کسی پہ بازی لے گیا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan.com

۶۸۸۵

اللہ رب العالمین کے فضل و احسان اور میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جود و کرم اور کمال رحمت سے ہی انسانی جسم الوجود کے باہر کے دروازے بند اور اندر کے کھلتے ہیں، اپنی کسی کوشش سے نہیں۔

تاریخ نے اس کو مان لیا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۸۶

باہر کے دروازوں سے نادم و بیزار ہو کر ہی اندر کے دروازے کھلتے ہیں

باہر کے دروازوں میں ہر قسم کے

فتنات و فساد، خوف و غم اور یاس و حزن ۔

اندر کے دروازوں میں راحت و سکون اور
لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کا
مژدۂ جانفزا۔ یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۶۸۸۷

ہر شے وار و وجود ہو کر ہی معرضِ وجود
میں آتی ہے ۔ یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

www.darulehsan132.com

۶۸۸۸

یا حیّ یا قیوم کے نور سے ہی یہ دل زندہ اور
قائم ہے۔   یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۸۹

سانس گزرگاہِ ربّ العالمین ہے
اندر سے باہر اور باہر سے اندر
ایک تانتا بندھا رہتا ہے
یہی روح کا مخفی خزانہ ہے۔
اور اسی میں رہتی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan432.com

۶۸۹۰

جنگل جنگل کی پروا مت کر
اَلصَّمتُ التَّام و الذکرالدوام سب پہ
حاوی و محیط۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۹۱

الصمت التام سے دل زندہ اور
ذکرِ دوام سے قائم رہتا ہے۔ یا حی یا قیوم

*

کوئی لاکھ جتن کرے، کسی اور طرح دل زندہ اور
قائم نہیں ہو سکتا، واہیات خیالات کا مرکز بنا
رہتا ہے۔ یا حی یا قیوم
الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darululoomamjadia132.com

۶۸۹۲

ہر خیال جو زندگی کا محور نہیں، اِصطلاح میں واہیات گردانا جاتا ہے۔

اور واہیات میں زندگی نہیں ہوتی، مُردہ تصور کیا جاتا ہے۔ یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۶۸۹۳

اُصول کا پابند بن
فضول سے گریز کر۔

ایک کبھی نہ کھلے،

ایک کبھی بند نہ ہو۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۹۴

وہ بات کہو جو خود کرتے ہو۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۹۵

دین نمونے کا محتاج ہے۔

اور نمونے ہی سے زندہ اور قائم ہے۔

محض بات کسی کو بھی کیونکر مطمئن کرسکتی ہے؟

www.darulehsan132.com

یارب العالمین !

یارب السموات والارض !

یارب ذوالجلالِ والاکرام !

ایمان کو بہترین نعمتے کی توفیق بخش -

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۸۹۶

سرمدی سُرور
ایمان کی میراث ہوتا ہے -

ہم میں سے کسی کو بھی یہ عنایت نہیں -
گویا تشنہ ہے -

www.dar...132.com

جب تک یہ حاصل نہیں ہوتا،
سیراب نہیں ہوتا۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۸۹۷

محض علم، دین کا کیا نمونہ دے سکتا ہے؟

علم ایک بات ہے اور بات نمونے ہی سے زندہ اور قائم ہوتی ہے۔

اور نمونہ بندے ہی دنیا میں پیش کیا کرتے ہیں فرشتے نہیں۔

---

www.darulehsan132.com

اور بندہ جس خصلت کا بھی نمونہ دیا کرتا ہے ،
وہ رہتی دنیا تک زندہ اور قائم رہتا ہے۔

ماشاء اللہ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُوالفضلِ العظيم

۶۸۹۸

نہ عالم بن ، نہ فاضل
علم پہ عمل کر
ہر شئے کا دارو مدار
عمل ہی پہ موقوف ہے۔

عمل جب باطل ہوا
فتنے کا موجب بنا۔

اللہ کرے کسی کا بھی کوئی عمل کبھی باطل نہ ہو

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۶۸۹۹

سرورِ سرمدی

میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی محبت کے نشے کا بھرا ہوا جام ہوتا ہے۔

سُرورِ سرمدی کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا۔

ہفت اقلیم کی شاہی بھی نہیں۔

بکتا ہو تو ہر شئے کو بیچ کر لے لیں۔

تاج و تخت تو ہوتے ہی کیا ہیں،
جان یک دے کر لے لیں۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۰
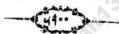
میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے آقا جب بھی تیرے دربار میں کوئی بادہ
بٹنے لگے
ہم خاک نشینوں کو،
مدت سے پیاسوں کو،
جی بھر کے پلا دینا
قسمت میں ہو نہ ہو،
ضرور پلا دینا

www.ruhsan132.com

تیرے در سے کبھی کوئی خالی کاسہ لے کر نہ لوٹا۔

کرم نے سائل کو
خود دار بنا کر
بے خود کیا ہوا ہے۔

تیری رحمت کا صدقہ
ہم مانگتے ہی رہے،
مانگتے ہی رہیں گے۔
کوئی کمی ہوتی، کبھی نہ مانگتے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۹۰۱

دل کعبہ کی آواز:
جو حکم دیا گیا ہے
مانتے کیوں نہیں
اور کرتے کیوں نہیں؟

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۰۲

تم کرتے ہو تو کر کے دِکھاؤ
لکھتے ہو تو لکھ کر دِکھاؤ
دیتے ہو تو کسی سے لے کر دکھاؤ
دینے والا دیتا ہے تو دیتے ہو۔ یا حیّ یا قیّوم
الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۶۹۰۳

نہ کوئی فرشتہ ہے نہ جن، نہ آدم
نہ شیطان - پھر یہ سب کیا ہیں ؟
تیری قدرت کے کھیل -
قدرت ہی نے بنائے اور رچائے
ہوتے ہیں ورنہ کچھ نہیں -
ھُو کا عالم تھا ، ھُو ہی کا عالم ہے -

یا حیّ یا قیوم

کسی کو بھی کسی بھی امر پہ کوئی قدرت کامل نہیں
جو چاہتا ہے ، کراتا ہے ——— کسی کو بھی
دم مارنے کی جرأت نہیں - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulirshad132.com

۶۹۰۴

دل جب بیدار ہونے لگتا ہے، سب سے
پہلے عقل بیدار ہو کر گنگ ہو جاتی ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۰۵

عشق، عمل کی دادی ہے
عشق نہ ہوتا
کوئی عمل نہ ہوتا
کوئی کیف نہ ہوتا
ایک جمود طاری رہتا
اور جدوجہد کا کوئی باب معرضِ وجود میں نہ آتا

جوشِ عمل کبھی فنا نہیں ہوتا۔
جوشِ عمل ہی زندگی کو رنگین بنایا کرتا ہے۔

عمل کی داستان کبھی ختم نہیں ہوتی۔
دمبدم اُبھر اُبھر کر اُبھرا کرتی ہے۔

عمل کی روانی طوفان ہوتی ہے۔
بند کرنا تو درکنار
ہر بند کو بہا لے جاتی ہے

عمل کا جوش سرمدی ہوتا ہے،
کبھی فنا نہیں ہوتا۔

تیرے اپنے عمل کا سرور،

www.daruliehsan13z.com

سرمدی سرور کی اصل ہے

عمل ہی سے سرور زندہ اور قائم رہتا ہے۔

عمل بولا: سرور کوئی شے نہیں،
تیرے عمل ہی کا اصطلاحی نام ہے۔

عمل زندہ ———— سرور قائم۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۰۶

ازل و ابد کی تمام داستانیں،
جلال و جمال ہی کے ابواب ہیں۔

www.darulehsan133.com

تیری محبت کی محویت کے جلال کی
کوئی تاب نہیں لا سکتا، نہ ہی جمال کی

لاالٰہ ———— جلال
اِلااللّٰہ ———— جمال

جلال میں قبض
جمال میں بَسط

لَا اِلٰہ ———— نیست و نابود
اِلّااللّٰہ ———— ہست و بود
یہی نفی اثبات کی تشریح ہے
اور جلال و جمال سے بالا ہو کر، ہر حال میں

www.darulehsan132.com

تیری یاد قائم رکھنا، محبت کا کمال ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۰۷

تقریب قرب کا موجب

ہر تقریب قرب کا باعث ہوتی ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۰۸

ایمان وکفر کی چپقلش

ازل سے جاری ہے، ابد تک رہے گی۔

www.alahsan132.com

ایمان ـــــ غالب

کُفر ـــــ مغلوب

ایمان کی قوّت :

نمرود کے مقابل ـــــ مچھر

ابرہہ کے ـــــ ابابیل

یاحی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۶۹۰۹

محبت کسی کی بھی ہو،
دلوں میں انقلاب برپا کردیتی ہے۔
گرما گرما کر بے چین کردیتی ہے۔
کسی اور کام کا رہنے نہیں دیتی۔

پھر ان کی محبت کے تو کیا ہی کہنے !
غیرت ماسوا کو قریب تک پھٹکنے نہیں دیتی۔
اپنی ہی ہستی کی بستی میں اپنا راج قائم رکھتی ہے۔
کسی غیر کو شریک ہونے نہیں دیتی اور ہر کسی سے
بیگانہ کر دیتی ہے۔

کسی نے بھی محبت کا کوئی راز کبھی افشا نہ کیا
یہاں تک کہ راہ تک نہ بتائی
کہ کون کہاں رہتا ہے ؟

محبت کا جلال دیکھنے میں خوفناک
حقیقتاً عین جمال
اس لیے اور صرف اس لیے کہ ہر کمینہ محبت کے
دعوے کا دم نہ بھرے۔

www.darulihsan132.com

محبت امرِ مخفی ہے،
شہرت اسکی ضد۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۱۰

بادام روغن انتڑیوں کے زنگ کا مایہ ناز علاج۔
اگر دودھ بھی ملالیں تو سریع الاثر۔
اور شہد میں ملاکر سراپا اکسیر۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.qurupksahil132.com

۶۹۱۱

"میں" اور "میری" جب مرگئی، ترگئی۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۱۲

نہ اللہ سے محبت ہے
نہ میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
نہ پیر سے
نہ فقیر سے
کسی نہ کسی "کمال" سے محبت ہے
یا ملعون سے محبت ہے یا مردار سے ۔

وما علینا الا البلاغ
یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۹۱۳

بندہ بندے کا حاسد ہے
یہاں تک کہ گداگر بھی۔

یاحیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۱۴

ہر کوئی تقوے ہی کے نشہ میں سرگرداں

متقی وہ ہے جو بات بات پہ سرزنش کرے
یہ گناہ ہے، کیوں کیا؟

کسے نال لگے نہ لگے، تیرے نال ٹُٹ گئی

یاحیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم　فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

www.dawlatmandan432.com

۶۹۱۵

اپنی مار کر کھا ، اگرچہ ....

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۱۶

یہ تسبیحات میرے اللہ سبحانہٗ، وجلّ شانہٗ، کی وہ حمد وثنا ہیں جنکا کوئی نعم البدل نہیں۔

عبادات ـــــ گوناگوں

یہ انتخاب ـــــ خصوصی عنایت

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.faizaneihsan432.com

۶۹۱۷

باطن اگر ظاہر ہو کر اپنی جلوہ نمائی کرتا، جہاں میں محو ہو کر نظامِ کائنات درہم برہم ہو جاتا اور تخلیق کا مقصد فوت ہو جاتا۔ یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۱۸

عرشِ عظیم و عرشِ کریم تو ہیں ہی عظیم و کریم۔ دیکھنے کی چیز تو عرشِ مجید کا منظر ہے۔

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۱۹

نٹ بازی سے چلے

تو ابھی محوِ خواب

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۲۰

جسے تو فاجر کہتا ہے، دیکھنا تک بھی پسند نہیں کرتا، کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کو مت بھول

تائب — مقبول الاٗب

اور ایسا روز ہوتا ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۲۱

تبلیغ میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

www.darulmasnavi32.com

اِرشادات کی تلقین ہے، اس پہ ہمیں دسترس نہیں۔

دین کا حاصل ـــــ ملعونِ مُردار سے اِجتناب۔
تو خود باز نہیں رہتا، کسی اور کو کیوں کر باز رہنے کی تلقین کرسکتا ہے؟ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
واللّٰہ ذو الفضل العظیم

۶۹۲۲

جال میں شیر بھی پھنس جاتا ہے اور بٹیر بھی۔
ذکرِ الٰہی کا جال کبھی خالی نہیں جاتا۔

بٹیر تو ہر فصل میں پائے جاتے ہیں،

شیر کسی کسی پہاڑ کی کھوہ میں۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۲۳

خاک جب راکھ سے ملی، حسین بنی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۲۴

موت مُردوں کے لیے نہیں، مُردوں کے لیے ہوتی ہے۔ موت مُردوں کے لیے مقامِ بقا اور مُردوں کے لیے مقامِ فنا ہے۔

www.darulehsan132.com

موت کا جب بھی مَردوں سے سامنا ہوا،
مَردِ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرائے۔
موت تھرتھرا اٹھی ، پکارنے لگی،
یا اللہ ! یہ وہی لوگ ہیں جنکو کسی قسم کا غم نہیں۔
نہ ان کو جنت کی خوشی، نہ دوزخ کا ڈر۔
یہ تو تیری آرزوئے دید کی بے خودی کے
نشے میں مست والست ہیں !

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفضل العظیم

۶۹۲۵

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چار باتوں کو
ماننا ایمان کی تکمیل کا اُمید افزا مقام ہے -
ترکِ کِذب

ترکِ غیبت
ترکِ نمیمت
اور ترکِ حسد
اور حسد مُشکل ترین۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۲۶
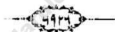
پردیس میں جاکر رہنے والے کا کوئی مقام نہیں ہوتا، ہر کوئی بیگانہ ہوتا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

www.dalielsan132.com

۶۹۲۷

اِلتفات ——— تَرک کے منافی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۲۸

شریعت وطریقت و حقیقت ومعرفت
محبت ہی کی راہیں ہیں۔
بدل بدل کر بدلتی رہتی ہیں۔
کوئی شریعت کا پابند
کوئی طریقت کا ملنگ
ہر دو میں حقیقت اور معرفت کا ظہور یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulihsan132.com

۶۹۲۹

لنگر پکانے والے ہی کو تقسیم کا حق حاصل ہوتا ہے
ہر کسی کو نہیں ـــــ اور لنگر کی تقسیم بہترین اعزاز ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۳۰

یہ سکّے کھوٹے ہیں،
بازار میں نہ لیجا
کسی بھی قیمت پہ کسی نے قبول نہیں کرنے

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۹۲۱

شیطان کی مجال ہی کیا جو ذکر میں مداخلت کرے؟ ذکرِ الٰہی کا جلال شیاطین کو جلا دیتا ہے اور ہر روگ کو روک دیتا ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۲۲

سیّدنا کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم

بیماری نے کہا کہ وہ جانے کی نہیں —
شرمندہ ہو کر لوٹ گئی

ناداری نے کہا کہ وہ ہٹنے کی نہیں —

خجل ہو کر بھاگ گئی۔

قضا نے کہا کہ وہ ٹلنے کی نہیں ــــ
ٹل گئی۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۳۳

یہاں صرف ذکرِ الٰہی ہوتا ہے
اور یہاں کی ہر شئے ذکرِ الٰہی ہی کی
لپیٹ میں لپٹی ہوئی ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۳۴

نکتہ چین صرف نکتہ چین ہوتا ہے۔

نہ محب ہوتا ہے نہ محبوب

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۵

تیری تاریخ کے انمٹ عنوان حسد ہی
کے باعث اُبھرے،
اُبھرتے رہے اور ابھرتے رہیں گے۔
کاش کوئی جوان اسے ملیا میٹ کرتا!

شیطان معلم الملائک، حسد ہی کی بنا پہ
مردود ہوا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۹۳۶

بھائیوں کچھ بھی نہ کر
صرف غیبت بند کر۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۳۷

جب تک کسی کا دل مکمل نہیں ہوتا ،
ہر شے نامکمل ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۳۸

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

www.darululoomamin132.com

میرے اللہ فرماتے ہیں
"تو میرا مختار ہے۔"
سیدنا مُختارؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۶۹۳۹

دِلربائے دل نے فرمایا:
خواہشات جب مر جاتی ہیں، دل
زندہ ہو جاتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۶۹۴۰

تیری ہستی کی ناپائیداری کے کیا کہنے!
ہنستے ہنستے مٹ گئی۔

شادی پہ
بچوں کا دف بجانا
مہمانوں کا جمگھٹ
خواتین کا جھرمٹ
دولہا دلہن گھر میں
سب رخصتی کے منتظر
صاحبِ خانہ پہ دل کا دورہ !
سب کے رنگ فق
جگر شق
مسکراہٹ غائب
ہوش معطل
حواس باختہ

—◆✱◆—

www.elmohsan132.com

تیری خوشی سے ناپائیدار اور
کوئی چیز نہیں

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۲۹۶

حضرات! بُرا نہ منانا
ہم کسی کا پیش کیا ہوا کھانا
نہیں کھاتے ———

دعوت نہ ولیمہ

خود پکا کر کھاتے ہیں
اوروں کو کھلاتے ہیں
اور

اس اصول کو کبھی نہیں بدلتے

اور ہم کھانے پینے کے سوا کوئی اور
کام نہیں کرتے !
ماشاءاللہ !

اور ہمیں کھانے پینے کے سوا
اور کام ہی کیا ہیں ؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.urduehsan132.com

۶۹۴۲

ذکرِ الٰہی سے نور پیدا ہوتا ہے۔

ذکرِ الٰہی کا نور

ملعون و مردار کو کھا جاتا ہے۔ یا حییُّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۴۳

اگر کوئی اور مُدّعا نہ ہوتا تو سکینہ چھا جاتی
اور اُجڑے ہوئے دلوں کو لیسا دیتی۔
گھٹائیں اُمڈ کر آتیں اور جل تھل کر دیتیں۔

یا حییُّ یا قیّوم
الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۹۴۴

تیرا جمال، اے جانِ حسینانِ جہاں!
اگر جمیل پردوں میں مستور نہ ہوتا

تو

نظامِ کائنات درہم برہم ہو جاتا
مستانوں کی ایک دُھوم مچ جاتی
جو پروانوں کیطرح جلتے اور
راکھ ہو ہو کر اکسیر بن جاتے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۴۵

ہر دل میں پھول بھی ہوتے ہیں، بُو بھی۔
آبیاری نہ ہونے کے باعث کملائے
رہتے ہیں، مہکتے نہیں۔

www.darulkitabsunnah.com

سکینۃ ایک فرشتہ ہوتا ہے
جو سینے میں رہتا ہے۔
جب اللہ چاہتا ہے،
اس دل کی آبیاری کا حکم دیتا ہے
جس سے پھول کھلنے اور مہکنے
لگتے ہیں۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۶۹۲۶

سکینۃ کیا ہے؟
سکینۃ ـــ اوّلین قدم پر
خوف و حزن کو کھاجاتی ہے
وحشت کو دُور کردیتی ہے
دکھوں کو جلاکر راکھ بنادیتی ہے

www.darulehsan132.com

پریشانی کو رگڑ رگڑ کر
کاجل بنا دیتی ہے۔
مرجھایا ہوا باغِ ارم ٹہکنے اور مہکنے
لگتا ہے۔

بہار کا یہ مژدۂ جانفزا سُن کر
مالی کی جان میں جان آجاتی ہے
اور سکینہ کے کاجل سے
آنکھوں میں ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۴۷

سُبحانَ الحیّ الّذی لا یموت

www.darulehsan4132.com

شہداء حیاتِ ابدی کے
امین ہوتے ہیں اور مکین۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۹۴۸

خاک جسد کا اوّلین عنصر ہے
راکھ ایک زندگی ہوتی ہے
جل کر ہی بنی ہوئی ہوتی ہے۔
اور خاک کے حُسن کا نکھار ہوتی ہے۔
پانی سے مل کر یک جان
آگ سے ملکر گرم
اور

www.dargahsaim132.com

ہوا اسکی زندگی کا موجب۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

٦٩٤٩

آدم کا بُت جب
ھڈی
پسلی
پٹھے
رگ و ریشہ کو گوشت و پوست میں لپیٹ کر
پیش کیا گیا
تو دیکھنے میں کراہت محسوس ہوئی۔
کسی نے بھی اسے دیکھنا پسند نہ کیا۔
پھر

اسے مضبوط دھاگے سے بال بال پرو کر
"احسن تقویم" سے جلد بندی کی۔
دوسری بار تمام اعضاء اپنی اپنی جگہ سجائے۔
تیسری بار حُسنِ یوسفی کا مظاہرہ فرما کر
مصوری کی حد کر دی۔
اور یہی مصوّری تیری شاہکار تصویر بنی۔
یَا مُصَوِّرُ

یہ جو کچھ بھی ہے، اس مصوّر ہی کا کمال ہے۔
ورنہ نہ کوئی حسین ہے نہ قبیح، ایک لوتھڑا ہے

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فالله خیر الرّازقین
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan132.com

۶۹۵۰

ذکرِ الٰہی زندگی کا جہادِ اکبر ہے
وقت اور مال قربان کر
سکون حاصل ہوگا
ماشاء اللہ

یاحی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۵۱

فلکیات، سیارے اور ستارے
میرے اللہ ہی کے حکم پہ
نقل و حرکت پہ مامور ہیں،
کوئی خودسر نہیں۔
بدول ارادتِ ازلی،

www.daruelhsan132.com

کچھ بھی کرنے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۵۲

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ

بار بار سن کر میاں بولے:

بادشاہو!

تینوں کون روک سکدا اے

دبی چلو

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

ذاکر ـــــ زندہ اور

غافل ـــــ مردہ متصوّر ہوتا ہے۔

زندہ ایک اور مردہ اگرچہ سارا جگ ہو،

زندہ کی برابری نہیں کرسکتا۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُو الفضل العظيم

٦٩٥٤

یاد کو یاد اور مُحبّت کو مُحبّت

ازل وابد کا وہ دستور ہے جو کبھی

نہیں بدلا۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُو الفضل العظيم

www.dadaeaseen13z.com

۶۹۵۵

تیری یاد ہی نے بندوں کو یاد فرمایا ہوا ہوتا ہے ورنہ کوئی بندہ کیونکر تجھے یاد کر سکتا ہے؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۶۹۵۶

تیری محبت ہی کی مست لہریں بحرِ دل میں طغیانی لائی ہوئی ہوتی ہیں ورنہ ہم رذیل و ذلیل و کمین بندے کیونکر تجھ سے محبت رکھنے کی جرأت کر سکتے ہیں؟ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan313.com

۶۹۵۷

اس حال میں رہتے ہوئے بھی اگر کسی اور
سے مانگنے کی حاجت رہے، بتا کر میں کسی کو
کیا بتاؤں ؟

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۶۹۵۸

تیرے رزق کی تقسیم، میری گدائی نہیں تو
کیا ہے؟ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۶۹۵۹

یہ رزق دستر خوانوں کے پس ماندہ

ٹکڑے ہیں۔ ان میں زندگی تو ہے
زندہ رہنے کی جدّوجہد نہیں۔

ان کھانوں سے بھوکے رہنا مردوں کی
زندگی کے وہ مینار ہیں، جو کبھی نہیں گرتے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۶۰

ابھی تک تو نے یہ بھی نہیں جانا کہ
اکلِ حلال کی قوت ہی قوتِ حیدریؓ سے
منسوب کی جاتی ہے اور مولائے علی کرم اللہ وجہہٗ
نے اکلِ حلال کے حصول کے لیے ایک یہودی

www.darulehsan1.com

کے باغ کو نلائی کا جو شرف عطا فرمایا،
دنیا سے دول کی امارت کو مات کر گیا۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۶۱

مٹی ہر ہستی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔ اگر
ایسا نہیں تو نہ کوئی ہستی ہے نہ مٹی، محض ایک
شاعرانہ تخیل ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۶۲

جب تک ایک ہستی مٹتی نہیں، دوسری بنتی نہیں،

ایک کی فنا دوسری کی بقا ہوتی ہے۔
فنا کے بعد بقا زندگی کا ابدی دستور ہے۔
یہاں تک کہ گھاس پھونس کی کلی پہ بھی اس
قانون کا اطلاق ہوتا ہے۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۶۹۶۳

محبت نے محبت کی راہ بتائی — یہ شاہراہ ہے۔

محبت ہی نے اس راہ سے روکا: یہ شاہراہ عام نہیں، مخصوص ہے۔

اس راہ پہ چل کر شاہ ہو گم نہ ہو۔ وما علینا الا البلاغ۔ یاحیی یاقیوم
الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

www.darulkitaab132.com

۶۹۶۴

مُحبّت

ہر راہ کی رہنما

ہر راہ رو کی منزل

ماشاء اللہ!

مُبارکاً

مکرماً

مشرفاً

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

www.darulehsan132.com

۶۹۶۵

اللہ کے نام پہ دی گئی خیرات تین دن سے
زیادہ جمع نہ رہے - بہترین یہ ہے کہ ملتے ہی
تقسیم کی جائے اگرچہ انبار ہوں - یاحیُّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۹۶۶

ذکر کسی بھی قسم کا ہو، نُورٌ عَلیٰ نُور ہوتا ہے
افضل ترین وہ جو مذکور کے روبرو ہو،
جملہ حجابات کو دُور فرماکر ہو اور دل کے اندر ہو
اور یہ اعلٰے درجے کی عنایت پہ وارد ہوتا ہے۔

یاحیُّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۹۶۷

تیرے بندے تجھ کو کافی کہتے ہیں
کافی بن یَاکَافِیْ

کافی کفایت کا ضامن ہوتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۹۶۸

ہر حیوان اپنے رہنے کے لیے ضرورت کے
مطابق گھر بناتا ہے مگر انسان۔ یہی وجہ ہے کہ
بہترین کمائی مکان ہی کی تعمیر میں خرچ کر دیتا ہے

رہنے کے لیے ایک معمولی سا گھر کافی ہوتا ہے

www.danielesam135.com

اہلِ فن محو ہوتے ہیں، زینت و آسائش کو
کسی خاطر میں نہیں لاتے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۶۹

ایک بُوٹی بولی! میں صرف آبشار کی
زینت ہوں۔ نہ پھول رکھتی ہوں نہ مہک،
البتہ سبزے کو خیرہ کر دیتی ہوں۔
جو نزاکت اللہ نے مجھے بخشی ہوئی ہے پیش
کر دیتی ہوں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.daruliehsan132.com

۶۹۷۰

انوارات کی دُنیا میں بہترین انوار وہ ہے
جو مومن کے دل میں اُترے اور دین و ملّت
کے لیے نفع کا موجب ہو۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذوالفضل العظیم

۶۹۷۱

کوئی بندہ حال میں نہیں رہتا۔
ماضی میں رہتا ہے یا مستقبل میں۔
اسی لیے بدحال رہتا ہے اور بیقرار۔
حال کا استقبال —— بہترین کمال۔
سونے کی تختی پر لکھ کر گلے میں لٹکا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۹۷۲
حاضر کو
حاضر مان
حاضر کا ذکر کر
اور
حاضر سے مُحبّت
حاضر کبھی غیر حاضر نہیں ہوتا
یاحیّ یاقیوم
www.darulehsan132.com

صرف و نحو پہ غور کر۔

	حال	ماضی	مستقبل
حاضر	تو ہے تم ہو	تو تھا تم تھے	تو ہو گا تم ہوگے
غائب	وہ ہے وہ ہیں	وہ تھا وہ تھے	وہ ہوگا وہ ہونگے
متکلم	میں ہوں ہم ہیں	میں تھا ہم تھے	میں ہونگا ہم ہونگے

یا حیی یا قیوم

﴿۶۹۷۳﴾

ایک
شیخ الشیوخ بولے :
او ئے !
میرے ساتھ تو ایک
نہیں ، کئی حاضر رہتے
ہیں

کس کس کو بتاؤں کون کون
حاضر ہیں ؟
ایک ہو تو
بتا بھی دوں۔ میرے
ھمراہ تو

www.darulehsan32.com

حظیرۃ القدس کی ایک
کثیر البرکت جماعت رہتی
ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۷۳
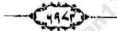
زندگی رین بسیرا
تازی ہنہنایا
مسافر نے زین کسی
اور اپنے سفر پہ گامزن ہوا

جو سفر میں نہیں،
مُسافر نہیں۔

www.darulehsan132.com

عظیم ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۷۵

www.darulehsan132.com

وحدت میں جلال

کثرت میں جمال

وحدت ـــــ جذب

کثرت ـــــ سلوک

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۷۶

کیا تیرے ایمان کو تقویت پہنچانے کے لیے

یہ کافی نہیں کہ ابرہہ کے جری لشکر کو
ابابیلوں نے اور نمرود کے لشکر کو
مچھروں نے مارا ؟ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۷۷

بندہ صرف اپنے نفس کو مانتا ہے
اور اپنے نفس کی خاطر ہر شئے قربان کر دیتا ہے،
کسی اور کو مطلق نہیں مانتا۔

ماں باپ تو ہوتے ہی کیا ہیں ،
رب تک کی پروا نہیں کرتا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۹۷۸

مطمئن رہ

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه

ارض و سما وَمَا بَيْنَهُمَا میں ہر لمحہ

جاری و ساری رہتا ہے۔

بلا حکم کوئی کسی بھی حرکت پہ کوئی

قدرت نہیں رکھتا۔ يا حيّ يا قيّوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

واللهُ ذُوالفضل العظيم

۶۹۷۹

جنگل کا یہ مقام

صرف اور صرف اِنس و جانّ کی عبادت

کے لیے وقف و مخصوص ہے۔

www.darulehsan132.com

رکھ کر دیکھ لو ،
مصنوعات کو کبھی رہنے نہیں دیگا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۸۰

حضرت شاہ ولایت شمس الارض ؒ تھے۔
دن میں کئی بار اندھے ہوتے
اور کئی بار سوجاکھے۔
اگر سامنے سے گزر جاتے یا کوئی اور بات ایسی
ہوتی کہ جلال میں آکر فرماتے "اندھے ہو"
جلالِ صابریؒ کی تاب نہ لاتے ہوئے اندھے
ہوجاتے۔
جب پھر طلب فرماتے ،

www.alruhsan132.com

عرض کرتے میرے آقا !

میں دیکھ نہیں سکتا، اندھا ہوں۔

آپ اللہ سے مخاطب ہو کر عرض کرتے:

"ایک ہی تو تُو نے مجھے خادم دیا ہوا ہے"

اسی وقت بینا ہو جاتے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۸۱

روز سنتے ہو

روز بھول جاتے ہو

اللہ فرماتا ہے:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ

حکومت سوائے اللہ کے کسی کی نہیں۔

www.dadinhasan132.com

یہی وجہ ہے کہ ہر حکومت، مشرقی ہو یا غربی،
پریشان رہتی ہے ۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۶۹۸۲

جب اس زندگی نے ختم ہی ہو جانا تھا تو
کیوں ایسے نہ گزاری جو مرنے کے بعد ابدی
حیات کی امین ہوتی؟

میاں بولے:
جب مر ہی جانا تھا، جیتے جی کیوں نہ مرا ؟
اگر مر جاتا تو تجھے کیا بتاؤں کہ کیا ہوتا ؟
دین و دنیا و آخرت کی تمام ادائیں سمٹ

www.darulehsan1332.com

کر تجھ میں آجاتیں۔ ماشاء اللہ !

خدائی نظام کے تحت آج کا دن آخری دن اور آنے والی رات آخری رات ہے۔

یہ کمی کل نہیں، آج پوری کر۔

اس کمی کو توبہ اور توبہ وَالْاِسْتِغْفَار ہی پورا کیا کرتی ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۸۳

ھمزاد نوری ہو یا ناری،
ہر وجود میں موجود۔

www.darulehsan132.com

"اُولُوالاَمر" کے تحت حرکات وسکنات کا پابند۔ خودسر نہیں۔

الصّمتُ التّام اور ذکرِ دوام ان سب کا حصار، ماشاء اللہ !

ذکرِ دوام ناری ہمزاد کو بے بس اور نوری ہمزاد کو معاون بنا دیتا ہے۔ جو حکم ملتا ہے کرتا ہے۔

یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۹۸۴

شریک کسی کا بھی ہو، کبھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۶۹۸۵

جماعت وہ ہے جو جدوجہد میں منہمک ہو اور کرامات سے بے نیاز۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۶۹۸۶

خوراک کے بعض اجزا قوت و صحت کا موجب، بعض غیر نافع۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۹۸۷

موت کے بعد، موت کا ہر تذکرہ بھول جاتا ہے
اور بھلا دیا جاتا ہے،
مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا کا تذکرہ
ابدالآباد زندہ اور قائم رہتا ہے۔
یا حیی یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
واللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۸۸

کرم جس بھی کسی مقام پہ نازل ہوا، مکرّم بنا۔
جس بھی من میں وارد ہوا، مہک اُٹھا۔
اور جس بھی تن میں وارد ہوا، چہک اٹھا۔
کرم نے جب بھی کریم کو پکارا،
آنکھ تک جھپکنے نہ دی۔

کریم سے مانگ کر ماسوا سے مستغنی و بے نیاز ہوا

تجدید مایۂ ناز اوراد :

سَیِّدِ نَا کَرِیْمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۶۸۹

سیّدنا کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم

کثرت کی تعداد قوت و توفیق پہ موقوف -

درجہ بدرجہ سو سے سوا لاکھ مرتبہ -

ماشاء اللہ ، مُبارکاً مُکرّماً مُشرّفاً

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darululoom132.com

۶۹۹۰

"سیّدنا کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم" کے اوراد میں
اضافہ پہ شیطان ضرور رویا ہوگا کہ بندہ نے
تمام اُمور کرم کی طرف منسوب کر دیئے !
بڑا جھنجلایا ہوگا ، بے شمار تاویلات پیش کرنے
کی حتی الامکان ہر کوشش کی ہوگی ، تھک ہار کر بیٹھ
گیا ہوگا ۔ اب کیا کرے ؟
مکاری نے ساری راہیں بند کر دیں !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

www.dardemand2.com

٦٩٩١

کریم

اللہ ——— کریم

رسولؐ ——— کریم

قرآن ——— کریم

عرش ——— کریم

کرم ہر چہار میں جاری، ساری اور طاری

یا حیی یا قیوم

سائل ——— کرم کو کرم پہ مائل کردیتا ہے

منگتے کو خیر پانا کرم ہے اور کرم اکرم الاکرمین ہی کے کرم کا ایک کرم ہوتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۹۲

ہر اسم میں کوئی نہ کوئی دُعا پائی جاتی ہے

کریم ـــــ ہر دُعا سے اعلےٰ

یا حیّ یا قیوم

یُحۡیٖ وَیُمِیۡتُ ـــــ پیدا تو کر دیا، شکریہ! مرنا بھی ایمان وشان سے نصیب فرما یا حیّ یا قیوم۔ آمین

وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ ـــــ "لا یموت" ابدی حیات کا مِصداق۔

بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ ـــــ انجام بخیر ہو

وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ـــــ بے شک تُو ان سب پہ قادر ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۶۹۹۳

علم تشنہ ہے
علم کی تشنگی کو عمل ہی سیراب
کیا کرتا ہے   یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۹۴

"شرک شرک" کہتے ہو،
شرک سے باز نہیں رہتے!
بندہ جب شرک کا عارف ہوا،
موحّد بنا -   یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan.com

۶۹۹۵

"گناہ گناہ" کہتے ہو،
گناہوں سے باز نہیں رہتے۔
گناہ گار جب گناہ کی حقیقت سے واقف ہوا،
تائب ہوا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۹۶

عرفان آدمیت و انسانیت و بشریت
کا بلند ترین اعزاز، ماشاء اللہ!
اھلاً و سھلاً یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.dawateislam132.com

۶۱۹۷

عارف باطن کا معارف ۔
جو اپنی خلقیت کا عارف نہیں ،
آخرت کا بھی نہیں ۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۱۹۸

ملائکہ ـــــــ صرف تسبیح و تحمید و تکبیر و تہلیل ۔
جو حکم ملتا ہے ، کرتے ہیں ۔
عارف نہیں ہوتے　　ورنہ
آدم کے انتخاب پہ حجت پیش نہ کرتے
قَالُوْا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا
مَا عَلَّمْتَنَا ۔　　(القرآن)

www.altafhussain...2.com

پہ غور کر

جبریلؑ جب سے پیدا
ہوئے
جبریلؑ ہی ہیں
جبریلؑ ہی رہیں گے
انسان کا قلب دمبدم تغیر پذیر
کل گنہگار تھا،
آج تائب ہو کر مقبولِ
بارگاہ،
ماشاء اللہ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۶۹۹۹

اِکتسابیت ——— جدّ و جہد
وَہبیت ——— فضلِ ربّانی

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُوالفضل العظیم

۷۰۰۰

ضمیرِ انسانی اعمال کا مُحتسب،

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُوالفضل العظیم

۷۰۰۱

اہلِ جذب کی خِرَد کی رِفعت پہ

عقل انگشت بدنداں۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۰۲

غیریت انسانی جسم الوجود میں ہر وقت محجوب رہتی ہے، مستور رہتی ہے۔ ہوتا ہوگا ــــ کہیں دیکھا نہیں جو غیریت سے پاک ہو۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۰۳

انسانی جسم الوجود میں جملہ امراض موجود رہتے ہیں۔

www.maruiehsan132.com

کبھی محجوب کبھی مستور، کبھی ملفوف

نابود نہیں ہوتے۔

میرے اللہ ربّ العالمین

کے فضلِ عظیم

اور

میرے آقا روحی فداہ

صلے اللہ علیہ وسلّم کے

جُود و کرم سے

نابُود ہوتے ہیں۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulhikmatsafe132.com

۷۰۰۴

ماحول نسل پہ پوری طرح اثرانداز ہوتا ہے۔
دیکھتے نہیں ــــ شیر کا بچہ ہے، بھیڑوں سے
کھیل رہا ہے؟ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين
والله ذو الفضل العظيم

۷۰۰۵

نقل کسی کی بھی ہو، اصل نہیں رہتی۔
کم و بیش ہو کر فوت ہو جاتی ہے۔
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين
والله ذو الفضل العظيم

۷۰۰۶

اللہ کا سب سے بڑا کرم انسانیت سے

خوف و غم کو دُور فرماتا ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۰۷

اصل خمار محویت ہے۔
محویت میں ما سوا سے نہ محبت ہوتی ہے نہ نفرت۔ اگر یہ نہیں گریا تام نہیں۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۰۸

مَتَوَکِّلًا بِکَ کُلُّ حَاجَۃٍ

www.dehsan132.com
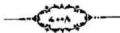
اگر کوئی اپنی حاجات ترک کردیتا،
جملہ حاجات بر آتیں۔

یا حیی یا قیوم

جو حاجت، قاضی الحاجات
کے سپرد کردی جاتی ہے، بر آتی ہے اور
ضرور آتی ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۰۹

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی شان و سیرت کا تذکرہ کسی بھی انداز میں
محبت کے منافی نہیں اور

www.darulehsan132.com

"عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم" شان و سیرت ہی کا تذکرہ ہے۔

میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اگر روز بھی ہو اور ہر لمحہ ہو، نورٌ علیٰ نور ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۷۰۱۰

بندہ ہمیشہ کہتا ہے: میں نے کیا، میں کرتا ہوں ——— حقیقت فوت ہو جاتی ہے، دل کی دنیا میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔

جب یہ کہتا ہے: اللہ نے کیا،

اللہ کرتا ہے، روشن ہو جاتی ہے۔

جس نے بھی کیا، جو بھی کرتا ہے،
اللہ ہی کی حکمت و قدرت کے ماتحت کرتا ہے
اور کرنے پہ مجبور ہوتا ہے۔

توحید لبیک فرما کر، خوش آمدید کہہ کر،
پھولے نہیں سماتی۔ گویا بندے نے اُسکی
حکمت و قدرت کی تائید کی۔

توحید کی مخالفت اللہ کی مخالفت اور
توحید کا اقرار اللہ کی موافقت۔

مخالفت میں پریشانی۔

www.darulehsan132.com

موافقت میں سکون و اطمینان۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۷۰۱۱

زندگی توحید کا اور توحید بندگی کا استقبال کرتی ہے

جس بندگی نے توحید کا استقبال کیا،
توحید نے اسے اپنا بنا کر اپنا لیا۔

دوری دُور کرنے کے اسباب مہیا ہو گئے
گئے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۷۰۱۲

غیریت .... ہر وجود میں موجود رہتی ہے

www.darulehsan133.com

دعا کر یہ دُور ہو۔

کوئی وجود غیریت سے پاک نہیں۔
جو غیریت سے پاک ہوا ......
علم و عقل کے احاطۂ تحریر میں نہیں سمایا۔

غیریت میرے وجود کی ضد ہے۔
جب دُور ہو جائے گی،
اللہ دُور کر دے گا،
اُس وجود کا، جو اللہ کا شاہکار ہے،
مظاہرہ کرے گا۔

جو ہم کہتے ہیں ——— علم ہے
جب عمل میں آیا، ——— شہود

www.darulehsan132.com

جس غیریت کے شہود کے ہم طلبگار ہیں ،
وہ شہود ناپید ہے۔

اس قسم کی توحید ہی سے غیریت دُور
ہوتی ہے

اقرار تو ہر کوئی کرتا ہے ، کوئی مُنکر نہیں
جب توحید کے وجود کو تسلیم کرلو گے ،
توحید شاہد بن کر شہود کا اظہار کرے گی۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۱۳

مخلوق کی تصدیق ،

اللہ کی تصدیق ہوتی ہے۔

جب کوئی تائب ہوتا ہے، مخلوق تصدیق کرتی ہے کہ وہ تائب ہوا۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۲۰۱۴

ہر زندگی کسی نہ کسی ماضی کا عنوان ہوتی ہے

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۲۰۱۵

ہر ظاہر و باطن مخلوق پہ نمایاں

ہوتا ہے۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.daruljehsan132.com

۲۰۱۶ء

MAKE YOUR OWN HOUSE!

THIS INSIGNIFICANT COTTAGE PARADISE FOR FAQ'R, HELL FOR DUNYA!

یاحیُّ یاقیُّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

www.tariqulhsan132.com

۷۰۱۷

کوئی مستری اپنی ماں کی لحد پہ بھی ایک دوسرے سے متفق نہیں ہوتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۱۸

ہم آپ کی محبت کی عزت کا ادب کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ دیر ٹھہرانے کے متحمل نہیں شکریہ۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.ahsan132.com

۷۰۱۹

کسی بل بوتے پہ کیا
ناز کرتے ہو
جب کہ کسی بھی چیز کا
کوئی اعتبار نہیں!
دم بھر میں کچھ کا کچھ
ہو جاتا
ہے!

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فانّه خیر الرّازقین
واللّٰہ ذو الفضل العظیم

۷۰۲۰

خانہ بدوش مقروض نہیں ہوتے۔

www.darulehsan132.com

نہ ہی کوئی انھیں قرض دیتا ہے۔
مل گیا، کھالیا۔ نہ ملا، صبر کیا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۲۱
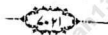
ذمہ داری زندگی کی آزمائش ہوتی ہے۔
سبکدوش ہونے کے بعد کوئی کسی کی طرف
دیکھنا تک پسند نہیں کرتا۔

—•✻•—

جو آزمائش میں پورا اترا، کامیاب ہوا۔
کوئی خوش نصیب ہی آزمائش میں پورا اترا کرتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

www.ataunnabi.com

۶۰۲۲

خلق کی
شہادت
معتبر ہوتی ہے ،
جھوٹ
نہیں — یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۰۲۳

کام کو
سلام ہوتا ہے !
یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمْ

۷۰۲۴

فن کی تحقیقات تدِ مقابل پہ موقوف ہوتی ہیں۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۲۵

اللہ تبارک و تعالےٰ سے محبت میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کا النسب معمول۔

ایک ہی محبت کے دو نام ہیں۔
اللہ سے محبت ـــــ میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت اور

www.darulehsan132.com

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
محبّت ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کی مُحبّت ہے۔

مُحبّت ——— ایک

نام ——— دو

جسے اللہ سے محبّت نہیں، اللہ کے حبیب
(صلے اللہ علیہ وسلم) سے بھی نہیں۔

اللہ کی مُحبّت کی بدولت اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت عنایت ہوتی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۲۶

محبّت کی ابتدا محبوب سے ہوتی ہے۔

اللہ جب دیکھتا ہے کہ یہ بندہ مجھ سے محبّت کرتا ہے تو اسے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت عنایت فرما دیتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں: میرے حبیبؐ کی محبت ہی میری محبت ہے۔ جسے، جس قدر اور جتنی میرے حبیبؐ سے محبت ہو گی، اسی قدر اور اُتنا ہی وہ مجھے محبوب ہوگا۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۲۷

محبّت میں صحرا نوردی ــــــ محبت کی آزمائش کا انسب معمول۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم　فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۲۸

سورۃ واقعہ کی آغوش میں ہر واقعہ کی مفصل تشریح ہے۔　　　　یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۲۹

اے خسرو خوباں !
تیری محبت کے اسیر سدا رنجور رہتے ہیں،
مہجور رہتے ہیں ، بے چین رہتے ہیں ،
بے قرار رہتے ہیں۔
تیری محبت کا گرما گرم جام پی کر دمادم سلگتے رہتے ہیں ،
کبھی نہیں بجھتے اور نہ ہی کسی طرح بجھ سکتے ہیں۔

www.darulehsan132.com

سدا آنسو بہاتے اور جگر کے خون سے دل کی
آبیاری کرتے رہتے ہیں۔
محبت کے بسمل کبھی جانبر نہیں ہوتے،
سدا لوٹتے رہتے رہتے ہیں۔ اُلفت کے شعلے
کبھی نہیں بجھتے، شرار متبسم رہتے ہیں۔
اور ان کے نشان کبھی نہیں مٹتے، رہتی دنیا
تک قائم رہتے ہیں۔

مُحبت کی دُنیا بنانے سے پہلے
مُحبت کے مالک تو رو دیا تو ہوگا

ازل سے لگی ، ابد تک رہے گی یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۳۰

توبہ کے بعد بہترین تین عنایات کا اجراء

اَلصَّمْتُ التّام

الذِّکر الدّوام

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

اگر کما حقہٗ اتباع ہو ــــ کُنْ فیکُوْن کے مصداق۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۳۱

ماضی، حال کا منتظر رہتا ہے۔
ماضی کو حال میں تولا کر دیکھ!

www.darulehsan132.com

کائنات کی ہر مخلوق حال کی ترجمان ہوتی ہے

من وعن برملا تصدیق کرتی ہے ـــــ یہ حق

ہے، یہ ناحق۔　　یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِيمِ

۷۰۳۲

"شربت روشن" بازار میں نہیں ملتا،

کہیں کہیں اور کسی کسی عطار کے ہاں چھپا کر رکھا

ہوتا ہے۔ دُنیا بھر کی شاہی کے عوض بھی کسی

قیمت پہ دستیاب نہیں ہوتا۔

اس کا حاصل کرنا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے

جیسے چڑیوں کا دودھ۔

دینے پہ آئیں ـــــ جاتے جاتے

www.urduehsan132.com

یوں ہی دے جائیں ! یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۲۳

عطار ملے ——— فبہا

نہ ملے تو جھوٹ و غیبت و نمیمت اور
حسد ہی کو کونڈی میں گھوٹ کر عرق
کشید کر لو ، پھوگ روڑی پہ
پھینک دو ——— یہی عرق
"شربت روشن" کا بہترین
اُمید افزا نعم البدل ماشاءاللہ!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۷۰۳۴

قرآنِ عظیم
قرآنِ کریم
قرآنِ حکیم

کا ذرّہ جب کسی دل کے اندر
اُتر جاتا ہے،
"شربتِ روشن"
بن کر دُنیا بھر
کے عطاروں کی پیشوائی کرتا
رہتا ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفضلِ العظیم

www.daruehsan132.com

۷۰۲۵

خودی جب بھی کسی دل میں بیدار ہونے لگتی ہے، سبے خود ہو جاتی ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۲۶

ہر حکمت انسان ہی کے جسم الوجود میں موجود رہتی ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۲۷

اللہ کی مخلوق کی خدمت اللہ ہی کے حوالے ہوتی ہے، کسی

www.darulehsan132.com

میر و سلطان کے بس میں نہیں ۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۳۸

بھاویں کچھ بھی نہ کر، غیبت بند کر

ہو سکتا ہے کوئی غیبت نہ کرتا ہو
کبھی دیکھنے میں نہیں آیا !

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.ghulamhsan132.com

۴۰۳۹

زندہ زندگی کی قدر نہیں کرتا۔
گما حقہٗ تو کوئی بھی نہیں کرتا۔

مردہ جب کچھ کر نہیں سکتا، زندگی کی تمنا کیا کرتا ہے۔ حالانکہ زندہ ہی زندگی کا نمونہ پیش کیا کرتا ہے، مُردہ نہیں۔

دل جب زندہ ہوجاتا ہے، مسیحا بن جاتا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan132.com

۷۰۴۰

نگاہ سے گناہ ہوتا ہے۔

جب پاک ہو جاتی ہے، شفا ہو جاتی ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۴۱

انوارات مجالس ذکرِ الٰہی

ملائکہ ذکرِ الٰہی کرنے والے کے اردگرد دُعائیں کرتے ہیں۔

مثلاً جب وہ بار بار کہتا ہے

سُبحَانَ القَائِمِ الدَّائِم

ملائکہ کہتے ہیں:

www.darulmaarif132.com

اللہ تجھے بھی قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

واللہ اعلم بالصواب

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲-۷۰

ہر شے حسبِ حال ہے،

ماشاء اللہ

نہیں تو صرف

شکر

نہیں!

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan132.com

۷۰۴۳

عرش پہ ہو یا فرش پہ
تیری ربوبیت ہی کی عظمت کا ظہور ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۴۴

مجاذیب کے اجسام موسمیات سے مُبرّا ہوتے
ہیں۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۳۵

جملہ تعلیمات و تشریحات کا خلاصہ:

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔

اللہ کو سجدہ اور میرے آقا

روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام

سجدہ میں ——— یا حَیُّ یا قَیُّوم

سلام میں ——— سَیّدنا کریم صلے اللہ علیہ وسلم

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۷۰۴۶

جہادِ اکبر کے بعد فتوحات اور

فتوحات ـــــ فتنات کا موجب۔

کھا، کھِلا، بچا کر مت رکھ

فِتنات کا خاتمہ !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذوالفضل العظیم

۷۰۴۷

یہ دن ہے، یہ رات۔

ساعت بہ ساعت تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

جہاں ابھی صبح ہے، اسی جگہ شام۔

کہیں طلوع ، کہیں غروب۔

"خطیرۃ القدس"
ہر وقت کسی نہ کسی مقام پہ
زندہ اور قائم رہتا ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۲۰۴۸ء

سبیل النور :-
ملعون و مردار سے اِجتناب

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۷۰۴۹

جہاں شیطان رہتا ہے،
وہیں حسد رہتا ہے۔

شیطان ——— حسد کی جان

فقر نے، صرف فقر نے،
شیطان کو ہرایا اور
حسد کو جلایا!

کوئی اور اسے نہ ہرا سکتا ہے نہ جلا

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۷۰۵۰

انسان، شیطان وخناس و ہمزات کی راہ پہ گامزن رہتا ہے، اسی وجہ سے پریشان رہتا ہے۔
وارثہ مومن بھی بھلا کبھی پریشان ہو سکتا ہے؟ یاحیّ یاقیوم

یاس وحزن شیطان وخناس وہمزات کا اولین اور بدترین حربہ ہوتا ہے اور وساوس اس کا مہلک ہتھیار۔ یاحیّ یاقیوم

ان کا عارف ہی اللہ کا عارف ہوسکتا ہے

جو پریشان ہے، سمجھ، شیطان وخناس و

www.darulehsan132.com

ہمزات ہی کے نرغے میں گھرا ہوا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۰۵۱
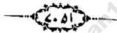
اللہ نے انسان کو اپنی فطرت پہ پیدا کیا۔
کائنات کی ہر شے، انسان ہی کے لیے
بنائی اور انسان کو اپنے لیے بنایا۔
تعجب پہ تعجب ہے کہ بندہ پھر بھی یاس و حزن
کا شکار ہو کر پریشان رہتا ہے، بدحال رہتا ہے

یا حیّ یا قیوم

www.darulehsan132.com

سُراغ مِل گیا ! مِل گیا ! مِل گیا !

قرآنِ عظیم و کریم و حکیم ہی سے یہ سُراغ مِلا۔

وَقُلْ

رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ
الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝

تیری جمیعت کو منتشر کرنا ہی ان کی منزل ہے

بندے کے اندر اللہ ہی نہیں ،
شیطان بھی رہتا ہے۔

جو بھی تیری جمیعت کی وحدت کو منتشر

www.darulehsan.com

کرے ، شیطان ہے۔
اور شیطان ہی کے بہکانے پر جمعیت
منتشر ہوا کرتی ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم
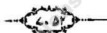
۷۰۵۲

جمال دکھا کر چل دیے
ہجر کا باب کھل گیا
اور
یہ محبت کی اصل ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulhasan132.com

۷۰۵۳

نسبت کا اکرام ـــــ فائز المرام
توہین ـــــ عقیم

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۵۴

سیاست جب طلبہ میں داخل ہوئی،
تعلیم وتربیت پر بے حد
اثر انداز ہوئی ـــــ ملی ہو یا خانقاہی

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۵۵

بدر التمام کی شب قمری تاریخ کی تصدیق کرتی ہے۔　یا حیّ یا قیوم

*

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى بَدْرِ التَّمَامِ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۷۰۵۶

بندگی اور غلامی

بندوں کے دو مایہ ناز مقامات ہیں
پر کسی ایک پہ بھی پورا نہیں اُترتا۔
اللہ کا بندہ کہلاتا ہے، بندگی نہیں کرتا۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا

غلام بنتا ہے، غُلامی نہیں کرتا۔

حالانکہ بندگی اور غُلامی کی بدولت ہی

بندہ اشرف المخلوقات ہے۔

بندگی اور غُلامی میں خواہش اور آزادی کا

نام تک نہیں ہوتا۔

مالک کی ارادت کا پابند ہوتا ہے اور کبھی

مخالفت نہیں کرتا۔ غلام بے چارے کی اپنی

کوئی زندگی نہیں،

مالک ہی کے بَل پہ اِتراتا پھرتا ہے۔

کبھی ہنسا دیتے ہیں کبھی رُلا ــــــــــ

دونوں عارضی ہوتے ہیں، کسی خاطر میں نہیں

لاتے جاتے۔

www.darulehsan132.com

ہنسانا اور رُلانا غلامی کے مقبول معمولات ہیں۔
غُلام کی زندگی مالک ہی کے لیے وقف و مخصوص اور
مالک کی زندگی کی عزّت ہوتی ہے۔

معیاری ہو نہ ہو، نام کی لاج ضرور ہوتی ہے
اور نام کی لاج کو کبھی گرنے نہیں دیتے۔
کما حقہٗ، کسی کی بھی معیاری نہیں ہوتی،
نام ہی کی لج پالی جاتی ہے۔

تیرے نام کی لاج ہی زندگی کا آسرا ہوتی ہے۔ اسی لاج کی بدولت خاک نشین، شہ نشین کہلاتے ہیں۔ ورنہ حقیقتاً خاکی خاک کا پُتلا اور خاک نشین ہوتا ہے "خاک نشین"، عبدیت کا موروثی مقام ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۵۷

حال کے مبصّر سے اصل حال پوشیدہ رہتا ہے کبھی ظاہر نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ کراماً کاتبین بھی کماحقہٗ، اس حال کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتے۔ دیکھنے میں کچھ نظر آتا ہے، حقیقتاً کچھ اور۔ یہی حال وہ پردہ ہوتا ہے جو کبھی نہیں کھلتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۰۵۸

بے پروائی کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ بے پروا وہ ہے جو مخلوق کے گناہوں اور خطاؤں کو نظر انداز فرما کر کسی خاطر میں نہیں لاتا۔

www.darulehsan...com

کسی عنایت سے محروم نہیں رکھتا۔
یہاں تک کہ جو اس کی ذات وصفات کا
منکر ہو، درگزر فرماکر ڈھیل پہ ڈھیل دیتا
رہتا ہے یہی ہم خاک نشینوں کے قریب
تیری بے پروائی کی ایک اُمید افزا
تشریح ہے۔　　یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۵۹

اے او بے پروا!
اگر تو تے بھی ہم گناہ گاروں اور خطاکاروں
سے بے پروائی برتی، تو کون ان کی کیا پروا
کریگا؟

www.drahsen192.com

تیری پروا کی بدولت ہی ہر کوئی ہر کسی کی پروا
کیا کرتا ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۶۰

کسی کی بھی ہو، کوئی تقریر مطلب خیز نہیں ہوتی۔
بات بات میں اور ہر بات میں ننانوے
فیصد جھوٹ، غیبت، نیمت اور حسد کارفرما
رہتا ہے۔

جو کہتا ہے، کرتا نہیں۔
جو کرتا ہے، وہ کہتا نہیں۔

یا حیّ یا قیّوم
الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۶۱

مرنے والے کے نزدیک گویا سارا جگ
مرا ہُوا ہوتا ہے یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۶۲

نظر ایک بار بُلند ہو کر کبھی نہیں گرتی۔
گرانے ہی پہ گرتے پہ مجبور ہوا کرتی ہے

نظر کی پاسبانی، سب سے اہم پاسبانی ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.cerulensam132.com

۷۰۶۳

نظر میں سریع التاثیر دُعا ہوتی ہے اور
شفا ہوتی ہے، ماشاءاللہ !

یا حیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۶۴

ذکر کرتے ہیں
ذکر کے لیے آ
اھلاً و سھلاً

ملعون و مردار سے اِجتناب کرتے ہیں
اور اسی کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یا حیّ یاقیوم
الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۶۵

قبض اور قبر میں پشیمانی اور ندامت کے
سوا کوئی اور منظر نہیں ہوتا ۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۰۶۶

کون کہتا ہے کہ ابابیل موجود نہیں ؟
جہاں میں ہر شے، ہر وقت موجود رہتی ہے
البتہ حکم کی منتظر رہتی ہے ۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۰۶۷

عنایت فضل ہوتا ہے، گُم کر دینے پہ پھر کبھی

www.daruleshan132.com

نہیں ملتا۔ ملے بھی تو بھلا سا تو کبھی بھی نہیں ہوتا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۷۰۶۸

کسی عنایت کو گم مت کیا کرو۔
بعض ایسی ہوتی ہیں، پھر کبھی نہیں ملتیں۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

www.darulmsa132.com

۷۰۶۹

فقر نے تیری یاد مانگی، اور کچھ نہ مانگا۔
تیری یاد ہی اس کی زندگی کا اصل سرمایہ ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۷۰

خرد کا حاصل ——— مصروفیت، اور
مصروفیت ——— فن کا جنون۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۷۱

یہ میرا من

کمبل

تسبیحات اور

گھڑی

زندگی کے چند اسباب ہوتے ہیں، ایک بار پاکر پھر کبھی نہیں بدلتے۔
جو انہیں بدلنا چاہتا ہے، اُسے بدل دیتے ہیں — خود کبھی نہیں بدلتے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِيم

۷۰۷۲

ذکرِ دوام

جہاں ذکر نہیں ہوتا — کچھ بھی نہیں ہوتا،
وہ اہانت کا مرکز ہوتا ہے۔

www.darutehseen132.com

مداومت کے نور سے واہیات کافور

مداومت کا جلال ماسوا کو جلا دیتا ہے۔

مداومت کا جمال نوری، ناری اور خاکی کو مسخر کر لیتا ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذوالفضل العظیم

۷۰۷۳

عمل جب قائم ہو جاتا ہے، قوی ہو جاتا ہے۔ زندگی کے وجود میں موجود ہو کر جلوہ نمائی کرتا ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۷۰۷

رُسنا بچوں کی فطرت ہے اور رُسنے ہی کی بدولت بعض عنایات ملتی ہیں۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۷۵

حکمت و حکومت

زندگی عبرت کا مقام ہے۔ جو عبرت حاصل نہیں کرتا، خرابیدہ ہے۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۷۶

زندگی کے بعد زندگی، زندگی

کی ترجمان ہوتی ہے ۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۷۷
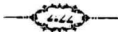
نشہ وہ ہے جو ایک بار چڑھ کر کبھی نہ اُترے ۔
یہ بھی کوئی نشہ ہے ــــــ کبھی چڑھ جاتا ہے، کبھی اُتر! یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۷۸
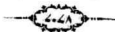
ماں ، بہن ، دھی کہتے ہو
گالی کا مصداق بنتے ہو

www.sarwarehsan133.com

جو صدقِ دل سے مان لیتا ہے،
ماں، بہن، دھی، اس کا اِکرام کرتی ہیں،
کبھی خلاف نہیں کہتیں۔

*

دل، دل کا ترجمان ہوتا ہے، کبھی
خیانت نہیں کرتا، یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۰۷۹

راجہ اِندر کی سبھا میں
خفق داخل نہیں ہوتا، کبھی نہیں ہوا۔
دیکھنے میں نہیں آیا،
سُنا ہے رنگین ہوتی ہے۔

www.darulehsan13.com

دلفریب ہوتی ہے۔

یہ میرے اللہ کی نوری سبحا ہے

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ

سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ

رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ

ترجمہ: پاک ہے ملک اور ملکوت

والی ذات

پاک ہے عزت اور جبروت

والی ذات

پاک ہے وہ ذات

جو زندہ ہے، جسے
موت نہیں۔
وہ سبّوح ہے
پاک ہے
پرَوردگار ہے
ملائکہ اور
رُوح کا

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

www.darulehsan132.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ
حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک نُور کا دریا پیدا
فرمایا ہے جس کے گرد نورانی ملائکہ، نُور
کے پہاڑ پر، اپنے ہاتھوں میں نُوری
مٹکے لیے ہوئے (یہ) تسبیح بیان کرتے ہیں
سُبْحَانَ ذِی الملکِ والملکوت .... الخ
پس جس شخص نے روزانہ ایک بار یا
مہینے میں ایک بار یا سال میں ایک بار
یا ساری عمر میں ایک بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس
کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے خواہ
سمندر کے جھاگ یا وسیع میدان کی ریت کے
(ذرّوں کے) برابر ہوں۔ خواہ وہ شخص

www.pdfbooksfree.pk

جہاد سے بھاگ آنے کا مُجرم ہو۔

(کنزالعمال ا جلد ا ال قل صفحہ ۲۰۲ شمار ۲۸۵۲)

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضل العظیم

۷۰۸۰

خیال وہ ہے جو اللہ کی کتاب اور میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی تصدیق کرے اور کسی بھی مذہب کا کوئی بھی دانش ور اس کا منکر نہ ہو یا حیی یا قیوم

باقی سب فانی۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضل العظیم

۷۰۸۱

جب رات کا راج ختم ہونے لگتا ہے
درند خزند اپنے بلوں میں گھس کر
راحت کرنے لگتے ہیں اور
دن کا غلغلہ بلند ہونے لگتا ہے۔
پرند وچرند کا بول بالا ہو جاتا ہے۔
کوّے اور چڑیاں چُگنے میں مصروف ہو
جاتے ہیں۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۸۲

جو کچھ بھی کیا کرو اور کہا کرو، سامنے کیا
اور کہا کرو۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۷۰۸۳

یہی تو وہ دنیا ہے جسے ساری دُنیا
دُنیا کہتی ہے۔ اور دنیا کیا ہوتی ہے؟

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۰۸۴

فضل سے عمل کا باب کھلا۔
عمل نے فضل کی
تصدیق کی۔

وماعلینا الا البلاغ

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷-۸۵

کل کی غلطی آج نہیں کرنی
کبھی نہیں کرنی

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷-۸۶

متوکل علے اللہ وہ ہے
جو توکلت علی اللہ زندگی کا سفر کیا کرتا ہے،
کسی بھی اسباب کا پابند نہیں ہوتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulmaarif132.com

۷۰۸۷

توبہ یہ ہے کہ جسم الوجود کے جملہ اعضاء
توبہ کریں اور آخر دم تک اپنی توبہ پہ
ثابت قدم رہیں۔ یاحیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۸۸

تم سبھی کچھ ہو
پر ملعون و مردار سے باز نہیں آتے۔
گویا کچھ بھی نہیں۔

ہر مجلس میں، اگرچہ دو افراد کی ہو،
غیبت و چغلی مسلسل جاری رہتی ہے۔
اسے حرام نہیں سمجھا جاتا۔

www.darulmasnavi32.com

بلکہ محفل گرمانے کا لائحہ عمل گردانا جاتا ہے۔

غیبت اور چغلی ہر فتنے کا موجب ہے۔
اگر انہیں کلیتاً بند کر دیا جائے،
دنیا کے دوں کے ننانوے فیصد فتنات کا خاتمہ
ہو جائے۔

اے او ذاکر !
تیری زبان سے ذکر جاری رہتا ہے
پر ذکر کے ہمراہ غیبت اور چغلی بھی ہوتی رہتی ہے
گویا تیری کمائی غیبت اور چغلی ہی نے کھائی

یاحیی یاقیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

www.darulehsan132.com

۷۰۸۹

کیا اپنے گھروں میں بچے روز مٹھائی اور میوے ہی کھایا کرتے ہیں ؟

یہاں بھی مت لایا کرو　یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۷۰۹۰

موحد کی توبہ: اللّٰہُ اللّٰہُ رَبِّی لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا

پہ استقامت۔

اللہ میرا رب ہے، میں کسی بھی شئے کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔　　یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

www.darulhikmat132.com

۷۰۹۱

غیریت سے دُوری موحّد کی توبہ ہے

غیریت ہر وجود میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔
اس قسم کی غیریت کا درس فقراء دیا کرتے ہیں۔
اس پہ شاذو نادر ہی کسی کو عبور حاصل ہوتا ہے،
ہر کسی کو نہیں۔

احدیت غیریت کی ضد ہے۔
احدیت میں غیریت نہیں ہوتی
سما سکتی ہی نہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan...

۷۰۹۴

مؤحد کی توبہ ——— غیریت کا واحد حل۔

اللہ نے کیا

اللہ ہی نے کروایا

اللہ کر رہا ہے

اللہ ہی کروا رہا ہے

اللہ کرے گا

اللہ ہی کرواتے گا۔

ہر خیر و شر ——— مِنَ اللہِ تعالیٰ

ہر موجود کا وجود ——— بِاِذْنِ اللہ، ماشاء اللہ!

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan132.com

۷۰۹۳

تاریخ نے پوچھا اے لوگو !
یہ دُنیا کس کی دُنیا ہے ؟
حسد نے کہا کہ میری ہے
تاریخ نے اس کو مان لیا

پھر پوچھا کہ اے لوگو !
یہ دُنیا کس کی دُنیا ہے ؟
غیبت نے کہا کہ میری ہے
تاریخ نے اس کو مان لیا

پھر پوچھا کہ اے لوگو !
یہ دنیا کس کی دنیا ہے ؟
چغلی نے کہا کہ میری ہے

www.darulehsan132.com

تاریخ نے اس کو مان لیا

پھر پوچھا کہ اے لوگو !
بالآخر دنیا کس کی ہے ؟
عہد نے کہا کہ جھوٹی ہے
تاریخ نے اس کو مان لیا

وما علینا الا البلاغ

یا حی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۹۴

عوام کا کھانا دال
روٹی
اچار

www.darulehsan132.com

نہ گھی ، نہ دودھ ، نہ چائے
پانی پیا ، چل دیا

جس گھر میں دودھ ہوتا ہے ، نہایت احتیاط
سے برتا جاتا ہے۔ عموماً ۲ یا ۳ کلو دودھ
جملہ حاجات کا کفیل ہوتا ہے۔

جو ذمہ دار نہیں ہوتا ، لاپرواہی کرتا ہے

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۷۰۹۵

نام اور کام ہی کی بدولت
ثواب وعذاب ہوگا ورنہ

www.darulehsan1.com

مٹی کا یہ پُتلا بنانے والے ہی
نے بنا کر نقل و حرکت پہ گامزن فرمایا ہوا ہے
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۰۹۶
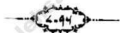
تصوّر شاعرانہ تخیّل ہے ورنہ
جہاں کوئی جلوہ افروز ہوتا ہے،
حال میں وارد ہو کر ہوتا ہے اور
حال کبھی غلط نہیں ہوتا۔ حال، حال
کا عین ترجمان اور حال کی بیّن دلیل
ہوتا ہے

جس بھی کسی نے ماضی کے کسی حال کو
دیکھا، حال ہی میں دیکھا،　یا حیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۰۹۷
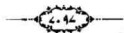
ہر قضا تقدیر ہے اور اللہ ہر تقدیر
پہ قادرِ مطلق ہے۔ جس بھی تقدیر کو چاہے،
جب چاہے، جیسے چاہے، بدلے۔
قادرا لمقتدر ہے۔ یہاں تک کہ سمندر کو
خشک کر دے اور بیکا نیر کو گلستان۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۲۰۹۸ء

خانقاہی نظام جب تک پاک رہا
عظمت رہی، تمکنت رہی۔
دورِ حاضر کی سیاست میں اُلجھ کر
بے سُلجھ ہُوا۔
اور سیاست میں الجھن کے سوا کچھ بھی
نہیں ہوتا۔

الٰہی نظام کو اللّٰہ تک محدود رکھ۔
الٰہی نظام میں اللّٰہ کا ذکر ہوتا ہے،
اللّٰہ کے دینِ اسلام کی بین الاقوامی دعوت و تبلیغ
ہوتی ہے اور عام مخلوق کی بے لوث خدمت۔
اور کچھ بھی نہیں ہوتا

اُٹھ !

بیدار ہو۔

اپنی منزل کے سفر پہ گامزن ہو۔

یہ دُنیا اور جو کچھ بھی اس میں ہے، اس کی حیثیت مچھّر کے پَر کے برابر بھی نہیں۔

ناپائیدار، فانی اور چند روزہ مہمان ہے۔

یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۷۰۹۹
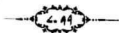
دوستی وہ ہوتی ہے جو اپنے دوست کے سوا کسی اور کو دوست نہ رکھے۔

یا حیُّ یا قیّوم

www.daruehsan102.com

تعلق وہ ہوتا ہے جو اپنے تعلق کے سوا کسی اور سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱۰۰

حسد ہر تن میں اور ہر من میں ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔ روح جب بیدار ہونے لگتی ہے، ذلیل ہوکر اور رذیل بن کر نکلنے پہ مجبور ہوجاتا ہے۔ اپنی ہی آگ میں جل کر بھسم ہوجاتا ہے، اور ہمیشہ نفس کو شرمندہ کرتا رہتا ہے۔

www.qurufhsani32.com

حسد روشنی کے تمام میناروں پہ اندھیرا پھیلائے رکھتا ہے، کچھ بھی نظر آنے نہیں دیتا۔
تن دمن کو اندھیر نگری بنا کر اپنا راج قائم رکھتا ہے۔ جس بھی مینار کو دیکھا، دھندلا پایا!
دیکھنے میں روشن حقیقتاً بجھا ہوا۔

جونہی یہ جلا
جل کر راکھ ہوا
روشنی کے مینار جگمگانے لگے
حسد کی راکھ ان میناروں کی روشنی کا منبع ہے
روشنی کے تمام مینار اسے جلا کر ہی روشن ہوئے

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

www.darulehsan132.com

حسد نیکیوں کو ایسے جلا دیتا ہے جیسے آگ
خشک لکڑی کو

حسد بدترین بدی ہے۔
جب تک اس بدی سے پاک نہیں ہوتا،
نیکی پہ کیا گزر رکھتا ہے؟
نیکی کرتا ہے ___ بدی اسے جلا
کر راکھ کر دیتی ہے۔
گویا اس کی کمائی کسی کے بھی راس نہ آئی۔
نیکی تھی ، بدی نے کھالی۔

نیکی کو جلانے والی بدی کو تو جلایا ہی نہیں،
پھر کیا نیکی کی؟
نیکی کو جلانے والی بدی کو سب سے پہلے جلا۔

www.darulehsan1122.com

اسکی ابتدا آسمان سے ہوئی ، فرش پہ پوری
آب وتاب سے جاری ہے۔
اللہ کرے کسی خاکی کو اسے جلانے کی سعادت
نصیب ہو۔ امین ۔ یا حیی یا قیوم

آدمیت کی شرافت کا اولین درس حسد
کو جلا کر راکھ کرنا ہے۔
جب بھی جلا
جس نے بھی جلایا
جذب کے جلال کی محوبیت ہی کے
جنون میں جلایا
جو چیز ایک بار جل جاتی ہے ، ہمیشہ
کے لیے فنا ہو جاتی ہے۔

---

www.darulkitab132.com

اس عنایتِ الٰہیہ پہ، آدمیت و انسانیت و
بشریت، جتنا بھی شکر کرے، کم ہے۔
کما حقہٗ ادا کر ہی نہیں سکتا۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا
مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا
وَیَرْضٰی۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

—— ۱۰۱ ——

نیکی کرنے والوں کی نیکی پہ خوش ہوا کرو
اور دعا کیا کرو :
اللہ ہمیں بھی نیکی کی توفیق بخشے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۷۱۰۲

آزما کر دیکھ لو اور کما کر دیکھ لو
دین کی آڑ میں جس کسی نے بھی دنیا کمائی،
کبھی راس نہ آئی۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱۰۳

مسافر لامکان ہوتا ہے
اسکی زندگی کا سفر ختم نہیں ہوتا
بدلتا رہتا ہے۔
یہی لاھوت کے مقام کی ابتدائی تشریح
ہے یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulirfan132.com

۷۱۰۴

میلہ میں مجمع عام ہوتا ہے اور حجم کثیر ہوتا ہے۔ کسی کے بھی آنے اور جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، جول کا توں قائم رہتا ہے۔ اسی طرح کھلاڑی ادلتے رہتے ہیں اور بدلتے۔

یا حیُّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۷۱۰۵

جب اپنا دفتر دیکھا، دیکھتے ہی بستر باندھا اور دوزخ کیطرف چل پڑا۔ ابھی ایک قدم ہی اُٹھایا تھا کہ تیری رحمت نے اپنی آغوش میں لپیٹ لیا۔ یا حیُّ یا قیوم

اللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی بدرِ التّمام

اللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی نُورِ الظّلام

اللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی مِفتاحِ دارِ السّلام

اللّٰھُمَّ صَلِّ علَی الشَّفِیعِ فِی جَمِیعِ الانام

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱-۶

خدمت بہترین دلجوئی ہے اور اصل دلجوئی

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.dandeleesa132.com

﴿۱۰۷﴾

اگر تیرے ساتھ ایسے نہ ہوتا اور ایسے نہ کرتے' نہ پیر ہوتا نہ فقیر۔ سب سے بڑھ کر دنیادار ہوتا اور مشہور ہو کر طریقت کا سب سے بڑا بدنام ہوتا۔

اگر نفس و شیطان و خناس متحد ہو کر تجھ پہ حملہ آور نہ ہوتے، روح و نفس کے مابین جنگ کا کبھی خاتمہ نہ ہوتا ——— ہمیشہ جاری رہتی۔

اور

اس جنگ ہی کی بدولت جملہ انوارات و برکات کا ظہور ہوتا ہے، ماشاء اللہ!

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.sarwarqadri132.com

۷۱۰۸

ہر کوئی ہر قسم کے مجاہدے کا متحمل ہو سکتا ہے، امکانی ہے۔

کل کے لیے کوئی بھی شے جمع کر کے نہ رکھنا اگرچہ سنّتِ مؤکدہ ہے، اس پہ کوئی بھی گزر نہیں رکھتا اور اس سنّتِ مطہرہ ہی کی بدولت فقرا کا فقر فقید المثال رہا اور تمکنت سے ہمکنار رہا۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

www.urduleksam132.com

۹- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہلِ صُفّہ میں سے ایک آدمی نے وفات پائی اور ایک دینار چھوڑا۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ ایک دینار ایک داغ ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد اصحابِ صُفّہ میں سے ایک اور شخص نے وفات پائی اس نے دو دینار چھوڑے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ دو دینار دو داغ ہیں۔

احمدؒ - بیہقی رحمۃ مشکوٰۃ شریف

جلد دوم صفحہ ۲۴۶ - شمارہ

۴۹۴۷

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپؐ نے پوچھا:

بلالؓ یہ کیا ہے ؟

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک چیز ہے جس کو میں نے کل کے لیے جمع کیا ہے یعنی آئندہ کے لیے۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس سے نہیں ڈرتا کہ قیامت کے دن دوزخ میں اس کا بخار بنے ؟ اے بلال رضؓ ! اس کو خرچ کر ڈے اور عرشِ عظیم کے مالک سے

فقر و افلاس کا خوف نہ کر۔

بیہقی فی شعب الایمان / مشکوۃ شریف جلد اوّل

صفحہ ۳۲۷ شمار ۱۷۸۰ ، ترتیب شریف جلد ۵

صفحہ ۱۱۵

www.faruqehsan132.com

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ دن کو یا رات کے وقت حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے۔ ناگہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کو مل گئے۔ آپ نے دریافت کیا تم کو اس وقت کس چیز نے گھر سے باہر نکالا ؟ انہوں نے کہا بھوک نے۔

آپؐ نے فرمایا : قسم ہے اس ذات کی

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو بھی
اسی چیز نے گھر سے باہر نکالا ہے جس نے تم کو۔
چلو۔ چنانچہ دونوں آپ کے ساتھ ہو لیے
اور ایک انصاری کے گھر پہنچے۔ وہ اس وقت
گھر میں موجود نہ تھا۔ اس کی بیوی نے آپ کو
دیکھ کر کہا : مرحباً واھلاً
حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا
کہ فلاں شخص کہاں ہے (یعنی اس کا شوہر) ؟
اس نے کہا ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔
اتنے میں وہ انصاری بھی آ گیا اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر
کہا: خدا کا شکر ہے آج کے دن بزرگ مہمانوں
کے اعتبار سے مجھ سے زیادہ کوئی خوش نصیب

www.faruqahsan1962.com

نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ شخص اپنے
مہمانوں کو باغ میں لے گیا اور کھجوروں کا ایک
خوشہ پیش کیا جس میں نیم پختہ، پختہ اور تازہ
اور خشک کھجوریں تھیں اور عرض کیا اس میں سے
تناول فرمایئے۔ پھر چھری لی اور بکری کو ذبح
کرنے کا ارادہ کیا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اس سے فرمایا: دودھ کی بکری ذبح نہ کرنا
چنانچہ اس نے مہمانوں کے لیے بکری ذبح کی مختصر
یہ کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری
جان ہے قیامت کے دن تم سے اِن نعمتوں کی
بابت پوچھا جائے گا۔ بھوک نے تم کو تمہارے

گھروں سے نکالا اور گھر واپس نہ ہوئے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ نعمتیں عطا فرمائیں ۔

(مسلمؒ ۔ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۳۹، شمارہ ۵۰۳۴)

۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد نہ تو کوئی دینار چھوڑا اور نہ درہم، نہ کوئی بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ اور (نہ) کسی چیز کی وصیّت کی ۔

(مسلمؒ ۔ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۹ شمارہ ۵۶۹۱)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کی میراث

نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑیں، صدقہ ہے۔

(بخاریؒ و مسلمؒ۔ مشکوۃ شریف جلد دوم

صفحہ ۴۰۹ شمار ۵۶۹۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اے اللہ: تو محمد کی آل (اہل بیت و ذریات) کو صرف اتنا رزق عطا کر جو اسکی جان کو بچائے اور بدن کی قوت کو قائم رکھے اور ایک روایت میں ہے کہ صرف اتنا رزق عطا کر جو اسکی زندگی باقی رکھنے کے لیے کافی ہو۔

(بخاریؒ و مسلمؒ۔ مشکوۃ شریف جلد دوم

صفحہ ۴۴۲ شمار ۹۹س)

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بندہ "میرا مال میرا مال" کہتا رہتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے مال میں سے جو اس کا ہے وہ صرف تین چیزیں ہیں۔ ایک تو وہ جو کھایا اور ختم کر دیا۔ دوسرے وہ جو پہنا اور پھاڑ ڈالا۔ تیسرے وہ جو اللہ کی راہ میں دیا اور آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیا۔ ان تینوں چیزوں کے سوا جو کچھ ہے اُس سب کو وہ لوگوں کے لیے چھوڑ کر چلا جانے والا ہے۔

(مسلمؒ ۔ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۲)

شمارہ (۱۱/۹۱ء)

www.qurtuba1.com

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، لعنت کی گئی ہے درہم و دینار کے بندہ پر۔

(ترمذیؒ - مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۴۴۲ شمار ۴۹۲۵)

۹۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالےٰ نے میرے سامنے اس بات کو پیش کیا کہ وہ میرے لیے مکّہ کے سنگریزوں کو سونا بنا دے۔ میں نے عرض کیا۔ نہیں اے میرے پروردگار!
میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایک روز پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک روز بھوکا رہوں۔ جب

یں بھوکا رہوں، تیری طرف عاجزی وزاری کروں اور تجھ کو یاد کروں ۔ اور جب پیٹ بھر کر کھاؤں تو تیری تعریف اور تیرا شکر کروں۔ (احمدؒ ترمذیؒ۔ مشکوۃ شریف

جلد دوم صفحہ ۲۴۵ شمارہ ۴۹۳۵)

و۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دُنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) گھر نہیں اور مال اس شخص کا ہے جس کا (آخرت میں) مال نہیں اور مال وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں ۔

(احمد ۔ بیہقیؒ۔ مشکوۃ شریف جلد دوم

صفحہ ۲۴۷ شمارہ ۴۹۵۶)

www.darulehsan132.com

و۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت نے کبھی دو روز مسلسل جَو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

(بخاریؒ ومسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۱ شمارہ ۴۸۹۰)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں شام کو نہ تو ایک صاع گیہوں رکھتے تھے اور نہ کوئی غلّہ (یعنی صبح کے لیے کسی قسم کا سامان نہ رکھتے تھے) حالانکہ آپ کی نو ازواجِ مطہرات تھیں۔

(بخاریؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۱ شمارہ ۵۹۸۲)

۹۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا دکھایا۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیٹ کھول کر دکھایا تو اس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

ترمذیؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۲ شمارہ ۹۶۹

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۹

یہ تھا میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فقر
اور یہی فقر ان کا فخر تھا۔
اِسی پہ کل کائنات نازاں ۔
اور ہمارا فقر ہائے! ہائے!
ملعون و مردار سے بھرپور۔
تِل دھرنے کو بھی جگہ نہیں۔

وما علینا الا البلاغ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱۰

فقر خصائلِ نبوت میں سرِفہرست فخر

اس خصلت نے دنیا سے دول کی ہر خصلت کو مات کر دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ کی اولاد کو اسی خصلت کی بنا پہ آبدار و تابدار کیا۔

اور ہم میں اس کا نام تک نہیں نشان تک نہیں۔ ماضی کی داستان ازبر کیے جاتے اور دل بہلائے جاتے ہیں۔

فقیر کی میراث کا وارث فقیر ہوتا ہے اور فقیر کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا مگر اللہ اور صرف اللہ

www.dargahsan13.com

یہ تھی اور ہے طریقت کی راہ۔
جب بھی کوئی اس پہ چلا، کائنات نے
اس کا احترام کیا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۱۱۱ء

فقر کی یہ خصلت جب تک باقی رہی، چمکتا رہا
دمکتا رہا۔ جب سے رخصت ہوئی، ہر شئے رخصت
ہوئی۔ نام باقی تھا، وہ بھی نہ رہا۔ اے ہم نشین!
عجب یہ کہ اس کا احساس تک نہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۱۱۲ء
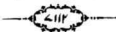
آدمیّت مجہول تھی، جدوجہد ہی کی بدولت

انسانیت کہلائی

انسانیت کا عروج ——— بشریت

بشریت ——— حق کی صداقت کی ترجمان

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۲۱۱۴ھ
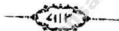
مذموم عادات ——— شیطانی

خصائلِ نبوّت ——— سراسر رحمانی

ناشکری ——— مذموم تر

شکر ہی کی بدولت انسانیت عروج پذیر۔

شکر ——— انسانیت و بشریت کا بہترین اعزاز

اعلیٰ درجہ کا شکر —— اعلیٰ درجہ کا فقر

شکر میں شکوہ نہیں ہوتا۔
شکوہ، شکر کو کھا جاتا ہے۔

میرے شیخ الشیوخ نے فرمایا:
فقر کے تین مدارج ہیں

۱۔ کمترین — رضا پہ راضی رہنا
۲۔ میانہ — فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا
۳۔ اعلیٰ ترین — ہر حال میں شکر گزار رہنا

نہ کچھ کرنا نہ کچھ کہنا۔ مزاجِ یار میں رہنا۔ وما علینا الا البلاغ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيمِ

www.oururdusehsan132.com

۷۱۱۴

دین کا علم سادہ ، عام فہم۔
حلال و حرام کی عبارت ایک صفحہ پہ مشتمل۔
امر و نہی واضح۔
جو کرنا نہیں ، لکھو کھہا صفحات کی تاویلات و تشریحات پہ بھی غیر مطمئن اور الجھن کا شکار۔
جو ظاہر پہ کار بند نہیں، باطن پہ کیونکر ہو سکتا ہے؟

امر و نہی ـــــــــ ظاہر
باطن ـــــــــ وہبی
باقی سب تشریحات و تاویلات
کوئی نافع ، کوئی غیر نافع۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

﴿۱۱۵﴾

توبہ و استغفار رٹتے رٹتے عمریں بیتیں
نہ توبہ کی، نہ استغفار۔
اگر توبہ کر لیتا، توبہ کا باب ختم ہو کر کسی اور
باب کی تمہید بنتا۔
توبہ و استغفار ہر باب کی مفتاح اور توبہ و
استغفار کی برکت ہی سے ہر باب روشن
ہو کر جگمگایا۔　　　یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۱۱۶﴾

ہر آسمانی کتاب
توراۃ
زبور

www.daruhsan132.com

انجیل اور
قرآنِ کریم وعظیم و حکیم نے آدمیّت و
انسانیت و بشریت کی بلندی و سرفرازی کا
موجب توبہ و استغفار ہی کو قرار دیا اور
توبہ و استغفار ہی کی بدولت جملہ انوارات و
برکاتِ الٰہیہ کا ظہور ہوا۔

وما علینا الا البلاغ

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۷۸۶

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر
میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم تک

www.darulehsan132.com

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے
انسانیت کو اسی مژدۂ جانفزا سے روشناس
فرمایا۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۸/۱ک

میرے پیرو مرشد شاہ حکیم شاہِ ولایت امیر الحسن قدس سرہ العزیز کی حاضری میں دہلی والوں کی توبہ کا تذکرہ ہوا۔ وہ ایک مدت اسی حال میں قسمت کے منتظر رہے۔ حتیٰ کہ وہ سعید و مسعود مبارک ساعت آن پہنچی اور اس شب انہوں نے توبہ کی۔ ایسا سجدہ کیا اور ایسی توبہ کی کہ صبح کا غلغلہ بلند ہونے سے پہلے پہلے مقبول ہو کر اللہ کے مقبول بندوں میں شمار ہوتے۔

دہلی والوں کا تذکرہ اکثر مقالات کی زینت بنتا رہتا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ دہلی والوں کا اسم شریف الطاف حسین تھا۔ قرآنِ کریم کے قاری تھے۔ ماشاء اللہ!

عام عزت و اکرام سے مشرف تھے۔ اپنی جماعت کے سردار تھے۔ جماعت کے تمام کھُسرے آپ کو کپڑے کا تاج پہناتے اور کہا کرتے یہ ہمارے بادشاہ کا تاج ہے۔

ہم مہکو نامی خادم کو نظر انداز نہیں کرتے۔ وہ ان کے وفادار خادم تھے۔

اللہ، میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی سفارش و شفاعت سے ہم خاک
نشینوں کو بھی اس توبہ کی سعادت سے
مشرّف فرمائیں ۔ آمین

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۱۹ھ

الصّمتُ التّام والذِّکرُ الدّوام

ناسوت و
ملکوت و
جبروت و
لاہوت

www.darululoom132.com

کی جملہ تشریحات کا ترجمان۔

جملہ مقامات و درجات سے بالا و بے نیاز

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۲۰

مرد جہاں بھی آتے اور جاتے ہیں، خاموش بیٹھ جاتے ہیں۔ مستورات جہاں بھی کہیں آتی ہیں، آتے ہی طوفان برپا کردیتی ہیں۔ اپنی اپنی داستانیں کھول کر اودھم مچا دیتی ہیں۔

آئیے

بیٹھیے

ایسے مقامات پہ ذکر کے سوا کوئی ذکر

www.darulehsan132.com

نہ کیجئے۔ دُعا لے کر تشریف لیجائیے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

وَالله ذُو الفضل العظيم

۱۲۱۔

تقریبات میں کوئی نہ کوئی ایسا فتنہ ضرور ہوتا ہے جو تقریب کی برکات کو اڑا دیتا ہے۔

* * *

توہین آمیز حرکات واشارات مذموم ترین ہوتے ہیں، مت کیا کرو۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

وَالله ذُو الفضل العظيم

۱۲۲۔

صدقات وخیرات پردے میں دیا کرو اور

نام تک نہ لیا کرو۔

اللہ لا یحتاج ہے۔
اللہ کی مخلوق کی خدمت ہی اللہ کی خدمت گردانی جاتی ہے،
ورنہ اللہ کی کوئی کیا خدمت کر سکتا ہے؟

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۲۳

چڑی ایک کمزور ترین مخلوق ہے اور صدیوں سے بے آباد کھنڈروں کو ان کی چہچہاہٹ ہی نے رونق بخشی ہوئی ہے یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan.com

۷۱۲۴

اللہ کے بندوں نے اللہ کی مخلوق کے لیے
دیا، تو نے بند کر کے رکھ دیا !
خیانت نہیں تو کیا ہے ؟
بخیلی نہیں تو کیا ہے ؟
اور بخل کسے کہتے ہیں ؟
کسی بھی شے کو جمع کر کے مت رکھ
ملتے ہی حقداروں کو دے دیا کر
اگر تو نے ایسا کیا
اور جس نے بھی کیا
طریقت کا عَلم بلند کیا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan92.com

۱۲۵

فقرا، طریقت الانبیا علیہم السلام کے مقلد ہوتے ہیں، توکلت علی اللہ زندگی بسر کرتے ہیں اور کل کے لیے کوئی بھی شے جمع کر کے نہیں رکھتے۔

ہر دَم کو آخری دم تصور کرتے ہیں کل کی فکر کبھی نہیں کرتے۔

یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ہر ذی روح کو، ہر روز روزی دیتا ہے۔

کہنا نہایت سہل
کرنا نہایت مُشکل

www.darulehsan132.com

یہ تو بازی ہے
تبا کون جیتے گا؟

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷/۱۳۶

جمع کرنا انسانی فطرت ہے اور
جمع کی کوئی حد نہیں۔
جمع کرتے عمریں گزریں،
کبھی ختم نہ ہوئی۔

جمع کرکے تو دیکھ ہی لیا
خرچ کرکے دیکھ

www.daruleahsan132.com

فی سبیل اللہ اخراجات ـــــ عجائب و غرائب
غربا و مساکین کی خدمت ـــــ عقدہ کشا

کسی بھوکے کو کھلا کر تو دیکھ
رحمت کے وہ در، جو کبھی نہیں کھلتے،
کھل جائیں۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۲۷

شیطان ـــــ معلم الملائک
جبریلؑ ـــــ اس کے تلمیذ

ہر نبی کی نبوّت میں موجود رہا
اور حضرت آدم علیہ السلام

www.dazuluhsan132.com

سے لے کر اس وقت اور آئندہ
قیامت تک ہر ولی کے ہمراہ
ہمسفر رہا اور رہے گا۔

بتا تو سہی کوئی اسے کیونکر ہرا
سکتا ہے؟

صرف اور صرف اللہ کی توفیق و
عنایت پہ موقوف ۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۲۸

عالم دین کا طبیب ہوتا ہے
اور

www.darulehsan1a2.com

دُنیا ——— دین کی بیماری

اگر طبیب ہی بیمار ہو تو بیماروں کا علاج کیونکر ہو ؟

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱۲۹
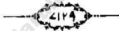
اللہ اوّل و آخر و ظاہر و باطن
میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم
بھی اوّل و آخر و ظاہر و باطن ہیں۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.dandeleslam132.com

۱۳۰ء

جس مال نے اوڑک ختم ہی ہو
جانا ہے ، ابھی ختم کر کے سُرخرو ہو۔
اپنے مال کو داغدار مت کر۔ داغدار
چیز میں پہلی کی سی برکات نہیں ہوتیں۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۳۱ء

کریم جس بھی نام میں آیا ،
فقیر پھولے نہ سمایا۔
کریم بن کر کرم کا مظاہرہ کیا۔
کرم کی جس بھی لغت کو کھولا ،

www.darulehsan123.com

کریم کو موجود پایا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۳۲

جب بھی کسی نے تیری عزت کو پکارا
اسی وقت جبروت کا نزول ہوا
مکروب کی فریاد رسی ہوئی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۳۳

ذکر کی بدولت ——— شکر
شکر ——— عنایات کا ادب

www.darulehsan32.com

عنایت ——— امانت
ہر دو کی حفاظت لازم و ملزوم۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۳۴

خیالات جب پک جاتے ہیں،
طشتریوں میں سج کر دسترخوان کی زینت بن
جاتے ہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۳۵

فقراء کے نزدیک ذکر و فکر و شکر میں
محو و منہمک رہنا

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

کی معقبول الاسلام تشریح ہے۔

یا ذاالفضل العظیم

یاحی　　یاقیوم

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیرالرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱۳۶

یہ مائدہ لذیذ ترین من وسلویٰ ہے،

ہر کس و ناکس کو کیوں لٹائے جا رہے ہو؟

اس دسترخوان کی کوئی بھی چیز میری نہیں،

اُن ہی کی عنایت کردہ ہے۔

ان کی تقسیم میں بُخل نہیں ہوتا،

ہر کسی کے لیے عام ہوتی ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۷

جب تک سب سیر نہیں ہوتے،
دستر خوان بچھا رہتا ہے۔ بھوکے رکھنا اس
دستر خوان کا دستور ہی نہیں اور ان کی
شان ہی نہیں۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۸

دین سے لاپروا ہو کر دنیا کی طرف مائل رہا۔

www.darulhsan132.com

جب مرگیا، دین نے بھی اس کی
کوئی پروا نہ کی۔ پروا ہی کی بدولت
پروا ہوتی ہے۔

جینے والو! دین کی طرف آؤ۔
یہ دنیا جس پہ پھولے نہیں سماتے،
سب سے بڑھ کر بے وفا ہے اور
بے وفائی اسکی فطرت ہے۔

جس کام کے لیے تجھے پیدا کیا،
کرنے کو کہا،
وہ کیوں نہیں کرتے؟ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۷/۱۳۹

تین بار کہنا کثرت کا کمترین درجہ ہے۔
بار بار کہنا اور کہتے ہی رہنا
شُکر ہے اور
شُکر کی کوئی حد نہیں ہوتی۔
شکر پہ شکر ——— اعلیٰ درجہ کی عنایت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا
مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۷/۱۴۰

اپنے رب سے جو چاہے کہو،

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے حضور چپ رہ

یا محیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱۴۱

جو دنیا سے کنارہ کش ہوا ،
اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم
سے ہمکنار ہوا

یا محیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱۴۲

قبر دنیا کی آخری اور عُقبیٰ کی پہلی منزل ہوتی ہے

www.darulehsan432.com

اہلِ قبور کیلئے بہترین ہدیہ استغفار اور بھوکے کو کھانا کھلانا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱۴۳

چُغل خور ہر کسی کا پردہ چاک کردیتا ہے اگر چہ کوئی ہو، کسی کو بھی معاف نہیں کرتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱۴۴

پردہ پوشی فقراء کی مثالی خصلت ہے۔

اور

پردہ پوشی ہی کی بدولت فقراء کو
امتیازی شان حاصل ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷/۱۴۵

فقراء کی ہر شے ملک و ملت کی
میراث ہوتی ہے، کسی فردِ واحد کی
نہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۷۱۴۶

اَلتَّوْبَۃ وَالْاِستغْفار کی برکت سے

اَلصَّمْتُ التَّام

اور الصمت التام کے نور سے ذکرِ دَوَام

اور ذکرِ دوام ـــــ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

کا اولین مقام   یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۷۱۴۷

یہ دَم ـــــ آخری دَم

یہ رات ـــــ آخری رات اور

یہ دن ـــــ آخری دن ہے

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم   فاللہ خیر الرّازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۱۴۸ء

افکارِ قُدسیہ

حال کا استقبال کر اور
ماضی و مستقبل کو مچ میں جلا۔

یا حییّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۴۹ء

کھا

کھلا

بچا کر مت رکھ

کل کی روزی کل ملے گی۔ یا حییّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.daanishgah132.com

۱۵۰۔

آدمیت کا اکرام ——— فرض

توہین ——— حرام

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۵۱۔

پچڑے نے بادشاہ کو دھمکی دی :۔
خبردار رہنا! تیرے محل میں
مسجد کے کٹھ پھینک دونگا!

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.alulbean132.com

۱۵۲

برہمنی گئی سی رام رام جپنے
پے گئے دیساں دے معاملے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۵۳

بتا! یہ دُنیا نہیں تو کیا ہے؟
سیاست نہیں تو کیا ہے؟
اس سے دور ہو۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱۵۴

علم نے جہل کی ہمیشہ مذمت کی،
کبھی تحسین نہ کی ۔ یہ نہ سمجھا کہ جہل ہی
کی بدولت برکت ہوتی ہے،

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۱۵۵

ان کی بارگاہ میں
ان کی اجازت کے بغیر
کوئی حاضر نہیں ہوسکتا ۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulkhaasa132.com

۱۵۶

جنگل کا بادشاہ شیر ہوتا ہے اور
مسکین فقیر یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۵۷

بات تو دُور کی بات ہے ، بندے
کا بندے سے ملنا کافی ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۵۸

زندگی کے ہر دَور میں نفس

www.darulehsan132.com

اپنا تسلّط قائم رکھتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۵۹ء

اللہ کی قدرت اور قوّت
کے سامنے ہر قوت ہیچ ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۶۰ء

شہر کی ہر شے محدود
جنگل کی لا محدود

www.darulehsan132.com

اور ہر شے جنگل ہی میں تیار ہو کر
شہر میں آتی ہے۔ یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۶۱ع

عرش کے خیالات میں مت اُلجھ
اپنے اندر دیکھ
ہر شے کا ظہور تیرے اپنے ہی اندر موجود۔
یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۶۲ع

ایمان مسلمان کی سب سے بڑی دولت ہے
جانتے تو ہیں، مانتے نہیں

www.alruhsa132.com

ہر شے کا دار و مدار ماننے پہ
موقوف ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۶۳ء

اللہ ہر جگہ رہتا ہے اور
ہر گھر میں یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۶۴ء

کوئی بھی عنایت جمال کی نِعم البدل نہیں ہوتی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۱۶۵ء

نیک نہیں تو اتنا بد بھی نہیں ۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۶۶ء

غریبوں کے گھر میں پیسے نہیں ہوتے ، دانے بیچ کر ہی ضروریات کی چیزیں لیا کرتے ہیں ۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۶۷ء

سَیِّدُنَا مُختَارٌ صلی اللہ علیہ وسلم

مختار وہ ہے جو دین، دُنیا اور آخرت
میں مُختار ہے۔ یاحیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۶۸؎

تیری کبریائی کے حضور کون و مکاں کی ہر شے
سرنگوں۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۶۹؎

دنیا فنا کا مقام ہے
دُنیا کی ہر شے فنا کی زد میں ہے
جب تک دنیا کی ایک بھی شے،
جو دُنیا کہلاتی ہے،

www.darulehsan432.com

فنا نہیں ہوتی ، بقا نہیں پاتی،
آخر دم تک کش مکش میں مبتلا رہتی ہے

زندگی دَم ہے
دَم ہی سے یہ زندہ و قائم ہے۔
جو دَم غفلت میں گزرا ـــــ فانی
جو تیری یاد میں گزرا ـــــ باقی
دَم ہی کو فنا اور دَم ہی میں بقا ہے۔
بہترین دَم ـــــ جو تیری جستجو میں گزرا
باقیات الصّالحات ـــ ماشاء اللہ!
یا حیّ یا قیوم

ہر تخم فنا ہو کر ہی اُگتا ہے
جو فنا نہیں ہوتا، مٹی میں رُلتا ہے

www.darulehsan133.com

گرم و سرد ہوائیں اس کے جوہر کو کسی
بھی کام کا نہیں رہنے دیتیں۔
پرندے اسے کھا کر ختم کر دیتے ہیں۔

یا حیی یا قیوم

اے مالکِ کون و مکاں!
تیری جستجو کے مسافر ہمیشہ گرد آلود رہتے ہیں
غبار سنے رہتے ہیں،
سفر جاری رکھتے ہیں،
لامکاں ہوتے ہیں،
بے نشاں ہوتے ہیں،
یہی انکی زندگی کے گوہر ہوتے ہیں۔
تیری جستجو کے مسافر،

یا حیی یا قیوم!

www.dargahsarkar132.com

مرکر بھی نہیں مرتے۔ اپنا سفر
جوں کا توں جاری رکھتے ہیں۔
وماعلینا الا البلاغ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۱۷

کھاتوں کی زندگی اعلیٰ درجے کی بندگی
اور بدترین دنیا ہوتی ہے۔ نہ مانو تو
رہ کر دیکھو۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darululoom132.com

۷۱۷۱

ذکرِ الٰہی میں ایسا محو ہو اور ایسا منہمک ہو
جو نفس کی محویت کو مات کر دے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۱۷۲

پیری مریدی محدود
بالکل ہی محدود
چند افراد پہ مشتمل
اور ذکرِ الٰہی کی مجلس لامحدود
ارض و سما پہ محیط
جہاں چاہے، جدھر چاہے نکل جائے۔

ہمہ وقت جاری و ساری ،

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۷۳

ایک صاحب نے من وعن تصدیق کی :
جب تک لنگر کا یہ فقیدالمثال نظام
قائم رہا اور رہے گا، عزّت و عظمت و حکمت
جوں کی توں ۔ ماشاءاللہ !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulesan132.com

۴۱۷ء

خانقاہی نظام یہ تھا اور ہے
آج کا رزق آج ہی تقسیم ہو
کھا
کھلا
کل کے لیے جمع مت کر۔
کل کی روزی کل ملے گی۔
اور خانقاہی نظام میں اللہ اللہ کے سوا
کچھ بھی نہیں ہوتا۔

یہ نظام جب بگڑ جاتا ہے، کھلبلی مچ جاتی
ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.dalailbeamah132.com

۱۷۵

توکل تدبیر کا محتاج نہیں ہوتا۔
متوکل بے چارہ کیا تدبیر کرسکتا ہے،
تقدیر کا مکلف ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۷۶

اصح السیر محدثین نے مات ہی کر دیا۔
حضرت امام اسمٰعیل بخاریؒ بیمار ہوئے
طبیب متحیّر ہوا۔ جس مریض کا تم قارورہ
لاتے ہو اس نے چالیس سال سے سالن نہیں کھایا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۷۷

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے علم کی زندگی کو
تابندگی بخشی اور ہر حد کو مات کر دیا۔
خلیفہ نے بار بار حاضری کے لیے بلایا۔
انکار پہ چراغ پا ہو کر مضروب کیا۔
مرحبًا مرحبًا مرحبًا
مکرّمًا مکرّمًا مکرّمًا
مُشرّفًا مُشرّفًا مُشرّفًا

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۱۷۸

اپنے نفس کو ذلیل کرنا
بات بات پہ کرتے ہی رہنا

کسی بھی خواہش کو اُبھرنے نہ دینا
پشیمان کرتے رہنا، شرمسار کرتے رہنا
بندگی ہے۔
جو ایسا نہیں کرتا
کر سکنے کا متحمل بھی نہیں
باتیں کیا کرتا ہے
نفس کا پروردہ ہے
اور نفس اپنے خلاف کچھ بھی کہنے اور
کرنے کو کبھی پسند نہیں کرتا۔

نفس کی مخالفت ـــــ بندگی
اور ازل و ابد کی داستانیں نفس ہی کی
مخالفت کی داستانیں ہیں
نفس امرِ عزازیل ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

روحِ امرِ ربّی

امرِ ربّی جب نفس پہ غالب آجاتا ہے،

نفس مطیع ہو کر فرمانبردار بن جاتا ہے۔

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۷۹ ء

تن میں رہتے ہو

من میں رہتے ہو

ملنے کو ترستے ہیں!

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan32.com

۱۸۰ے

میں اس لیے اور صرف اس لیے
تم سے دُور رہتا ہوں کہ کہیں
مجھے خرافات و واہیات میں مبتلا نہ کردو۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan432.com

۱۸۱ے

اجتماع میں شُہرت ہوتی ہے
شُہرت ــــــ فتنہ کا موجب

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۸۲/۷

مجھے "باباجی سرکار"، کہہ کر
شرمسار نہ کیا کرو۔
نہ پیر ہیں نہ فقیر،
ذکرِ الٰہی کی مجلس کے میر ہیں، ماشاء اللہ!

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم، فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۸۳/۷

مخلوق سے فارغ ہو کر خالق کی طرف آ۔
خالق کی سب سے بڑی عنایت مخلوق کی
خدمت ہے اور خدمت میں ہر شئے
شامل ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۸۴ے

خیال ایک نکتہ ہے

نکتہ تک محدود رکھ

ادل بدل سے مضمون کی ماہیت

ختم ہو جاتی ہے

یاحیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۸۵ے

اس تن میں تو

اس من میں تو

ھوالاول ھوالاخر

ھوالظاھر ھوالباطن

تو ہی تو

www.dalnimsani32.com

غیریت ——— احدیت کی ضد

احدیت میں غیریت نہیں ہوتی۔

سما سکتی ہی نہیں۔

غیریت کے باعث تن و من میں دوری۔

احدیت ——— جلال و جمال کی مظہر

یہ احد ہے ، یہ غیر

وما علینا الا البلاغ

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۱۸۶ /ء

اصح الصمت التام
والذکر الدوام

کے نورُ سے غیریت کا فور
احدیت کا ظہور، ماشاءاللہ !

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۷/۱۸۷

اصح الصمت التام
والذکرالدوام کی
برکات کا منتظر رہ
منزل کتنی بھی دُور ہو
کوئی دُور نہیں
یہ پہنچا ، یہ پہنچا ، یہ پہنچا

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۸۸ے

اصح الصمت التام

والذکر الدوام

کے عزم بالجزم

کی برکات کا ظہور

اپنے تن میں دیکھ

اور من میں دیکھ

باہر کوئی شے نہیں

ہر شے اندر ہی سے پیدا ہوتی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۱۸۹ے

جب کوئی مر جاتا ہے ،

www.faqirehsan132.com

اُسے کچھ مت کہا کرو،
اللہ کے حوالے ہوتا ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.daruleHsan132.com

۷۱۹۰

خُدائی امور خود مُسر ہوتے ہیں۔
ماسوا کی مداخلت سے مُبّرا۔
یگانہ و بیگانہ ہر ایک کی دسترس
سے بالا۔
قُدرت جو کرواتی ہے — کرتے ہیں،
کرنے پہ مجبور ہوتے ہیں
اور

قدرت ہی کی حکمت کے تحت
محوِ عمل رہتے ہیں۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۹۱ء

تاریخ کا دارومدار مورخ کی صوابدید
پہ منحصر ہوتا ہے۔ بعض اوقات
نظریاتی اختلافات کے باعث
اصل حالات مسخ کرکے
یا عقیدت و محبت کی وجہ سے
مبالغے کی حد تک جھوٹ شامل
کرکے غلط بیانی سے کام لیتا ہے
اس لیے کسی کی خوبی کو خامی اور
کسی کی خامی کو خوبی میں شمار کرلیا جاتا ہے

www.darulehsan132.com

مؤرخ غیر جانبدار ہو
تبھی اصل واقعات علم میں آسکتے ہیں،
کسی اور طرح ہرگز نہیں۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۹۲ء

اگر تیری قسمت میں میوہ اور مٹھائیاں ہوتیں،
خوب کھاتا اور پہلوان بن جاتا۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۹۳ء

یہ بندہ کسی کی لکھی ہوئی اور کہی ہوئی بات
کو اپنی بات بنا کر
رکھنے کا

www.darulehsan432.com

عادی نہیں، اپنی ہی بات کا مکلّف ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۱۹۴

فرقہ جات تو دور کی بات ہے، میں کسی کافر کو کافر نہیں کہتا۔ امید رکھتا ہوں کہ ایمان اس کافر کو قبول فرمالے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۱۹۵

صدقات و خیرات دینے والا فارغ
دلانے والا ——— دلال

تقسیم کرنے والا ـــــــ ذمہ دار

کس کو دے ؟ کتنا دے ؟

یا حی یا قیوم

فقرا اپنی جان کے سوا کچھ بھی نہیں رکھتے
ذکرِ الٰہی کرتے ہیں، دین کی دعوت و تبلیغ
اور مخلوق کی بے لوث خدمت کرتے
ہیں اور یہی ان کا صدقہ، ماشاء اللہ !

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۹۶

تو شہر میں پڑھتا ہے میں جنگل
میں ہر جس وقت

تو فارغ ہوتا ہے، میں مصروف۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

(۱۹۷)

صدقہ دے کر فقیر کو مطمئن کیا ؟
صدقہ لے کر کیونکر مطمئن ہو سکتا ہے ؟
فقیر اللہ کو پاکر مطمئن ہوتا ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

(۱۹۸)

زکوٰۃ کی رقم جیب میں ڈال کر
پھولے نہ سمایا۔

ہائے ہائے !!

اس سے تو بدرجہا بہتر تھا کہ
کسی کے برتن دھو کر کھاتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۹۹۷ء

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ

میری روح تو بھی بول
تو اقلیم کی حکمران ہے
بولتی کیوں نہیں ؟ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.alulema132.com

۴۷۰۰

جو سکون و راحت سڑک پہ روڑی کوٗٹنے والے مزدور کو حاصل ہے، سلطان کو بھی نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہُ ذوالفضل العظیم

۴۷۰۱

مکرّر

توہین آمیز حرکات و اشارات مذموم ترین ہوتے ہیں، بدترین ہوتے ہیں کبھی مت کیا کرو۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہُ ذوالفضل العظیم

۲۰۲

ثواب ملے نہ ملے ، لینے والے کی حاجت
پوری ہوئی اور یہ بہترین ثواب ہے

مطمئن رہ ! ایسے دسترخوان کا
کارندہ کبھی نامراد نہیں ہوتا۔
بامراد ہوتا ہے، بامراد رہتا ہے،
ماشاءاللہ !
یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan132.com

۷۲۰۳

زندگی کی ہر ساعت —— عارضی، فناپذیر
کسی کے لیے —— سعید و مسعود
کسی کے نزدیک —— منحوس

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darmikas132.com

۷۲۰۴

جب کوئی دُنیا سے دُور کیا جاتا ہے
اللہ کے قریب ہوتا ہے —— قریب تر
اور اللہ کی قسم! یہ بالکل سچ ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۲۰۵

خانقاہ بولی :
میرا نظام واپس لا
قرونِ اُولیٰ کی برکات میرے ہمراہ ہونگی

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darululoom132.com

۷۲۰۶

ذکرِ الٰہی کی مجلس اللہ کی مجلس ہوتی ہے۔
مُخل مت ہوا کرو۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

‹۲۰۷›

اِدھر مُردے کو دفنا کر فارغ ہوئے،
اُدھر حسبِ معمول مشغول !
یہ ہے حجابِ اکبر !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

‹۲۰۸›

مال و دولت کو آتے مت دیکھ، جاتے
دیکھ۔ کہاں کا مال، کہاں کہاں پہنچا۔ !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۷۲۰۹

دوست کی دوستی میں کسی اور کو
شریک مت بنا، صرف
دوست تک محدود رکھ، یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۲۱۰

علم نے کیا نمونہ دینا ہے
عمل ہی علم کا نمونہ دیا کرتا ہے

اگر عمل کو علم کی فضیلت کا پتہ ہوتا
سُنتے ہی جھنڈے گاڑ دیتا - یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۲۱۱ء

توحید میں قبض و بسط یکساں ہوتے ہیں۔ یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۲۱۲ء

ہر کام و کلام کی ابتدا
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم
سے کیا کرو۔ برکات کا نزول،
نحوست کا فور یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۲۱۳

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

العلی العظیم

معرفت کی ابتدا

اور اسی پہ استقامت — انتہا

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۷۲۱۴

ہم نہری کھتانوں میں خانہ بدوش مُسافر ہیں
ذکرِ الٰہی کرتے ہیں
دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ اور
مخلوق کی بے لوث خدمت۔

www.darulehsan132.com

یہاں جو چیز تیرے نزدیک دُنیا ہے
لے لے

نہ آٹا نہ دال ، نہ نمک نہ مرچ
نہ ہلدی نہ مسالہ ، نہ گھی نہ چاول
نہ چائے نہ چینی ، نہ سونا نہ چاندی
نہ ہیرے نہ جواہرات
نہ اونٹ نہ گھوڑی
نہ گائے نہ بھینس ، نہ بھیڑ بکری نہ مرغی
نہ کار نہ سکوٹر ، نہ بس نہ ٹرک
نہ ویگن نہ بائیکل ، نہ ٹیلی وژن نہ وی سی آر
نہ زمین نہ جائیداد ، نہ منقولہ نہ غیر منقولہ
کوئی پیسہ بھی نہیں رکھتے
نہ گھر میں نہ جیب میں
نہ ہی کسی بینک میں

احباب کا جھرمٹ و ہجوم
اور لنگر مست

جب طیب رزق ملتا ہے، کھاتے ہیں اور کھلاتے ہیں۔ ماشاءاللہ!

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

آمین یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

﴿۲۱۵﴾

دُنیا سے دوں کے خیالات کو یکجا جمع کر کے ایک خیال مرتب کیا، خیالات بولے:
یہ میرا خیال ہے یہ اُن کا، یہ اِس کا یہ اُس کا،
تیرا اپنا کوئی بھی خیال نہیں۔

www.darulehsan

خیال اپنا وجود رکھتا ہے، کسی کی
نقل کو کبھی قبول نہیں کرتا۔

جس کتاب میں کسی کا اپنا خیال موجود
نہیں ہوتا، کوئی اثر و تاثیر نہیں رکھتی،
بودی ہوتی ہے۔

خیال وجود ہوتا ہے، کسی بھی خیال کو
اپنے خیال میں وارد ہونے نہیں دیتا،

وما علینا الا البلاغ

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan432.com

۷۲۱۶

تیری کتاب دُنیا بھر کے خیالات
کا مجمع ہے۔ یہانتک کہ انگریز مفکّرین
کے خیالات کو اپنے خیال میں مدغم کیے
ہوئے ہے۔ گویا اپنا کوئی بھی خیال نہیں

وما علینا الا البلاغ

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۷۲۱۷

دیکھتے نہیں تیرا مضمون جابجا بکھرا پڑا ہے
سر کہیں، دھڑ کہیں
کسی میں بھی ربط نہیں! یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۷۲۱۸

میر و سُلطان سے دُوری ـــــ اصل حضوری

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۷۲۱۹

مُبصّر صرف حال ہی کو دیکھ کر تبصرہ کرتا ہے، بن دیکھے نہیں

قرآنِ کریم و سُنّتِ مطہرہ کی شہادت ہی معتبر ہوتی ہے ۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۲۲۰

قرآنِ حکیم

قرآنِ کریم

قرآنِ مجید

فُرقانِ حمید

ربط ما بین آیات

ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۲۲۱

بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو اللہ کو بے حد پسند ہوتی ہیں اور وہ دُنیا جہان کی باتوں کو مات کر دیتی ہیں۔ ایسی قیمتی باتیں

قرآنِ عظیم اور سنّتِ مطہرہ کی ترجمان
ہوتی ہیں اور دُنیائے دول کے
شاہی خزانے مل کر بھی ان کی قیمت
ادا نہیں کر سکتے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۲۲۲

فارغ ہو کر ہی اللہ کے کام
ہوتے ہیں۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۲۲۳

چند آنوں کا نسخہ حکماء کا قدیم
معمول رہا۔

www.alulama132.com

یہی ان کی طبابت کا کمال

یا حیُّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فالله خیر الرازقین

وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۲۲۷

دُعا کرنا
کرتے ہی رہنا
منّت و آہ و زاری کرنا
بندگی کی فطرت ہے
ویسے جو کچھ قدر پہ مقدور ہوتا ہے
ہو کر رہتا ہے
نئی کوئی بھی چیز نہیں
سب کی سب ازلی

ارادتِ الٰہیہ پہ موقوف
ہر شے لکھی ہوئی اور قلم خشک
یارب ذاالجلال والاکرام !
کوئی تیرے ازلی فیصلوں کو کیونکر
تبدیل کرسکتا ہے ؟

دیوانوں کی دُنیا میں عام مشہور ہے
(اور دیوانوں کی کہی ہوئی کوئی بات بھی بھلا کسی کے
نزدیک معتبر ہوتی ہے) کہ جب قلم خشک ہوچکنے لگی اور
بچی ہوئی سیاہی ڈھلنے لگے تو
قلمِ ازل کے نوری فرشتے سُنتی ہوئے
اور دیوانوں نے جھرمٹ ڈال دیا
نہ ڈوہلو ۔ نہ ڈوہلو ۔ نہ ڈوہلو
تیری مخلوق میں کچھ بندے

www.faqirulehsan132.com

تجھ پہ ایسا بھی ناز کرنے والے
ہوں گے جو تیری رحمت کو
تیری لکھی ہوئی اقلام تبدیل
کرنے پہ مجبور کر دیں گے

دیوانگی کا فتویٰ مرفوع القلم اور زندگی
کی زندہ آواز ہوتا ہے۔

اے بادشا ہوں کے بادشاہ! اگر ایسا نہ ہوتا،
تیری مخلوق کی دعا والتجا کس کام آتی اور
تُو قادرِ مطلق کیونکر کہلاتا ؟
قدرت ہوتی مگر محدود

لغت میں قادر وہ ہے جو جب چاہے
جیسا چاہے ـــــــ کرے

کسی کی کوئی روک اسے کبھی روک نہ سکے۔
دریا کو خشک کردے، اُجاڑ کو گلستان۔
بادشاہ کو گداگر، گداگر کو بادشاہ

واللہ اعلم بالصواب

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۲۲۵

اسی دیوانگی کے عالم میں
دیوانوں نے کہا
یہ تیری ابتدائی نظام کی
پہلی قلم تھی جو
اگرچہ خشک ہو چکی

www.darulehsan132.com

جوں کی توں جاری و ساری
دم بدم بدلتی، سنورتی،
پیچ وتاب کھاتی اور
الٹا پلٹا کر ساحلِ تمنا تک پہنچاتی ہے
واللہ اعلم بالصواب
یا حی یا قیوم

اے بادشاہوں کے بادشاہ!
ربِّ ذوالجلال والاکرام!
اگر تیری قلم خشک ہو جاتی.
بتا! تیری مخلوق بے چاری پھر
کیا کرتی ؟
تجھ پہ نازو اندازہی کی
بدولت

www.darulehsan132.com

یہ کائنات رواں دواں ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۲۲۶

کسی کی سوئی ہوئی قسمت جگانا اوجِ ثریا تک لے جاکر منصۂ شہود پہ لانا تیری نگاہِ ناز کا ایک ادنیٰ کمال ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۲۲۷

تیری قدرت کی سیاہی کبھی ختم نہیں ہوتی، مٹکے بھرے رہتے ہیں۔ تیری رحمت اور تیرا کرم لکھنے پہ آمادہ کر دیتا ہے اور کرتا ہی رہتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۲۲۸

مٹھائی پہ فضول خرچ مت کیا کرو، گڑ کھا لیا کرو

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۲۲۹

ابے ! ابھی تک تیری ماسی
مری نہیں ؟
بتا ! پھر کب مرے گی
جب خود مر جاؤ گے !

یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۲۳۰

کریم کی ہر ادا کریم
ہر عطا کریم

خیال کی پرواز بلند و بالا

www.daanishkadah.com

سمٹے تو نقطہ
پھیلے تو لا منتہیٰ

خیال کی لگن
خیال ہی میں مگن

نصیحت کنندہ خیال کا شکریہ

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۱۴۲۲ھ

طریقت مایہ ناز ادب و آداب
کی پابند۔ ذرا سی بے ادبی کی بھی متحمل نہیں۔
بے ادبی لکھو کھہا عبادات

www.darulehsan132.com

و ریاضات پہ پانی پھیر دیتی ہے۔

جس نے بھی پایا
ادب ہی کی بدولت اور ادب ہی کی
برکت سے پایا۔

ہزاروں سفینے دریائے طریقت میں
اُترے ـــــ ڈوب گئے۔
صرف ادب ہی کا سفینہ پار لگا۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
واللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۷۲۳۲

مہمان نوازی سنّتِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم۔

انکار مت کیا کرو۔ محروم مت رہا کرو۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۲۳۳

اللہ کی کتاب
حق حق حق

ہو ہو ہو

اللہ کی باتیں
اللہ ہی جانے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan22.com

۲۳۴

ترک

کے لُغت میں صرف ایک

ہی باب

مَتّٰی وَتَرکَ اِلَیکَ کُلُّ حَاجَۃٍ

ہے اور یہ میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہی کو لائق و سزاوار ہے۔ یاحی یاقیوم

کھا

کھلا

بچا کر مت رکھ

یہی ترک کا ایک مایۂ ناز باب ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
یاحی یاقیوم

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۲۳۵

جب تک کسی خصلت کی تمام
ضروریات ولوازمات
تمام نہیں ہوتیں، ناتمام
رہتی ہے،
اور
خصلت ہی کی بدولت
آدمیت کو ہر مخلوق
پہ شرف
حاصل ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan132.com

﴿۲۳۶﴾

جب بھی کسی میں کوئی
خصلت پیدا ہوئی
نظر ہی کی بدولت ہوئی۔
کسی اور طرح کبھی نہیں۔

میرے آقا روحی فداہ ﷺ !

تیری نظر ـــــــ کُل کائنات کا مرکز
ہم خاک نشین
تیری نظر ہی کے بل بوتے پہ
کچھ کرتے ہیں ورنہ
کسی بھی شے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۲۳۷

تبلیغ دینِ حق کی اشاعت کی علمبردار۔
اگر کوئی بندہ ملعون و مردار سے کلیتاً
اجتناب کر لے، قرونِ اُولیٰ کا حال طاری
ہو اور جب تک کوئی ملعون و مُردار سے
باز نہیں رہتا، جوں کا توں جُنب رہتا ہے

تیری تبلیغ میں اوامر و نواہی تو
ہیں، محبت کا نام تک نہیں اور محبت ہی کی برکت سے
جھوٹ، غیبت، چغلی اور حسد کی جڑیں اکھڑا کرتی
ہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۲۳۸

سفارش ایک کے حق کو تلف کر دیتی ہے۔

نااہل تھا ——— حقدار بنا اور

کرنے والا ——— مُجرم

اور حقوق تلف کرنے کے گناہ کا مرتکب یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۲۲۳۹

ہر بات میں کوئی نہ کوئی بات

قابلِ داد ضرور ہوتی ہے۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۲۲۴۰

اگر تو مرنے سے پہلے مر جاتا

دین، دُنیا اور آخرت کی تمام ادائیں سمٹ کر

تجھ میں سما جاتیں۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

www.dar...132.com

۷۲۴۱

ہر دل کی وہ بات بھی جانتا ہے جو کہی نہیں جاتی
اس لیے کہ وہ ہر دل کے اندر رہتا ہے۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۲۴۲

اللہ تو کُل کائنات کے بادشاہوں کا بادشاہ ہے
کیا کیا مانگوگے؟ مانگنا ہی ہے تو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبّت مانگ، اس سے اعلیٰ اور اولیٰ کوئی شے نہیں یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۲۴۳

زندگی بھر جمال کے جنون میں سرگرداں
حالانکہ جمال کا شہود پتے پتے میں موجود یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۲۴

غیر مسلم مفکرین نے انسان کو محیر العقول کارآمد
ایجادات سے روشناس کرایا۔
اور ہم کشف القبور ہی کے پھندے میں اٹکے
رہے اور ایسے اٹکے کہ اوڑک قبروں میں جا بسے
"لو! یہاں جی بھر کے دیکھتے رہو"، یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۲۵

دو حرفی بات تھی، اُلجھ گیا۔
اور ایسا اُلجھا کہ سُلجھنے کی اُمید تک نہ رہی، یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۲۶

مٹی کو پانی سے گوندھ کر ہوا سے خشک کیا۔
پھر آگ میں پکا کر تیار کیا۔

یہ ہے تیرے وجود کی حقیقت ! یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۶

آٹھ جمادی الثانی ۷۔۱۴ھ کی شب میرے دوست
شیخ تفضل واحد مالکِ حقیقی سے جا ملے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن
ان کی روح کو دارالاحسان کی طرف سے ایک لاکھ
مقبول کلماتِ طیّبات ایصالِ ثواب کیے۔
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم (آمین)
اللہ تعالیٰ مرحوم کی قبر کشادہ فرمائے،
روشن فرمائے، قبر کے فتنات وعذاب سے
نجات بخشے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔
یاحیّ یاقیوم آمین آمین آمین

شیخ صاحب مرحوم فرید کوٹ کے ہر دلعزیز
مجاہد تھے۔ اپنی ہر شے اللہ کی راہ میں کسی مستحق
کو دے دینا ان کی خاص عادت تھی۔

۱۹۴۲ء سے ہماری دوستی شروع ہوئی اور ۴۵
سال میرے ہمراہ رہے۔

مرحوم اے ایس پی بنے۔ چونکہ حق کو حق جانتے،
راجگان کی پروا نہ کرتے، سبکدوش کر دیے جاتے۔
اسی حال میں ساری عمر گزاری۔

راجہ نے فرمائش کی: محلات کے عین
قریب مسجد ہے، اسے مسمار کر کے، میرے خرچ پہ،
دوسری جگہ، جتنی وسیع مسجد چاہیے، تیار کر لو۔
ان کے والد سیشن جج تھے۔ انہوں نے یہ کہہ
کر کہ "یہ تو کوئی بھی حکم ماننے کو تیار نہ ہو تا جبکہ
میں تو ہوں ہی غلامِ محمد"، راجہ کی فرمائش مسترد کر دی۔

www.darulehsan132.com

اللہ کے گھر کی عظمت کی بدولت ان کا اور ان کے والد صاحب کا تذکرہ قدرت کبھی گم نہ ہونے دے گی، ہمیشہ زندہ و تابندہ رکھے گی۔

ماشاء اللہ ! یا حیی یا قیوم

۷۴۸

آخری فیصلہ حتمی ہوتا ہے، کبھی نہیں بدلتا، زندگی کی وصیت ہوتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۴۹

جب تک ساغر و مینا کا جُز کسی باب میں حاضر نہیں ہوتا، تشنہ اور خشک رہتا ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darululoom132.com

﴿۲۵۰﴾

ہر کوئی اس تن ہی کی آرائش و زیبائش میں مشغول۔ یا حیّ یا قیوم

حالانکہ یہ مٹی اور کیڑوں ہی نے کھانا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

﴿۲۵۱﴾

گنجان فصل ـــــــ شیطان کی شاہراہِ عام

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulhsan132.com

۲۵۲

غیر آباد مقامات پہ ہر کسی کو رہنے کی عام اجازت ہے، مالکانہ حقوق کی نہیں۔ یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۲۵۳

بچہ کہتا ہے " امی مارے گی"، باز آجاتا ہے۔ بڑا ہو کر امی کی پروا نہیں کرتا۔ اسی طرح بندہ اللہ کی۔ یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۲۵۴

خیالات بھی پرندوں کی طرح ہوتے ہیں۔ کوئی ٹہنی پہ بیٹھ کر چہچہانے لگتا ہے،

کوئی اُڑ جاتا ہے یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۲۵۵،

میر و سلطان کی محفل میں جو بھی بیٹھا، ضمیر کو
پشیمان کر کے اُٹھا - یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۲۵۶،

شہید شہادت سے بہرہ ور ہوکر، جہاں بھی اللہ
چاہے، شاہد بن کر، زندہ اور قائم رہتا ہے،
کوئی موت اسے کبھی فنا نہیں کرتی - یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

﴿۲۵۷﴾

دل جب کسی دل سے واصل ہوتا ہے ،
ایک ہو جاتا ہے۔ من و تو کی تمیز اُٹھ
جاتی ہے۔ ہزاروں میل کی مسافت
دم بھر میں طے ہو جاتی ہے۔ روبرو
ہو جاتا ہے۔

زبانِ حال سے قریب ہو کر ہم کلام
ہو جاتا ہے۔ جب تک ایسے نہیں ہوتا ،
ہم نشین بھی دُور ہوتا ہے۔
اور یہ دُوری کبھی ختم نہیں ہوتی۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan13.com

﴿۲۵۸﴾

تیری خاموش محبّت کی ادا، اے فخرِ خوباں!
دو جہان کے ہر دل کو موہ لیتی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِيم

﴿۲۵۹﴾

پیغام سادہ ہوتا ہے، عام ہوتا ہے۔
دقائق پیغام کو دھندلا کر دیتے ہیں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِيم

﴿۲۶۰﴾

آفتاب کو طلوع ہوتے نہیں،
غروب ہوتے دیکھ۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِيم

﴿۲۲۶۱﴾

وقت کسی کا بھی انتظار نہیں کرتا،
ارادتِ ازلی کے ماتحت گامزن
رہتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

﴿۲۲۶۲﴾

عمل جب کسی دل میں گھر کر لیتا ہے،
کبھی دُور نہیں ہوتا۔ دم بھر کے لیے
بھی مفارقت کی تاب نہیں لاتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

﴿۲۶۳﴾

زندگی دم ہے۔
اگلے دم کی خبر نہیں۔
دم کو زندہ رکھ۔

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

﴿۲۶۴﴾

قدیم زمانے میں غلاموں کے گلے میں آہنی پٹے پہنائے جاتے تاکہ وہ گردن جھکا کر آرام نہ کر سکیں اور وہ آدمیت کی بدترین تذلیل تھی۔' یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۲۶۵

MAN MAKING IS A TOUGH TASK OF MANKIND

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

<۲۶۶>

فقراء کے خلفاء نامزد نہیں کیے جاتے ۔
ازلی ہوتے ہیں اور بنے بنائے
ہوتے ہیں۔
حق حق حق ھُو ھُو ھُو

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

<۲۶۷>

سُبحَانَ الحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوتُ کی تعبیر
بندگان کے لیے شہادت کا مژدۂ روح افزاء

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۲۶۸﴾

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اس دُنیا کی جس چیز کو
ملعون و مردار قرار دیا ہوا ہے
کسی نہ کسی روپ میں
ہمیشہ جلوہ گر رہتی ہے
ذرا سا موقع پا کر
متوجہ ہو جاتی ہے
نازو انداز دکھاتی
انگڑائیاں لیتی
ہوش سنبھالتی
اُٹھ بیٹھتی ہے
سج دھج کر

www.darulehsan132.com

بے حجابانہ
اور بے باکانہ
ہنستی مسکراتی
مسند پہ براجمان ہوجاتی ہے
سیاہ وسفید کی مالک بن کر
جو چاہے
کروانے لگتی ہے

تیری ساری دُنیا
اے دُنیا بنانے والے!
ملعون ومردار ہی کی
متلاشی ہے۔
کسی نے بھی
اس دُنیا کو

www.darulodaa132.com

کبھی ترک نہ کیا

سُنا ہے
دیکھنے میں نہیں آیا
کبھی
کسی ماں کے لال نے
اس دنیا کو
پٹھسیاں
کر کے لٹکایا اور
مُنہ کے بل گرایا ہو
فَاعْلَمْ
علم و حکمت اور
عشق و رقّت

www.darulehsan132.com

کے جملہ ابواب
اس ملعون و مردار ہی سے
اجتناب کی بدولت
کھلتے ہیں

میرے آقا
روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طریقت
ملعون و مردار ہی سے
اجتناب
پر
مبنی ہے
اس کسوٹی پہ

www.darulehsan132.com

کوئی پورا نہ
اُترا۔

جب تک کوئی
اس سے باز نہیں
رہتا
بامراد نہیں ہوتا

جونہی کوئی دُور ہٹا
سکینت
کا نزول ہوا
طریقت نے

www.darulehsan132.com

خندہ پیشانی سے
استقبال کیا
اور
رحمت
سے
اپنی آغوش میں
ڈھانپ لیا

وما علینا الا البلاغ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan432.com

۲۶۹

کُلّی

کُٹیا

خیمہ

فقرا کے محلات ہوتے ہیں

ہر شے کو گرا کر بنائے

ہوتے ہیں

بارش

دھوپ

سردی

کے لیے پناہ گاہ ہوتے ہیں،

اور کچھ بھی نہیں ہوتے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan132.com

۲۷۰

آج کی غلطی کل نہیں کرنی،

اور

آئندہ کبھی نہیں کرنی،

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulehsan132.com

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
آمین
امروز سعید و مسعود و مبارک دوشنبہ یکم رجب المرجب ۱۴۲۰ھ
المستفیض دارالاحسان چک ۲۴۲ ر ب (دسوھہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پاکستان